[illegible]

اسم ظرف مکان: [illegible]

اسم ظرف زماں: [illegible]

● درست اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔

جماعت | شیخ | محنت | ضعیف | جنس

جواب: جَمَاعَت | شَیْخ | مِحْنَت | ضَعِیْف | جِنْس

● نظم (یہ کی دعا) کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: [illegible]

سوچیں اور بتائیں

● علامہ اقبال کی مشہور کتابوں کے نام بتائیں۔

جواب: (i) [illegible] (ii) ضرب کلیم (iii) بال جبریل

● آپ اپنے دعا میں کیا مانگتے ہیں؟

جواب: [illegible]

● ہم دعا کیوں کرتے ہیں؟

جواب: [illegible]

تحریری اور بتائیں

● شاعر دنیا سے کیا دور کرنے کی بات کر رہا ہے؟

جواب: [illegible]

● "دور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہو جائے" سے کیا مراد ہے؟

جواب: [illegible]

● کیا آپ غریبوں کی حمایت کرتے ہیں؟ اگر کرتے ہیں تو کیسے؟

جواب: [illegible]

● شاعر کس طرح کی زندگی چاہتا ہے؟

جواب: [illegible]

معروضی سوالات

PEC کے گزشتہ سالوں کے امتحانات (انسائیکلو پیڈیا) میں پوچھے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ اشعار پڑھ کر درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

زندگی ہو مری پروانے کی صورت یا رب | علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یا رب
ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا | درد مندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا
مرے اللہ! برائی سے بچانا مجھ کو | نیک جو راہ ہو اس رہ پہ چلانا مجھ کو

1. زندگی ہو مری صورت یا رب
(a) [illegible] (b) پروانے کی (c) [illegible] (d) [illegible]

2. درد مندوں سے ضعیفوں سے کرنا
(a) [illegible] (b) [illegible] (c) محبت (d) [illegible]

3. نیک جو راہ ہو اس رہ پہ چلانا
(a) [illegible] (b) [illegible] (c) مجھ کو (d) [illegible]

4. "زندگی" کا متضاد ہے
(a) [illegible] (b) [illegible] (c) [illegible] (d) [illegible]

5. "محبت" کا متضاد ہے
(a) [illegible] (b) [illegible] (c) [illegible] (d) [illegible]

☆ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

6. [illegible]
(a) [illegible] (b) [illegible] (c) [illegible] (d) [illegible]

7. زندگی [illegible] کی صورت [illegible]
(a) [illegible] (b) شمع (c) [illegible] (d) [illegible]

8. [illegible]
(a) [illegible] (b) [illegible] (c) [illegible] (d) [illegible]

9. [illegible]
(a) [illegible] (b) [illegible] (c) [illegible] (d) [illegible]

10. [illegible]
(a) [illegible] (b) [illegible] (c) [illegible] (d) [illegible]

11. [illegible]
(a) [illegible] (b) [illegible] (c) [illegible] (d) [illegible]

12. [illegible]
(a) [illegible] (b) [illegible] (c) [illegible] (d) [illegible]

13. [illegible]
(a) [illegible] (b) [illegible] (c) [illegible] (d) [illegible]

14. اس نظم کے شاعر کا نام ہے
(a) مولانا الطاف حسین حالی (b) [illegible]
(c) [illegible] (d) علامہ محمد اقبال

15. "[illegible] صبح سویرے [illegible] کرتا ہے۔" [illegible] Second Term [illegible]
(a) [illegible] (b) صبح سویرے
(c) [illegible] (d) [illegible]

16. فاعل اور فعل کے استعمال والا جملہ ہے Final Term [illegible]
(a) کتاب بہت [illegible] ہے۔ (b) [illegible]
(c) [illegible] (d) [illegible]

17. فاعل اور فعل کے استعمال والا جملہ ہے Final Term [illegible]
(a) [illegible] (b) [illegible]
(c) [illegible] (d) [illegible]

18. لفظ "[illegible]" کا درست تلفظ ہے Final Term [illegible]
(a) [illegible] (b) [illegible] (c) [illegible] (d) [illegible]

قواعد و انشا

لفظ

حروف کے ملنے سے بننے والی با معنی آواز کو لفظ کہا جاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ لفظ میں دو حروف کے ملنے سے ہی بنے۔ دو یا دو سے زیادہ حروف کے ملنے سے بھی بن سکتے ہیں شرط یہ ہے کہ وہ لفظ کوئی مطلب ضرور رکھتا ہو۔ مثلاً

الفاظ	حروف
آ ر	آ ، ر
محمد	م ، ح ، م ، د
پاکستان	پ ، ا ، ک ، س ، ت ، ا ، ن

لفظ کی اقسام

لفظ کی دو اقسام ہیں۔ (i) کلمہ (ii) مہمل

(i) **کلمہ:** ایسے الفاظ جن کا مطلب سمجھ میں آ جائے انھیں "کلمہ" کہتے ہیں۔
مثلاً: دوات، کتاب، پانی وغیرہ۔

(ii) **مہمل:** ایسے الفاظ جو کوئی معنی نہ رکھتے ہوں انھیں "مہمل" کہتے ہیں۔ مثلاً ووات، وانی وغیرہ۔

مثلاً ☆ لڑکوں نے سکول کا کام وام کیا۔
☆ مہمانوں نے کھانا وانا کھایا۔ ☆ روٹی ووٹی کھا کر جاؤ۔
☆ آپ نے ملنا جلنا کم کر دیا۔ ☆ چائے وائے پیو۔

کلمہ: کام، کھانا، روٹی، ملنا، چائے (با معنی الفاظ)
مہمل: وام، وانا، ووٹی، جلنا، وائے (بے معنی الفاظ)

کلمہ کی اقسام

کلمہ کی درج ذیل تین اقسام ہیں
(۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

(۱) **اسم:** ایسا کلمہ جو کسی شخص، چیز یا جگہ کا نام ہو اسے "اسم" کہتے ہیں۔
جیسے: احمد، گجرات، کراچی وغیرہ۔

(۲) **فعل:** وہ کلمہ جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا زمانے کے ساتھ پایا جائے اسے "فعل" کہتے ہیں۔ جیسے دوڑ، لکھا، پڑھتا ہے، جائے گا وغیرہ۔

(۳) **حرف:** وہ کلمہ جو اسم اور فعل کی طرح اکیلا کوئی معنی نہ دے بلکہ اسم، فعل یا ضمیر کے ساتھ مل کر مطلب واضح کرے "حرف" کہلاتا ہے۔ مثلاً کو، میں، پر، سے، کا، کے، کی وغیرہ۔

مثلاً ☆ راشد نے احمد کو مارا۔ ☆ اسلم نے دودھ پیا۔
☆ [illegible] ☆ طوطا پنجرے پر بیٹھ گیا۔
☆ میں سکول کی لائبریری سے کتاب لاؤں گی۔

سب سے اہم کلمہ فعل ہے۔

[illegible]

فعل: [illegible] گی۔
حرف: [illegible]

جملہ اور اس کی اقسام

جملہ: دو یا زیادہ لفظوں کا ترتیب سے لکھا گیا ایسا مجموعہ جس کا مطلب اچھی طرح سمجھ میں آ جائے اسے "جملہ" کہتے ہیں۔
مثلاً ☆ وہ کتاب ہے۔ ☆ لڑکا سکول جا رہا ہے۔
☆ [illegible] ☆ [illegible]

جملے کے اجزا

جملے کے دو اجزا ہیں۔ (i) مسند (ii) مسند الیہ

مسند: جملے میں مسند الیہ کی بات کی جاتی ہے۔ وہ بات یا خبر جو کسی کے متعلق بیان کی جاتی ہو اسے "مسند" کہتے ہیں۔ مثلاً
☆ [illegible] ☆ [illegible]
درج بالا جملوں میں "[illegible]" اور "[illegible]" مسند کی مثالیں ہیں۔

مسند الیہ: جس کے متعلق کوئی خبر دی جائے اسے "مسند الیہ" کہتے ہیں۔ مثلاً
☆ ناظم نے امتحان دیا۔ ☆ زینب نے [illegible]۔
اوپر کی مثالوں میں ناظم اور زینب مسند الیہ ہیں۔

یاد رکھیے! مسند الیہ کو مبتدا بھی کہتے ہیں۔

جملے کی اقسام

جملے کی دو اقسام ہیں۔
(۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ

(۱) **جملہ خبریہ:** جس جملے میں کسی بات کی خبر دی جائے وہ "جملہ خبریہ" کہلاتا ہے۔ مثلاً
☆ بیوپاری نے بکرے خریدے۔ ☆ گائے گھاس کھا گئی۔
پہلے جملے میں بتایا گیا ہے کہ بیوپاری نے بکرے خریدے۔ دوسرے جملے میں پتا چلتا ہے کہ گائے گھاس کھا گئی۔

(۲) **جملہ انشائیہ:** جس جملے میں کوئی خبر نہ پائی جائے وہ "جملہ انشائیہ" کہلاتا ہے۔ جیسے
☆ کاش! وہ چلا جاتا۔

جملہ خبریہ کی اقسام

جملہ خبریہ کی دو اقسام ہیں۔ (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ

(۱) **جملہ اسمیہ (خبریہ):** ایسا جملہ جس میں مسند اور مسند الیہ دونوں اسم ہوں وہ جملہ اسمیہ (خبریہ) کہلاتا ہے۔ مثلاً عمران شرارتی ہے۔ اس جملے میں "شرارتی" اسم صفت مسند اور "عمران" اسم مسند الیہ ہے۔

جملہ اسمیہ کے اجزا: (i) اسم یا مبتدا (ii) متعلق خبر (iii) خبر (iv) فعل ناقص

وضاحت: استاد صاحب سکول میں موجود ہیں۔

درج بالا جملے میں "استاد صاحب" اسم یا مبتدا ہے اور "سکول میں" متعلق خبر ہے۔ "موجود" خبر جب کہ "ہیں" فعل ناقص ہے۔

(۲) جملہ فعلیہ (خبریہ): جس جملے میں مسند فعل اور مسند الیہ اسم ہو، اسے جملہ فعلیہ (خبریہ) کہتے ہیں۔ جیسے مصور نے برش سے تصویر بنائی۔

اوپر دیے گئے جملے میں "بنائی" مسند فعل ہے جب کہ مصور مسند الیہ ہے۔

جملہ فعلیہ (خبریہ) کے اجزا:

(i) فعل (ii) فاعل (iii) مفعول (iv) متعلق فعل

وضاحت: مصور نے برش سے تصویر بنائی۔

اوپر دیے گئے جملے میں "بنائی" فعل ہے، "مصور" فاعل، "تصویر" مفعول اور برش سے "متعلق فعل" ہے۔

اسم کی اقسام (بلحاظ بناوٹ)

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین اقسام ہیں۔

(۱) اسم جامد (۲) اسم مصدر (۳) اسم مشتق

(۱) اسم جامد: جامد کے لفظی معنی منجمد، جما ہوا یا ٹھوس کے ہیں۔ وہ اسم جو نہ تو خود کسی کلمے سے بنا ہو نہ اس سے کوئی اور کلمہ بن سکے، اسے اسم جامد کہتے ہیں۔ مثلاً: چھری، چاقو، کبوتر وغیرہ۔

(۲) اسم مصدر: مصدر کے لفظی معنی نکلنے کی جگہ کے ہیں۔ ایسا اسم جو خود تو کسی کلمے سے نہ بنا ہو لیکن اس سے طے شدہ اصولوں کے مطابق اسم اور فعل بن سکتے ہوں، اسم مصدر کہلاتا ہے۔ اس میں زمانہ اور وقت معین نہیں ہوتا۔ جیسے: لکھنا سے لکھائی، پڑھنا سے پڑھائی اور کھیلنا سے کھیل یا کھلاڑی وغیرہ۔

مصدر کی علامت: اُردو مصادر کے آخر میں ہمیشہ "نا" آتا ہے۔ جیسے: بھاگنا، دوڑنا، لینا، اٹھنا، بیٹھنا وغیرہ۔ بعض الفاظ کے آخر میں "نا" تو ہوتا ہے لیکن وہ مصدر نہیں ہوتے۔ جیسے: بچھونا، چونا، کتنا، نانا وغیرہ۔

مصدر اور فعل میں فرق: مصدر وقت کی پابندی کے بغیر کام کرنے، ہونے یا سہنے کو ظاہر کرتا ہے۔ گویا اس میں زمانے کی کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ مصدر خود کسی کلمے سے نہیں بنتا البتہ فعل مصدر سے بنتا ہے اور اس (فعل) میں زمانہ بھی پایا جاتا ہے۔

اسم مصدر کی اقسام

اسم مصدر کی درج ذیل دو اقسام ہیں:

(الف) مصدر معروف (ب) مصدر مجہول

(الف) مصدر معروف: جس مصدر کا فاعل معلوم ہو، وہ مصدر معروف کہلاتا ہے جیسے:

☆ بچے نے تختی لکھی۔ ☆ کبوتر نے دانہ کھایا۔

☆ کسان نے گھاس کاٹی۔ ☆ عثمان نے گلاس توڑا۔

درج بالا مثالوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ تختی لکھنے کا کام بچے، دانہ کھانے کا کام کبوتر، گھاس کاٹنے کا عمل کسان نے سرانجام دیا جب کہ گلاس توڑنے کا عمل عثمان سے سرزد ہوا۔ بچے، کبوتر، کسان اور عثمان فاعل ہیں۔

(ب) مصدر مجہول: جس مصدر کا فاعل معلوم نہ ہو وہ مصدر مجہول کہلاتا ہے۔ جیسے:

☆ دودھ پیا گیا۔ ☆ گیت گایا گیا۔

☆ نماز پڑھی گئی۔ ☆ دوائی خریدی گئی۔

اوپر دیے گئے جملوں پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ دودھ پیا گیا ہے، گیت گایا گیا ہے، نماز پڑھی گئی ہے اور دوائی خریدی گئی ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ دودھ کس نے پیا، گیت کس نے گایا، نماز پڑھنے والا کون ہے اور دوائی کس نے خریدی ہے۔ ان مثالوں سے واضح ہو گیا ہے کہ اگر کسی مصدر کا فاعل معلوم نہ ہو تو وہ "مصدر مجہول" ہوتا ہے۔

(3) اسم مشتق: مشتق کے لفظی معنی ہیں نکلا ہوا۔ وہ اسم جو کسی خاص قاعدے کے تحت مصدر سے بنا ہو لیکن اس سے کوئی اور کلمہ نہ بنے اسم مشتق کہلاتا ہے۔ جیسے لکھنا مصدر سے لکھنے والا یا لکھائی، سونا مصدر سے سویا ہوا یا سوئے گا وغیرہ۔

معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب پر دائرہ لگائیں۔

۱۔ حروف کے ملنے سے بننے والی بامعنی آواز کو کہتے ہیں:
(a) لفظ (b) حرف (c) مجہول (d) مہمل

۲۔ لفظ کی قسمیں ہیں:
(a) چار (b) تین **(c) دو** (d) دس

۳۔ درج ذیل میں گرامر کی رُو سے کلمہ ہے:
(a) وائی **(b) مسواک** (c) ووئی (d) وام

۴۔ درج ذیل میں مہمل ہے:
(a) تلوار (b) قلم (c) تختی **(d) وانا**

۵۔ کلمے کی قسمیں ہیں:
(a) دو **(b) تین** (c) چار (d) آٹھ

۶۔ درج ذیل میں اسم ہے:
(a) کا (b) کے (c) کی **(d) صدیق**

۷۔ درج ذیل میں حرف ہے:
(a) طوطا (b) بکری (c) گائے **(d) کا**

۸۔ درج ذیل میں جملہ ہے:
(a) چائے پیو (b) دوات، پنسل، قلم (c) کا، کے، کی (d) تھا، دو، زائش

۹۔ جملے کے اجزا ہوتے ہیں:
(a) پانچ (b) آٹھ (c) تین **(d) دو**

۱۰۔ "لڑکا نیک ہے" میں مسند ہے:
(a) لڑکا (b) نیک (c) ہے **(d) نیک ہے**

۱۱۔ "بلی چوہا کھا گئی" میں مسند الیہ ہے:
(a) چوہا **(b) بلی** (c) کھا (d) گئی

۱۲۔ جملہ خبریہ کی قسمیں ہیں:
(a) دس (b) آٹھ (c) تین **(d) دو**

۱۳۔ جملہ اسمیہ کے اجزا ہیں:
(a) دو (b) تین **(c) چار** (d) پانچ

۱۴۔ جملہ فعلیہ کے اجزا ہیں:
(a) دو **(b) چار** (c) آٹھ (d) بارہ

۱۵۔ بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی قسمیں ہیں:
(a) دو **(b) تین** (c) چار (d) بیس

۱۶۔ جامد کے لفظی معنی ہیں:
(a) بیٹھی (b) برتن **(c) جما ہوا** (d) چلا گیا

۱۷۔ گرامر کی رُو سے "دیگچی" ہے:
(a) اسم مصدر **(b) اسم جامد** (c) اسم فاعل (d) اسم مفعول

۱۸۔ مصدر کے معنی ہیں:
(a) نکلنے کی جگہ (b) گھر (c) سکول (d) عمارت

۱۹۔ گرامر کی رو سے "لکھائی" ہے:
(a) اسم جامد **(b) اسم مصدر** (c) اسم واحد (d) اسم جنس

۲۰۔ مصدر کی علامت ہے:
(a) کا (b) تا (c) یا **(d) نا**

۲۱۔ ذیل میں مصدر ہے:
(a) بیٹا **(b) بیٹھنا** (c) بیٹھے (d) بیٹھی

۲۲۔ گرامر کی رُو سے جو لفظ مصدر نہیں ہے:
(a) اٹھنا (b) لیٹنا (c) آنا **(d) کتنا**

۲۳۔ درج ذیل میں مصدر معروف کا جملہ ہے:
(a) بچے نے تختی توڑ دی (b) اذان دی گئی
(c) نماز پڑھی گئی (d) مرغی ذبح کی گئی

۲۴۔ مصدر مجہول کا جملہ ہے:
(a) استاد صاحب نے پڑھایا (b) نعمان نے لڑکے کو مارا
(c) اسلم سے قلم گر گیا **(d) کھانا کھایا گیا**

۲۵۔ مشتق کے لفظی معنی ہیں:
(a) بھاگا ہوا **(b) نکلا ہوا** (c) آنے والا (d) جانے والا

اسم مشتق کی اقسام

اسم مشتق کی پانچ اقسام ہیں۔

(۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم حالیہ
(۴) اسم معاوضہ (۵) اسم حاصل مصدر

(۱) اسم فاعل: وہ اسم جو مصدر سے بنے اور فاعل کے معنی دے، اسے اسم فاعل کہتے ہیں۔ جیسے: آنے والا، جانے والا، مسافر، قاتل وغیرہ۔

فاعل اور اسم فاعل میں فرق:

فاعل کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اسم فاعل کام کرنے والے کا اصلی نام نہیں ہوتا۔ جیسے: ظالم، عالم وغیرہ۔

(۲) اسم مفعول: وہ اسم جو مصدر سے بنے اور مفعول کے معنی دے۔ جیسے: گھبرایا ہوا، مرا ہوا، لکھا ہوا، مقتول وغیرہ۔

مفعول اور اسم مفعول میں فرق:

مفعول وہ ہے جس پر کوئی کام واقع ہوا ہو۔ اسم مفعول جس پر کام سرزد ہوتا ہے اس کا اصلی نام نہیں ہوتا۔ جیسے: مظلوم، مرحوم وغیرہ۔

(۳) اسم حالیہ: وہ اسم جس سے فاعل یا مفعول کی حالت معلوم ہو۔ جیسے: دوڑتا ہوا، مارتا ہوا وغیرہ۔

(۴) اسم معاوضہ: وہ اسم مشتق جو کسی کام کی اُجرت کے معنی دے۔ جیسے: دھلائی، لکھائی، رنگائی وغیرہ۔

(۵) اسم حاصل مصدر: وہ اسم مشتق جو مصدر تو نہ ہو لیکن مصدر کے معنی اور اثر ظاہر کرے، اسم حاصل مصدر کہلاتا ہے۔ مثلاً کھیلنا سے کھیل، چلنا سے چلن وغیرہ۔

اسم کی اقسام (بلحاظ معنی)

معنی کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں۔ (الف) اسم معرفہ (ب) اسم نکرہ

(الف) اسم معرفہ: وہ اسم جو کسی خاص شخص، چیز یا جگہ کا نام ہو، اسے اسم معرفہ کہتے ہیں۔ مثلاً سلیمان، قرآن پاک، پشاور وغیرہ۔

یاد رکھیے! اسم معرفہ کو اسم خاص بھی کہتے ہیں۔

(ب) اسم نکرہ: وہ اسم جو کسی عام شخص، چیز یا جگہ کا نام ہو، اسے اسم نکرہ کہتے ہیں۔ مثلاً: آدمی، آم، کتاب وغیرہ۔

وضاحت: اسم نکرہ کو اسم عام بھی کہتے ہیں۔

اسم معرفہ کی اقسام

اسم معرفہ کی چار اقسام ہیں۔

(۱) اسم علم (۲) اسم ضمیر (۳) اسم اشارہ (۴) اسم موصول

۱۔ اسم علم

علم کے لفظی معنی ہیں جھنڈا، علامت یا نشان۔ وہ اسم جو کسی خاص شخص، چیز یا جگہ کے نام کو ظاہر کرے، اسے اسم علم کہتے ہیں۔ مثلاً: ملتان، علامہ محمد اقبالؒ، بانگ درا وغیرہ۔

اسم علم کی اقسام: اسم علم کی درج ذیل پانچ اقسام ہیں:

(i) خطاب (ii) لقب (iii) تخلص (iv) عرف (v) کنیت

(i) خطاب: وہ خاص نام جو کسی آدمی کو کسی خوبی یا بہت بڑے کارنامے کی وجہ سے حکومت کی طرف سے اعزازی طور پر ملے، اسے "خطاب" کہتے ہیں۔ مثلاً: خان بہادر، رستم زماں وغیرہ۔

اعزاز: دورِ حاضر میں اگر کوئی شخص خاص علمی کام کرتا ہے یا کوئی قومی خدمت انجام دیتا ہے تو حکومت اس خدمت کے صلے میں اسے "اعزاز" عطا کرتی ہے۔ حکومتِ پاکستان جن اعزازات سے نوازتی ہے ان میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) نشانِ حیدر (۲) ہلالِ جرأت (۳) تمغائے شجاعت
(۴) ستارۂ خدمت (۵) تمغائے پاکستان (۶) تمغائے امتیاز

(ii) لقب: وہ خاص نام جو کسی خوبی کی وجہ سے قوم کی طرف سے دیا جائے، اسے "لقب" کہتے ہیں: مثلاً: روح اللہ، کلیم اللہ، قائدِ اعظمؒ وغیرہ۔

(iii) تخلص: وہ مختصر نام جو شاعر اپنے اصلی نام کے بجائے اپنے شعروں میں استعمال کرتے ہیں، اسے "تخلص" کہا جاتا ہے۔ جیسے: آزاد، انیس، ذوق وغیرہ۔

(iv) عُرف: وہ مختصر نام جو اصل نام کے بجائے لاڈ پیار یا نفرت و حقارت سے رکھ دیا جائے، اسے "عرف" کہتے ہیں۔ مثلاً: مجید سے جیدا، افضل سے فضلو وغیرہ۔

(v) کنیت: وہ نام جو ماں، باپ یا بیٹے اور بیٹی کی نسبت سے بولا جائے، اسے "کنیت" کہتے ہیں۔ مثلاً ابن خطاب (خطاب کا بیٹا)، ابن مریم (مریم کا بیٹا)، ام المومنین (مومنوں کی ماں) وغیرہ۔

۲۔ اسم ضمیر

وہ اسم جو نام کے بجائے استعمال کیا جائے اسے اسم ضمیر کہتے ہیں۔ جیسے: ہم، تم، وہ، ان، انھوں وغیرہ۔

وضاحت: ارشد آٹھویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ وہ روزانہ سکول جاتا ہے۔
اوپر دیے گئے جملوں میں پہلے ارشد کا نام استعمال ہوا ہے پھر "وہ" لکھا گیا ہے۔ "وہ" اسم ضمیر ہے۔

اسم ضمیر کی اقسام

اسم ضمیر کی درج ذیل چھے اقسام ہیں:
(i) ضمیر موصولہ (ii) ضمیر اشارہ (iii) ضمیر استفہامیہ
(iv) ضمیر تنکیری (v) ضمیر تاکیدی (vi) ضمیر شخصی

(i) ضمیر موصولہ: وہ ضمیر جو اسم کی جگہ استعمال ہو، اسے "ضمیر موصولہ" کہتے ہیں۔ مثلاً: جو، جس، جنھیں وغیرہ۔

(ii) ضمیر اشارہ: وہ ضمیر جو کسی شخص، چیز یا جگہ کی طرف اشارہ کرے، اسے "ضمیر اشارہ" کہتے ہیں۔ جیسے یہ، وہ، انھوں وغیرہ۔

(iii) ضمیر استفہامیہ: وہ ضمیر جو کوئی بات یا سوال پوچھنے کے لیے استعمال ہو، اسے "ضمیر استفہامیہ" کہتے ہیں۔ مثلاً کیا، کیوں، کب وغیرہ۔

(iv) ضمیر تنکیری: وہ ضمیر جو غیر معین اشخاص یا چیزوں کے لیے بولی جائے، اسے "ضمیر تنکیری" کہتے ہیں۔ مثلاً کچھ، کئی، چند وغیرہ۔

(v) ضمیر تاکیدی: وہ ضمیر جس میں کسی شخص، چیز یا جگہ کی کوئی تاکید یا خصوصیت پائی جائے، اسے "ضمیر تاکیدی" کہتے ہیں۔ جیسے آپ، اپنا، خود، میرا وغیرہ۔

(vi) ضمیر شخصی: وہ ضمیر جو کسی شخص کے لیے استعمال ہو، اسے "ضمیر شخصی" کہتے ہیں۔ مثلاً میں، ہم، ہمیں وغیرہ۔

ضمیر شخصی کی صورتیں

ضمیر شخصی کی درج ذیل تین صورتیں ہیں:
(i) ضمیر غائب (ii) ضمیر حاضر (iii) ضمیر متکلم

(i) ضمیر غائب: ضمیر غائب اس شخص کے لیے استعمال کی جاتی ہے جو سامنے موجود نہیں ہوتا۔ جیسے وہ، اُس، اُنھوں وغیرہ۔

مثالیں: ☆ وہ آتے ہوئے گر پڑا۔ ☆ اُس نے مکان خریدا۔
☆ اُنھوں نے جنگل سے شیر پکڑ لیا۔

(ii) ضمیر حاضر: وہ ضمیر جو اس شخص کے لیے استعمال کی جائے جو سامنے موجود ہو اور اس سے مخاطب ہو کر بات کی جائے، اسے ضمیر مخاطب بھی کہتے ہیں۔ مثلاً تو، تم اور آپ وغیرہ۔

مثالیں: ☆ کیا تو نے شربت پی لیا تھا؟ ☆ آپ نے اس سال کچھ نہیں کیا۔
☆ تم نے اسے ناجائز مارا پیٹا۔

(iii) ضمیر متکلم: وہ ضمیر جو بولنے والا خود اپنے لیے استعمال کرے، اسے ضمیر متکلم کہتے ہیں۔ مثلاً میں، ہم، میری، ہماری یا ہمارے وغیرہ۔

مثالیں: ☆ میں روزانہ مسواک کرتا ہوں۔ ☆ ہم پڑھتے پڑھتے سو گئے۔
☆ یہ دوات میری نہیں ہے۔ ☆ ہماری گائے بہت دودھ دیتی تھی۔
☆ ہمارا بیل بہت تیز بھاگتا ہے۔

یاد رکھیے: بات کرنے یا بولنے والے کو متکلم کہتے ہیں۔

ضمیر شخصی کی حالتیں

ضمیر شخصی کی درج ذیل تین حالتیں ہیں:
(ا) فاعلی حالت (ب) مفعولی حالت (ج) اضافی حالت

(ا) فاعلی حالت: جب ضمیر فاعل یعنی کام کرنے والے کی بجائے استعمال ہو تو یہ ضمیر کی فاعلی حالت کہلاتی ہے۔ مثلاً وہ، اس نے، ہم نے وغیرہ۔

☆ وہ چلتے چلتے بیٹھ گیا۔ ☆ اس نے تختی لکھ لی تھی۔ ☆ ہم نے مویشی منڈی سے گائے خریدی۔ ☆ اس نے چالیس کلوگرام وزن اٹھا لیا۔

درج بالا جملوں میں وہ، اس نے، ہم نے ضمیر کی فاعلی حالتیں ہیں۔

فاعلی حالت کے صیغے

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ	وہ	تو	تم/آپ	میں	ہم
اس نے	انھوں نے	تو نے	تم نے/آپ نے	میں نے	ہم نے

(ب) مفعولی حالت: جب ضمیر مفعول کے بجائے استعمال ہو تو یہ ضمیر کی مفعولی حالت کہلاتی ہے۔ جیسے: اُسے، انھیں، ہمیں، آپ کو، مجھے وغیرہ۔

مثالیں: ☆ اسے انعام کا ایک روپیا بھی نہ ملا۔
☆ انھیں بہت سے تحفے تحائف دیے گئے۔ ☆ ہمیں وقت پر کھانا دیا گیا۔
☆ آپ کو یہ کام وقت پر کرنا چاہیے تھا۔
☆ مجھے تو توقع تھی کہ آپ میرا یہ کام ضرور کریں گے۔

مفعولی حالت کے صیغے

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اسے	انھیں	تجھے	تمھیں	مجھے	ہمیں
اس کو	ان کو	تجھ کو	تم کو/آپ کو	مجھ کو	ہم کو

(ج) اضافی حالت: جب کوئی ضمیر کسی اسم کا کسی شخص یا چیز سے تعلق ظاہر کرے تو اسے ضمیر کی اضافی حالت کہتے ہیں۔ مثلاً: ہمارا، میرا، میری، اس کا، تیری، ان کی وغیرہ۔

مثالیں: ☆ ہمارا گھر سکول کے بالکل قریب ہے۔ ☆ میرا بیل چور لے گئے۔
☆ میری کتاب گم ہو گئی۔ ☆ ان کی گائے نے دودھ دیا۔

اضافی حالت کے صیغے

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اس کا	ان کا	تیرا	تمھارا/آپ کا	میرا	ہمارا
اس کے	ان کے	تیرے	تمھارے/آپ کے	میرے	ہمارے
اس کی	ان کی	تیری	تمھاری/آپ کی	میری	ہماری

۳۔ اسم اشارہ

وہ لفظ جو دور یا نزدیک کی کسی چیز، شخص یا جگہ کی طرف اشارہ کرے، اسے اسم اشارہ کہتے ہیں۔ مثلاً یہ، وہ، اُس، اُن وغیرہ۔

مثالیں: ☆ یہ پیمانہ میرا نہیں ہے۔ ☆ وہ کتاب ہے۔

☆ اُس کتاب میں پھول رکھا ہوا تھا۔
☆ ان میں سے آپ کی بکری کون سی ہے؟

وضاحت: جس شخص، چیز یا جگہ کی طرف اشارہ کیا جائے، اسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ اوپر کے جملوں میں پیمانہ، کتاب، بکری مشارٌ الیہ ہیں۔

اسم اشارہ کی اقسام

اسم اشارہ کی درج ذیل دو اقسام ہیں:
(الف) اسم اشارہ قریب (ب) اسم اشارہ بعید

(الف) اسم اشارہ قریب: وہ اسم جو کسی قریب کی چیز، جگہ یا شخص کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال کیا جائے، اسے اسم اشارہ قریب کہتے ہیں۔ مثلاً یہ، اس، ان وغیرہ۔

مثالیں: ☆ یہ گائے ہماری ہے۔ ☆ اس گائے کا رنگ سفید ہے۔
☆ ان بچوں کو جانے دو۔ ☆ انھیں پانچ پانچ روپے دو۔

(ب) اسم اشارہ بعید: وہ اسم جو کسی دور کی چیز، جگہ یا شخص کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال کیا جائے، اسم اشارہ بعید کہلاتا ہے۔ مثلاً وہ، اُس، اُن وغیرہ۔

مثالیں: ☆ وہ آدمی بہت نیک ہے۔ ☆ اُس نے بچے کو کنویں سے نکالا۔
☆ اُن لڑکوں نے گھڑا توڑ دیا۔ ☆ اُنھوں نے دوڑ لگائی۔

اسم ضمیر اور اسم اشارہ میں فرق:
اسم ضمیر میں کسی شخص یا چیز کی طرف دل میں اشارہ کیا جاتا ہے جب کہ اسم اشارہ میں آنکھ، ہاتھ یا جسم کے کسی ظاہری حصے سے اشارہ کیا جاتا ہے۔

۴۔ اسم موصول

اسم موصول وہ اسم ہوتا ہے جس کے ساتھ جب تک کوئی اور جملہ نہ ملایا جائے، پورے معنی سمجھ میں نہیں آتے۔ درج بالا جملوں میں جو، جس، جن، جونسا، جنھیں اسم موصول ہیں۔

☆ جو سوتا ہے وہ کھوتا ہے۔
☆ جس نے بھی ظلم کیا، اپنے کیے کی سزا ضرور پائی۔
☆ جن کو دعوت دیں گے وہ آ جائیں گے۔
☆ جونسا پھل چاہو کھا لو۔
☆ جنھیں خدا چاہے بلند مرتبہ دے دے۔

معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ **درست جواب پر دائرہ لگائیں۔**

۱۔ اسم مشتق کی قسمیں ہیں:
(a) دو (b) تین (c) چار **(d)** پانچ

۲۔ گرامر کی رُو سے اسم فاعل ہے:
(a) مسافر (b) چارپائی (c) کتاب (d) پنسل

۳۔ گرامر کی رُو سے اسم مفعول ہے:
(a) چاقو (b) دوات (c) پیمانہ **(d)** مقتول

۴۔ گرامر کی رُو سے اسم حالیہ ہے:
(a) ہسپتال (b) سکول **(c)** دوڑتا ہوا (d) سڑک

۵۔ گرامر کی رُو سے اسم معاوضہ ہے:
(a) سلیٹ (b) کتاب **(c)** رنگائی (d) پنسل

۶۔ گرامر کی رُو سے اسم حاصل مصدر ہے:
(a) مسواک (b) جھاڑو (c) سیاہی **(d)** کھیل

۷۔ معنی کے لحاظ سے اسم کی قسمیں ہیں:
(a) دو (b) تین (c) چار (d) پانچ

۸۔ ذیل میں اسم معرفہ ہے:
(a) کتاب (b) فوجی (c) سیاہی **(d)** قرآن مجید

۹۔ اسم معرفہ کا دوسرا نام ہے:
(a) اسم خاص (b) مصدر مجہول (c) مصدر معروف (d) اسم نکرہ

۱۰۔ ذیل میں اسم نکرہ ہے:
(a) سلیمان (b) کراچی (c) دریائے راوی **(d)** فوجی

۱۱۔ اسم نکرہ کا دوسرا نام ہے:
(a) اسم معرفہ (b) اسم خاص **(c)** اسم عام (d) اسم موصول

۱۲۔ اسم معرفہ کی اقسام ہیں:
(a) دو **(b)** چار (c) پانچ (d) دس

۱۳۔ علم کے لفظی معنی ہیں:
(a) بہشت **(b)** جھنڈا (c) دوات (d) اخبار

۱۴۔ اسم علم ہے:
(a) بانگ درا (b) تختی (c) قلم (d) سلیٹ

۱۵۔ درج ذیل میں خطاب ہے:
(a) خان بہادر (b) محمد سلیم (c) کراچی (d) اصغر علی

۱۶۔ درج ذیل میں لقب ہے:
(a) نعمان **(b)** روح اللہ (c) سلیم (d) امانت

۱۷۔ درج ذیل میں تخلص ہے:
(a) صدیق (b) کلیم **(c)** انیس (d) اختر

۱۸۔ درج ذیل میں عرف ہے:
(a) اصغر (b) اسلم (c) سلیمان **(d)** جیدا

۱۹۔ درج ذیل میں کنیت ہے:
(a) ام المومنین (b) صندوق (c) الماری (d) گھر

۲۰۔ گرامر کی رُو سے اسم ضمیر ہے:
(a) وہ (b) سیر (c) کراچی (d) ہمسایہ

۲۱۔ اسم ضمیر کی اقسام ہیں:
(a) دو **(b)** چھے (c) آٹھ (d) بارہ

۲۲۔ درج ذیل میں ضمیر موصولہ ہے:
(a) جنھیں (b) ہم (c) تم (d) وہ

۲۳۔ درج ذیل میں ضمیر اشارہ ہے:
(a) جو (b) جس **(c)** انھوں (d) کب

۲۴۔ بات کرنے یا بولنے والے کو کہتے ہیں:
(a) متکلم (b) ضمیر حاضر (c) ضمیر غائب (d) ضمیر شخصی

۲۵۔ درج ذیل میں ضمیر متکلم ہے:

(a) یہ (b) وہ (c) تو (d) میں

۲۶۔ درج ذیل میں ضمیر حاضر ہے

(a) وہ (b) میں (c) تو (d) ہماری

۲۷۔ درج ذیل میں سے ضمیر استفہامیہ کی نشان دہی کریں:

(a) وہ (b) یہ (c) ہم (d) کیوں

۲۸۔ ذیل میں ضمیر شخصی کا جملہ ہے:

(a) گائے بھاگ گئی (b) بھینس کالی تھی

(c) ہمیں انعام ملا (d) آسمان نیلا ہے

۲۹۔ ذیل میں ضمیر کی اضافی حالت کا جملہ ہے:

(a) بچو! سبق یاد کرو (b) میری تختی ٹوٹ گئی

(c) شیر آ گیا (d) فصل کاٹی گئی

۳۰۔ ذیل میں اسم اشارہ قریب کا جملہ ہے:

(a) کتاب گم ہوگئی (b) لڑکے چلے گئے

(c) وہ آدمی نیک ہے (d) یہ گائے ہماری ہے

اسمِ نکرہ کی اقسام

اسم نکرہ یا اسم عام کی درج ذیل پانچ اقسام ہیں:

(۱) اسم ذات (۲) اسم صفت (۳) اسم استفہام

(۴) اسم عدد (۵) اسم جنس

۱۔ اسمِ ذات

وہ اسم جس سے ایک چیز کی حقیقت دوسری چیزوں سے الگ بھی جائے اور اس سے کوئی وصف معلوم نہ ہو، اسے اسم ذات کہتے ہیں۔ جیسے: اونٹ، ہاتھی، گھوڑا وغیرہ۔

اسمِ ذات کی اقسام

اسم ذات کی درج ذیل پانچ اقسام ہیں:

(i) اسم مصغر (ii) اسم مکبر (iii) اسم ظرف

(iv) اسم آلہ (v) اسم صوت

(i) **اسمِ مصغر**: وہ اسم جس میں چھوٹائی کے معنی پائے جائیں۔ جیسے: پہاڑی، دیگچی، پگڑی وغیرہ۔

وضاحت: اسم مصغر کو اسم تصغیر بھی کہتے ہیں۔

اسم	اسم مصغر	اسم	اسم مصغر
آنکھ	انکھڑی	باغ	باغیچہ
بچہ	بچونگڑا	بھوت	بھتنا، بھتنی
برج	برجی	بھائی	بھیا
بنی	بنیا	بہن	بہنا
پہاڑ	پہاڑی	پلنگ	پلنگڑی
پیالا	پیالی	پڑی	پڑیا
پنکھا	پنکھیا	پاگل	پگلا، پگلی
پنکھ	پنکھڑی	تھال	تھالی

اسم	اسم مصغر	اسم	اسم مصغر
ٹانگ	ٹنگڑی	نوکرا	نوکری
چادر	چدریا	چڑی	چڑیا
در	دریچہ	دام	دمڑی
دیگ	دیگچہ، دیگچی	ڈکھ	ڈکھڑا
ڈالا	ڈلی	ڈبا	ڈبیا
ڈھول	ڈھولک	سانپ	سنپولیا
صندوق	صندوقچہ، صندوقچی	صحن	صحنچی
طاق	طاقچہ	کتاب	کتابچہ
گدا	گدیلا	کھاٹ	کھٹولا
گھر	گھروندا	گٹھا	گٹھڑی
لوٹا	لٹیا	لونڈی	لونڈیا
مٹکا	مٹکیا	ہانڈی	ہنڈیا
مشک	مشکیزہ	نالا	نالی

(ii) **اسم مکبر**: وہ اسم جس میں بڑائی کے معنی پائے جائیں۔ جیسے: پگڑی سے پگڑ، بات سے بتنگڑ، گھڑی سے گھڑیال وغیرہ۔

اسم	اسم مکبر	اسم	اسم مکبر
بات	بتنگڑ	پیر	مہاپیر
بھارت	مہابھارت	باز	شہباز
بیت	شاہ بیت	پر	شہپر
پگڑی	پگڑ	توت	شہتوت
تیر	شہتیر	تھالی	تھال
چھتری	چھتر	راہ	شاہراہ
رانی	مہارانی	راجا	مہاراجا، مہاراج
زور	شہ زور	سرخی	شہ سرخی
سوار	شہ سوار	رگ	شہ رگ
گھڑی	گھڑیال	گٹھڑی	گٹھڑ
لاٹھی	لٹھ		

(iii) **اسم ظرف**: وہ اسم جس میں زمانہ یا جگہ کے معنی پائے جائیں۔ مثلاً: صبح، شام، سکول، گھر وغیرہ۔

اسمِ ظرف کی اقسام

اسم ظرف کی درج ذیل دو اقسام ہیں:

(الف) اسم ظرف زماں (ب) اسم ظرف مکاں

(الف) **اسم ظرف زماں**: وہ اسم جو وقت یا زمانے کو ظاہر کرے، اسے اسم ظرف زماں کہتے ہیں۔ مثلاً: آج، کل، پرسوں، صبح، شام وغیرہ۔

(ب) **اسم ظرف مکاں**: وہ اسم جو کسی جگہ یا مقام کو ظاہر کرے، اسے اسم ظرف مکاں کہتے ہیں۔ مثلاً: ڈاک خانہ، مقبرہ، شفاخانہ وغیرہ۔

(iv) **اسم آلہ**: وہ اسم جس میں کسی اوزار یا ہتھیار کے معنی پائے جائیں، اسے اسم آلہ کہتے ہیں۔ جیسے: چاقو، قینچی، چھری، تلوار وغیرہ۔

اسمائے آلہ

آئینہ	آتش گیر	استری	بندوق	برچھی	برچھا	بھالا
پنکھا	چکی	توا	ترازو	جھاڑو	جھاڑن	چھلنی
چاقو	خنجر	تلوار	کدال	درانتی	رومال	سیڑھی
سوئی	قینچی	قلم	قلم تراش	کدوکش	کنگھی	گھڑی
منبر	مسواک	مسطر	تکلا			

(v) **اسم صوت**: کسی جان دار یا بے جان چیز کی آواز کو ظاہر کرنے والے اسم کو اسم صوت کہتے ہیں۔ جیسے: چیں چیں، کائیں کائیں، ٹک ٹک، کھٹ کھٹ وغیرہ۔

اسمائے صوت (بے جان اشیا)

آوازیں	اسمائے صوت	آوازیں	اسمائے صوت
بوندیں گرنے کی آواز	ٹپ ٹپ	بارش کی آواز	چھم چھم
حقے کی آواز	گڑگڑ	ریل گاڑی کی آواز	چھک چھک
گھڑی کی آواز	ٹک ٹک	گھنٹی کی آواز	ٹن ٹن
گھنگھرو کی آواز	چھن چھن	ہوا کی آواز	سائیں سائیں
پانی پینے کی آواز	غٹ غٹ	کپڑے دھونے کی آواز	شپ شپ

اسمائے صوت (جان دار اشیا)

آوازیں	اسمائے صوت	آوازیں	اسمائے صوت
بلی کی آواز	میاؤں میاؤں	سانپ کی آواز	شوں شوں
تیتر کی آواز	سبحان تیری قدرت	چڑیا کی آواز	چوں چوں
طوطے کی آواز	ٹیں ٹیں	کبوتر کی آواز	غٹرغوں غٹرغوں
کوے کی آواز	کائیں کائیں	کوئل کی آواز	کوکو
گدھے کی آواز	ڈھینچوں ڈھینچوں	مینڈک کی آواز	ٹرٹر
مرغی کی آواز	کٹ کٹ	مرغ کی آواز	ککڑوں کوں

۲۔ اسمِ صفت

کسی شخص یا چیز کی اچھی یا بُری خصوصیت کو ظاہر کرنے والے اسم کو اسم صفت کہتے ہیں۔ جیسے: دلیر، نیک، آوارہ اور شرارتی وغیرہ۔

موصوف: جس کی اچھائی یا برائی بیان کی جائے، اسے موصوف کہتے ہیں۔ مثالیں:

☆ گرم چائے پی کر چلے جانا۔ ☆ بہادر آدمی رات بھر نہ سویا۔

درج بالا جملوں میں گرم اور بہادر صفت جب کہ چائے اور آدمی موصوف ہیں۔

صفت کے درجے

اسم صفت کے درج ذیل تین درجے ہیں:

(i) تفضیل نفسی (ii) تفضیل بعض (iii) تفضیل کل

(i) **تفضیلِ نفسی**: جب کسی شخص یا چیز کی صرف ذاتی صفت بیان کی جائے اور اچھائی یا برائی دوسرے شخص یا چیز سے مقابلہ کیے بغیر بیان ہو تو اسے تفضیل نفسی کہتے ہیں۔ یہ صفت کا پہلا درجہ ہے۔ مثلاً: نیک، اچھا اور بُرا وغیرہ۔

(ii) **تفضیلِ بعض**: جب کسی وصف (خوبی) میں ایک جیسی دو چیزوں یا آدمیوں کا آپس میں مقابلہ کرکے ایک کو دوسرے سے گھٹایا یا بڑھایا جائے تو اسے تفضیل بعض کہیں گے۔ یہ صفت کا دوسرا درجہ ہے۔ مثلاً: خوش تر، زیادہ تر، بہت اچھا وغیرہ۔

(iii) **تفضیلِ کل**: جب کسی شخص یا چیز کی اچھائی یا برائی تمام اشخاص یا چیزوں سے مقابلہ کرکے بیان کی جائے تو اسے تفضیل کل کہتے ہیں۔ اس میں سب پر ترجیح دی جاتی ہے۔ یہ صفت کا تیسرا درجہ ہے۔ جیسے: بہترین، سب سے اچھا، بہت ہی شریر وغیرہ۔

اہم اسمائے صفت

تفضیل نفسی (پہلا درجہ)	تفضیل بعض (دوسرا درجہ)	تفضیل کل (تیسرا درجہ)
بد	بدتر	بدترین
کم	کمتر	کمترین
اچھا	بہتر	بہترین
شریف	بہت شریف	بہت ہی شریف
سرخ	بہت سرخ	بہت ہی سرخ
پُرانا	بہت پُرانا	نہایت پُرانا
بُرا	بہت بُرا	بہت ہی بُرا
بہادر	بہت بہادر	بہت ہی بہادر
خراب	بہت خراب	بہت ہی خراب
ٹھنڈا	بہت ٹھنڈا	بہت ہی ٹھنڈا
دور	بہت دور	بہت ہی دور
گرم	بہت گرم، گرم تر	بہت ہی گرم، گرم ترین
شریر	بہت شریر	بہت ہی شریر
پرانا	بہت پرانا	بہت ہی پرانا

اسمِ صفت کی اقسام

اسم صفت کی درج ذیل چار اقسام ہیں:

(i) صفتِ ذاتی (ii) صفتِ نسبتی

(iii) صفتِ عددی (iv) صفتِ مقداری

(i) **صفتِ ذاتی**: وہ اسم جو اپنے موصوف کی کوئی ذاتی صفت، اچھائی یا برائی بیان کرے، اسے "صفتِ ذاتی" کہتے ہیں۔ مثلاً: شبیر بہت محنتی لڑکا ہے۔ لقمان بہت دانا تھا۔ جھگڑالو آدمی سے دور رہو۔

ان جملوں میں محنتی، دانا اور جھگڑالو صفتِ ذاتی ہیں۔

(ii) **صفتِ نسبتی**: وہ صفت جو کسی اسم کا کسی چیز، شخص یا جگہ سے تعلق یا نسبت ظاہر کرے، اسے صفتِ نسبتی کہتے ہیں۔ مثلاً: پہاڑی چشمہ، قندھاری انار، ریشم کا کپڑا، لاہوری، کشمیری، پاکستانی، عربی، مصری وغیرہ۔

(iii) **صفتِ عددی**: وہ صفت جس سے کسی اسم کی تعداد، گنتی یا ترتیب ظاہر ہو اسے صفتِ عددی کہتے ہیں۔ مثلاً: دو، پانچ، سات، گیارہ، دوگنا وغیرہ۔

(iv) **صفتِ مقداری**: صفتِ مقداری اس اسم صفت کو کہتے ہیں جو کسی دوسرے اسم کی مقدار کو ظاہر کرے۔ مثلاً: تھوڑا سا، پاؤ بھر، کچھ، قدرے، کم، کلو وغیرہ۔

۳۔ اسمِ استفہام

وہ اسم جس کے ذریعے کوئی بات پوچھی جائے، اسے اسم استفہام کہتے ہیں۔ جیسے: کیا، کون، کہاں وغیرہ۔

مثالیں: ☆ دولڑکا کون ہے؟ ☆ کس کی بکری گھاس کھا گئی تھی؟
☆ آپ کب یہاں آئے تھے؟ ☆ آپ کہاں جا رہے ہیں؟
☆ لڑکا کدھر چلا گیا تھا؟ ☆ بچہ کیوں رو رہا تھا؟

درج بالا ہر جملے میں ایسا لفظ ضرور پایا جاتا ہے جو کچھ پوچھنے یا سمجھنے کے لیے استعمال ہوا ہے یعنی کون، کس کی، کب، کہاں، کدھر اور کیوں وغیرہ۔ یہ الفاظ اسمِ استفہام ہیں۔

۴۔ اسمِ عدد

وہ اسم جو کسی شخص یا چیز کی تعداد ظاہر کرے، اسے اسمِ عدد کہتے ہیں۔ مثلاً: ایک، دس، بارہ، پندرہ وغیرہ۔

اسمِ واحد اور اسمِ جمع کی وضاحت

☆ بچے نے کتاب پڑھی۔ (واحد) ☆ بچوں نے کتابیں پڑھیں۔ (جمع)
☆ یہ ایک پیالہ ہے۔ (واحد) ☆ یہ دس پیالے ہیں۔ (جمع)

اوپر کے جملوں میں بچہ، کتاب، پیالہ ایسے الفاظ ہیں جو واحد اسموں کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ بچوں، کتابیں اور پیالے وغیرہ کے الفاظ اسمِ جمع کو ظاہر کرتے ہیں۔

معدود

جس اسم کی گنتی یا تعداد بتائی جائے، وہ معدود کہلاتا ہے۔ مثلاً: ''پانچ بکریاں'' میں ''پانچ'' اسمِ عدد اور ''بکریاں'' معدود ہے۔

۵۔ اسمِ جنس

وہ اسم جو کسی نر یا مادہ کو ظاہر کرے اسے اسمِ جنس کہتے ہیں۔ مثلاً: چچا، چچی، بھائی، بہن، گائے، بھینس، بکرا وغیرہ۔

مثالیں: ☆ بکری نے میز توڑ دی۔ ☆ گائے گھاس کھا گئی۔
☆ لڑکا سکول سے بھاگ گیا۔ ☆ بچہ روتے روتے سو گیا۔

اوپر کے جملوں میں بکری، گائے، لڑکا اور بچہ اسمِ جنس ہیں۔

معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب پر دائرہ لگائیں۔

۱۔ اسمِ نکرہ کی قسمیں ہیں:
(a) دو (b) تین (c) پانچ (d) بارہ

۲۔ ذیل میں اسمِ ذات ہے:
(a) ہمدردی (b) گائے (c) محنت (d) عداوت

۳۔ اسمِ ذات کی قسمیں ہیں:
(a) تین (b) چار (c) پانچ (d) چھے

۴۔ اسمِ مصغر کا دوسرا نام ہے:
(a) اسمِ ظرفِ زماں (b) اسمِ ظرفِ مکاں (c) اسمِ جنس (d) اسمِ تصغیر

۵۔ ذیل میں اسمِ مصغر ہے:
(a) پگڑی (b) پہاڑ (c) ٹوکرا (d) دام

۶۔ ذیل میں اسمِ مکبر ہے:
(a) مشکیزہ (b) گھروندا (c) دریچہ (d) گٹھڑ

۷۔ اسمِ ظرف کی قسمیں ہیں:
(a) دو (b) تین (c) چار (d) پانچ

۸۔ گرامر کی رو سے ذیل میں اسمِ ظرفِ زماں ہے:
(a) کتاب (b) فرش (c) آسمان (d) شام

۹۔ گرامر کی رو سے اسمِ ظرفِ مکاں ہے:
(a) تلوار (b) قلم (c) مقبرہ (d) پرسوں

۱۰۔ ذیل میں اسمِ آلہ ہے:
(a) تلوار (b) قمیص (c) بال (d) پیالہ

۱۱۔ ''وہ بہادر آدمی تھا''۔ اس جملے میں اسمِ صفت ہے:
(a) بہادر (b) وہ (c) آدمی (d) تھا

۱۲۔ ''سلیم تو ڈرپوک نکلا''۔ اس جملے میں موصوف ہے:
(a) تو (b) ڈرپوک (c) نکلا (d) سلیم

۱۳۔ صفت کے درجے ہیں:
(a) دو (b) تین (c) چار (d) پانچ

۱۴۔ ذیل میں تفضیلِ نفسی ہے:
(a) کتاب (b) پنسل (c) دوات (d) ننھا

۱۵۔ تفضیلِ نفسی صفت کا درجہ ہے:
(a) پہلا (b) دوسرا (c) تیسرا (d) چوتھا

۱۶۔ تفضیلِ بعض صفت کا درجہ ہے:
(a) دوسرا (b) تیسرا (c) چوتھا (d) دسواں

۱۷۔ ذیل میں گرامر کی رو سے تفضیلِ بعض ہے:
(a) اچھا (b) بُرا (c) زیادہ تر (d) بہترین

۱۸۔ ذیل میں گرامر کی رو سے تفضیلِ کل ہے:
(a) اچھا (b) بہتر (c) بہترین (d) خراب

۱۹۔ تفضیلِ کل صفت کا درجہ ہے:
(a) تیسرا (b) چوتھا (c) پانچواں (d) آٹھواں

۲۰۔ اسمِ صفت کی اقسام ہیں:
(a) دو (b) تین (c) چار (d) دس

۲۱۔ ذیل میں صفتِ مقداری ہے:
(a) کرسی (b) پنسل (c) دوات (d) پاؤ بھر

۲۲۔ صفتِ عددی ہے:
(a) جگہ (b) بستر (c) دوگنا (d) ترک

۲۳۔ صفتِ نسبتی ہے:
(a) پاکستانی (b) پاکستان (c) جاپان (d) لاہور

۲۴۔ صفتِ ذاتی ہے:
(a) پانچ (b) ایک کلوگرام (c) دانا (d) امریکی

۲۵۔ ''سات بھینسیں کالی تھیں''۔ اس جملے میں معدود ہے:
(a) سات (b) بھینسیں (c) کالی (d) تھیں

واحد، جمع

گنتی کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں۔
(۱) واحد (۲) جمع

۱۔ واحد: واحد اس اسم کو کہتے ہیں جو صرف ایک شخص یا چیز کو ظاہر کرے۔ مثلاً: پودا، بلی، مرغی وغیرہ۔

۲۔ جمع: جمع اس اسم کو کہتے ہیں جو ایک سے زیادہ اشخاص یا چیزوں کو ظاہر کرے۔ مثلاً: پودے، بلیاں، مرغیاں وغیرہ۔

واحد کی جمع بنانے کے طریقے: واحد کی جمع بنانے کے درج ذیل طریقے ہیں

(i) اگر واحد اسم کا آخری حرف ''ا'' یا ''ہ'' ہو تو اسے ہٹا کر ''ے'' لگا دیتے ہیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
اڈا	اڈے	بکرا	بکرے	بھینسا	بھینسے
بچھڑا	بچھڑے	بستہ	بستے	بچہ	بچے
بندہ	بندے	پودا	پودے	پرندہ	پرندے
پنجرہ	پنجرے	پکوڑا	پکوڑے	توا	توے
تلوا	تلوے	تختہ	تختے	تحفہ	تحفے
تسمہ	تسمے	تالا	تالے	تولیہ	تولیے
ٹکڑا	ٹکڑے	جالا	جالے	جوتا	جوتے
جوڑا	جوڑے	جبڑا	جبڑے	چمڑا	چمڑے
ڈبا	ڈبے	راستہ	راستے	سایہ	سائے
ستارہ	ستارے	شیشہ	شیشے	طوطا	طوطے
قافلہ	قافلے	قاعدہ	قاعدے	کوا	کوے
گھوڑا	گھوڑے	گورا	گورے	گدھا	گدھے
لڑکا	لڑکے	لوٹا	لوٹے	مرغا	مرغے

(ii) اگر واحد اسم کا آخری حرف ''ی'' ہو تو اس کے ساتھ ''اں'' بڑھا دیتے ہیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
بکری	بکریاں	چھڑی	چھڑیاں	ٹہنی	ٹہنیاں
بولی	بولیاں	بوٹی	بوٹیاں	گلی	گلیاں
ہاتھی	ہاتھیاں	بیٹی	بیٹیاں	بالی	بالیاں
چوڑی	چوڑیاں	پٹڑی	پٹڑیاں	پہیلی	پہیلیاں
پسلی	پسلیاں	تتلی	تتلیاں	نوکری	نوکریاں
ٹولی	ٹولیاں	جالی	جالیاں	چھتری	چھتریاں
چابی	چابیاں	ڈولی	ڈولیاں	روٹی	روٹیاں
کرسی	کرسیاں	گھوڑی	گھوڑیاں	گدھی	گدھیاں
گوری	گوریاں	گولی	گولیاں	لومڑی	لومڑیاں
لڑکی	لڑکیاں	نیکی	نیکیاں		

(iii) کئی واحد اسموں کے آخر میں ''یں'' لگانے سے ان کی جمع بن جاتی ہے۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
بات	باتیں	بوتل	بوتلیں	بھیڑ	بھیڑیں
برات	براتیں	پرکار	پرکاریں	پرات	پراتیں
پلیٹ	پلیٹیں	پنسل	پنسلیں	تلوار	تلواریں
تصویر	تصویریں	تحریر	تحریریں	تعریف	تعریفیں
تعبیر	تعبیریں	تقدیر	تقدیریں	جان	جانیں
جڑ	جڑیں	دال	دالیں	دوات	دواتیں
سڑک	سڑکیں	راہ	راہیں	رات	راتیں
ران	رانیں	سلیٹ	سلیٹیں	سلوٹ	سلوٹیں
شرارت	شرارتیں	عورت	عورتیں	فصل	فصلیں
قمیص	قمیصیں	گیند	گیندیں	گاجر	گاجریں
نماز	نمازیں	نسل	نسلیں	نقل	نقلیں
یاد	یادیں				

(iv) جن اسموں کے آخر میں ''یا'' ہو تو وہاں ''ں'' بڑھا دیتے ہیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
پڑیا	پڑیاں	چڑیا	چڑیاں	گڑیا	گڑیاں	چوہیا	چوہیاں

(v) بعض واحد اسموں کے آخر میں ''ئیں'' بڑھا دیں تو وہ جمع بن جاتے ہیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
ادا	ادائیں	ایذا	ایذائیں	بلا	بلائیں
جوں	جوئیں	جفا	جفائیں	خوشبو	خوشبوئیں
دعا	دعائیں	دوا	دوائیں	سزا	سزائیں
صدا	صدائیں	عطا	عطائیں	ماں	مائیں
ہوا	ہوائیں	فضا	فضائیں		

(vi) عربی اسموں کی جمع عربی قاعدے ہی کے مطابق بنتی ہے۔ یعنی عربی اسموں کی جو جمع عربی میں ہے، وہی اُردو میں ہے۔ ذیل میں ایسے عربی اسموں کی جمع دی جا رہی ہے جو اُردو میں عام استعمال ہوتے ہیں۔ ایک ہی طرح سے جمع بننے والے الفاظ ایک جگہ دیے جا رہے ہیں تاکہ سمجھنے اور یاد رکھنے میں آسانی رہے۔

(ا)

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
ادب	آداب	باب	ابواب	جسم	اجسام
جنس	اجناس	جز	اجزا	حکم	احکام
حبیب	احباب	حال	احوال	خبر	اخبار
خلق	اخلاق	دور	ادوار	دین	ادیان
ذکر	اذکار	سبق	اسباق	سبب	اسباب
سر	اسرار	شعر	اشعار	شخص	اشخاص
شغل	اشغال	شجر	اشجار	شکل	اشکال
صاحب	اصحاب	ضلع	اضلاع	ضد	اضداد
طور	اطوار	طرف	اطراف	عمل	اعمال

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
عدو	اعداد	غرض	اغراض	غیر	اغیار
فعل	افعال	فرد	افراد	فکر	افکار
فلک	افلاک	قسط	اقساط	قول	اقوال
قسم	اقسام	قوم	اقوام	لطف	الطاف
موت	اموات	مال	اموال	مرض	امراض
مثل	امثال	موج	امواج	نور	انوار
نہر	انہار	وزن	اوزان	یوم	ایام

(۲)

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
دفتر	دفاتر	ذخیرہ	ذخائر	رسالہ	رسائل
شرط	شرائط	صنعت	صنائع	ضمیر	ضمائر
عندلیب	عنادل	عامل	عوامل	عجیب	عجائب
عنصر	عناصر	فضیلت	فضائل	فائدہ	فوائد
فرض	فرائض	قاعدہ	قواعد	قصیدہ	قصائد
قبیلہ	قبائل	کیفیت	کوائف	لطیفہ	لطائف
مجلس	مجالس	مطلب	مطالب	مذہب	مذاہب
مدرسہ	مدارس	مرتبہ	مراتب	مقصد	مقاصد
منظر	مناظر	مسجد	مساجد	مصیبت	مصائب
مسکن	مساکن	مشغلہ	مشاغل	مرحلہ	مراحل
مسئلہ	مسائل	محفل	محافل	منزل	منازل
مصدر	مصادر	مقبرہ	مقابر	نفل	نوافل
نقص	نقائص	نصیحت	نصائح	نتیجہ	نتائج
وظیفہ	وظائف	وسیلہ	وسائل		

(۳)

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
اسلوب	اسالیب	ترکیب	تراکیب	تدبیر	تدابیر
تاریخ	تواریخ	تفصیل	تفاصیل	تکلیف	تکالیف
تقریر	تقاریر	تجویز	تجاویز	تصویر	تصاویر
تصنیف	تصانیف	تفسیر	تفاسیر	حدیث	احادیث
فرمان	فرامین	قانون	قوانین	مشہور	مشاہیر
مضمون	مضامین	مکتوب	مکاتیب	مسکین	مساکین

(۴)

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
امیر	امرا	ادیب	ادبا	حکیم	حکما
خلیفہ	خلفا	رفیق	رفقا	شاعر	شعرا
شریف	شرفا	شہید	شہدا	شریک	شرکا
صالح	صلحا	ضعیف	ضعفا	عالم	علما
غریب	غربا	فقیر	فقرا	فاضل	فضلا
قدیم	قدما	وزیر	وزرا	وکیل	وکلا
وارث	ورثا				

(۵)

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
اصل	اصول	امر	امور	بحر	بحور
بیت	بیوت	بطن	بطون	حق	حقوق
حد	حدود	حرف	حروف	خط	خطوط
رسم	رسوم	رقم	رقوم	سجدہ	سجود
سطر	سطور	شیخ	شیوخ	طائر	طیور
ظرف	ظروف	علم	علوم	عیب	عیوب
غیب	غیوب	فن	فنون	قصر	قصور
قبر	قبور	قید	قیود	قلب	قلوب
کسر	کسور	نجم	نجوم	نقل	نقول
نفس	نفوس	نقش	نقوش	وجہ	وجوہ

(۶)

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
حکمت	حکم	حصہ	حصص	ملت	ملل
فتنہ	فتن	قصہ	قصص	علت	علل
محنت	محن	نعمت	نعم		

(۷)

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
دوا	ادویہ	ذکی	اذکیا	زمانہ	ازمنہ
غذا	اغذیہ	غنی	اغنیا	قریب	اقربا
لسان	السنہ	مثال	امثلہ	نبی	انبیا
ولی	اولیا				

(۸)

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
تاجر	تجار	حافظ	حفاظ	حاجی	حجاج
حاکم	حکام	خادم	خدام	عامل	عمال
عاشق	عشاق	قاضی	قضاۃ	کافر	کفار

(vii) عربی واحد کی جمع "ات" اضافہ کرکے بنانے کی صورتیں ذیل کی مثالوں سے دیکھیے اور ذہن نشین کرنے کی کوشش کیجیے۔

(۱)

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
آلہ	آلات	آفت	آفات	احساس	احساسات
اصلاح	اصلاحات	اطلاع	اطلاعات	اشارہ	اشارات
اخبار	اخبارات	احسان	احسانات	الزام	الزامات
اختیار	اختیارات	برکت	برکات	تعلق	تعلقات

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
تشریح	تشریحات	توضیح	توضیحات	تحقیق	تحقیقات
توقع	توقعات	تعلیم	تعلیمات	تخیل	تخیلات
جن	جنات	حادثہ	حادثات	حال	حالات
حیوان	حیوانات	خیال	خیالات	ذرہ	ذرات
رقعہ	رقعات	طبقہ	طبقات	طلسم	طلسمات
عطیہ	عطیات	عادت	عادات	عمارت	عمارات
غزل	غزلیات	فساد	فسادات	قطعہ	قطعات
کمال	کمالات	لمحہ	لمحات	مطالبہ	مطالبات
مہم	مہمات	مقام	مقامات	معاملہ	معاملات

(۲)

ان میں "ین" کا اضافہ کرکے جمع بناتے ہیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
حاضر	حاضرین	سامع	سامعین	شارح	شارحین
فاتح	فاتحین	قاری	قارئین	معزز	معززین
معلم	معلمین	متعلم	متعلمین	مبلغ	مبلغین
مصنف	مصنفین	ماہر	ماہرین	مفسر	مفسرین
مبصر	مبصرین	مدرس	مدرسین	مہاجر	مہاجرین
ناظر	ناظرین	واعظ	واعظین	عید	عیدین

معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب پر دائرہ لگائیں۔

۱۔ واحد اسم کتنی چیزوں کو ظاہر کرتا ہے؟
(a) پانچ (b) سات (c) تین **(d)** ایک

۲۔ ایک سے زیادہ چیزوں کو کہتے ہیں:
(a) جمع (b) واحد (c) فعل معروف (d) مصدر

۳۔ درج ذیل میں جمع ہے:
(a) کبوتر (b) گدھا **(c)** بھیڑیں (d) بکری

۴۔ "قاعدے، قاعدہ، نقشہ، بھینسا" میں سے جمع کا لفظ ہے:
(a) قاعدہ **(b)** قاعدے (c) نقشہ (d) بھینسا

۵۔ "وطن" کی جمع ہے:
(a) وطان (b) اواطن (c) وطنات **(d)** اوطان

۶۔ "جریدہ" کی جمع ہے:
(a) جریدات **(b)** جرائد (c) جراد (d) مجرد

۷۔ "عزم" کی جمع ہے:
(a) عزائم (b) اعزام (c) عزام (d) اعزائم

۸۔ "آخر" کی جمع ہے:
(a) آخرات (b) آخیر **(c)** اواخر (d) اواخرات

۹۔ "منظر" کی جمع ہے:
(a) منظروں **(b)** مناظر (c) مناظروں (d) منظرات

۱۰۔ "تکلیف" کی جمع ہے:
(a) تکلیفات (b) تکلیفوں **(c)** تکالیف (d) تکلیفیں

مذکر، مؤنث

جنس کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں:
(۱) مذکر (۲) مؤنث

۱۔ **مذکر:** نر اسم کو مذکر کہتے ہیں۔ مثلاً: لڑکا، مرغا، گھوڑا وغیرہ۔
۲۔ **مؤنث:** مادہ اسم کو مؤنث کہتے ہیں۔ مثلاً: لڑکی، مرغی، گھوڑی وغیرہ۔

مؤنث بنانے کے طریقے:

مؤنث بنانے کے درج ذیل طریقے ہیں:

(i) مذکر کے آخر میں "ا" یا "ہ" ہو تو ان کی جگہ "ی" لگا دیتے ہیں۔

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
اندھا	اندھی	بیٹا	بیٹی	بھانجا	بھانجی
بھتیجا	بھتیجی	بچہ	بچی	بکرا	بکری
بلا	بلی	پھوپھا	پھوپھی	پیارا	پیاری
پیاسا	پیاسی	پوتا	پوتی	جولاہا	جولاہی
چچا	چچی	چھوٹا	چھوٹی	دادا	دادی
دلارا	دلاری	سالا	سالی	شہزادہ	شہزادی
صاحبزادہ	صاحبزادی	کالا	کالی	کنوارہ	کنواری
گدھا	گدھی	گنجا	گنجی	گورا	گوری
گھوڑا	گھوڑی	لڑکا	لڑکی	مرغا	مرغی
مکڑا	مکڑی	نانا	نانی	نواسا	نواسی
ہمسایہ	ہمسائی	لاڈلا	لاڈلی		

(ii) مذکر کے آخر میں "ی" لگا کر بھی مؤنث بناتے ہیں۔

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
پٹھان	پٹھانی	تیتر	تیتری	کبوتر	کبوتری
گیدڑ	گیدڑی	لومڑ	لومڑی	مینڈک	مینڈکی
ہرن	ہرنی				

(iii) مذکر کے آخر میں "ا" یا "ی" ہو تو اسے "ن" سے بدل دیتے ہیں۔

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
بھنگی	بھنگن	بھکاری	بھکارن	بڑھئی	بڑھائن
بنگالی	بنگالن	بھٹیارا	بھٹیارن	پارسی	پارسن
پڑوسی	پڑوسن	پنجابی	پنجابن	پجاری	پجارن
تیلی	تیلن	سرائیکی	سرائیکن	جوگی	جوگن
چودھری	چودھرائن	حاجی	حاجن، حجن	حلوائی	حلوائن
دلہا	دلہن	درزی	درزن	دھوبی	دھوبن
سمدھی	سمدھن	سقا	سقن	فرنگی	فرنگن
گوالا	گوالن	قصائی	قصائن	کرسٹی	کرسٹن

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
گویا	گائن	موچی	موچن	مالی	مالن
یہودی	یہودن				

(iv) مذکر کے آخر میں "نی" لگا کر بھی مؤنث بناتے ہیں۔ بعض اوقات مذکر کا آخری حرف چھوڑ بھی دیتے ہیں۔

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
اونٹ	اونٹنی	بھوت	بھتنی	ٹھگ	ٹھگنی
ڈوم	ڈومنی	ڈاکٹر	ڈاکٹرنی	جادوگر	جادوگرنی
شیر	شیرنی	فقیر	فقیرنی	ملا	ملانی
مور	مورنی	نٹ	نٹنی	ہندو	ہندنی

(v) مذکر کے آخر میں "انی" لگا کر بھی مؤنث بناتے ہیں۔ بعض اوقات "انی" لگاتے وقت مذکر اسم کا آخری حرف چھوڑ دیتے ہیں۔

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
نوکر	نوکرانی	پنڈت	پنڈتانی	جیٹھ	جیٹھانی
دیور	دیورانی	سید	سیدانی	شیخ	شیخانی
مغل	مغلانی	مہتر	مہترانی	مہاراجا	مہارانی

(vi) بہت سے اسموں کے لیے اُردو میں الگ الگ مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔ یہ مؤنث کسی خاص قاعدے سے نہیں ہے لیکن یہ اسی طرح سے اُردو میں استعمال ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
[illegible]	نساں	بندہ	بندی/کنیز	بادشاہ	ملکہ
بھائی	بھاوج	بہنوئی	بہن	باپ	ماں
بوڑھا	بڑھیا	خان	خانم	خالہ	خالو
[illegible]	خاتون	خاوند	جورو	استاد	استانی
داماد	بہو	راجا	رانی	سسر	ساس
غلام	لونڈی	صاحب	میم	نواب	بیگم
ماموں	ممانی	میاں	بیوی		

(vii) عربی کے مذکر اسموں کے آگے "ہ" بڑھا کر مؤنث بناتے ہیں۔

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
ادیب	ادیبہ	جمیل	جمیلہ	حسین	حسینہ
خادم	خادمہ	زاہد	زاہدہ	زوج	زوجہ
سلطان	سلطانہ	ساحر	ساحرہ	شاعر	شاعرہ
شاہد	شاہدہ	شکیل	شکیلہ	ضعیف	ضعیفہ
طالب	طالبہ	طاہر	طاہرہ	عزیز	عزیزہ
عالم	عالمہ	عابد	عابدہ	عاقل	عاقلہ
فاضل	فاضلہ	کامل	کاملہ	محبوب	محبوبہ
مالک	مالکہ	مریض	مریضہ	معلم	معلمہ
مکرم	مکرمہ	محترم	محترمہ	ملازم	ملازمہ
والد	والدہ	وارث	وارثہ		

(viii) درج ذیل جان دار اسم ہمیشہ مذکر بولے جاتے ہیں:
اژدھا، الو، بگلا، پسو، پپیہا، جگنو، چیتا، چکور، خرگوش، طوطا، کھٹمل، کچھوا، کوا، گرگٹ، مگرمچھ، مچھر، نیولا۔

(ix) درج ذیل جان دار اسم ہمیشہ مؤنث بولے جاتے ہیں:
بطخ، بجو، چمگادڑ، چیل، چھپکلی، فاختہ، کوئل، گلہری، لومڑی، مرغابی، مچھلی، مینا۔

بے جان اسموں کی تذکیر و تانیث

(۱) اکثر الفاظ جن کے آخر میں "ا" یا "ہ" ہو مذکر سمجھے جاتے ہیں۔ مثلاً آنا، افسانہ، پھرتوا، تھانہ، دانہ، راستہ، گناہ۔

(۲) ان الفاظ کے آخر میں "ا" ہے مگر یہ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ مثلاً انتہا، ابتدا، التجا، استدعا، چڑیا، تمنا، جزا، حیا، خطا، دنیا، دعا، ڈبیا، رضا، سزا، عطا، غذا، فضا، کیمیا، گڑیا، گھٹا، مالا، ہوا۔

(۳) بعض الفاظ جن کے آخر میں "ہ" ہوتی ہے مؤنث بولے جاتے ہیں۔ مثلاً پناہ، نگاہ، توجہ، جگہ، درگاہ، راہ، گرہ۔

(۴) درج ذیل اسم ہمیشہ مذکر بولے جاتے ہیں:
اخبار، انتظار، بت، بستر، بگاڑ، پاجامہ، تار، ٹکٹ، جھاگ، درد، دن، رومال، قلم، کھیل، گیہوں، بیل، مرہم، مزاج، مرض، ہوش۔

(۵) درج ذیل اسم ہمیشہ مؤنث بولے جاتے ہیں:
آواز، اذان، بہار، بھیڑ، پیاز، پوشاک، تواضع، دھار، صبح، دستک، دیگ، ڈاک، سائیکل، سونف، شرم، شفق، شفا، عقل، فوج، لاج، نماز، ناک۔

(۶) براعظموں، ملکوں اور شہروں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں۔
مثلاً افریقہ، پاکستان، کراچی۔

(۷) دھاتوں اور جواہرات کے نام سوائے چاندی اور قلعی کے مذکر بولے جاتے ہیں۔
مثلاً سونا، لوہا، تانبا۔

(۸) اسمائے صوت ہمیشہ مؤنث بولے جاتے ہیں۔
مثلاً چوں چوں، چھم چھم۔

(۹) ظرف مکاں کو ہمیشہ مذکر بولتے ہیں۔
مثلاً کوہسار، کتب خانہ، گلستان۔

(۱۰) بعض الفاظ مذکر، مؤنث دونوں ہی طرح بولے جاتے ہیں۔
مثلاً بلبل، سانس، طرز، فکر، گیند۔

(۱۱) تمام زبانوں کے نام مؤنث بولے جاتے ہیں۔
مثلاً اُردو، انگریزی، عربی۔

(۱۲) تمام نمازوں کے نام مؤنث بولے جاتے ہیں۔ فجر، ظہر، عصر۔

(۱۳) کتابوں کے نام مؤنث بولے جاتے ہیں۔
مثلاً گلستان سعدی، بوستان سعدی۔

(۱۴) تمام پہاڑوں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں۔
مثلاً کوہ ہمالیہ، کوہ سلیمان۔

(۱۵) دریاؤں کے نام سوائے گنگا اور جمنا کے مذکر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً سندھ، چناب، جہلم۔

(۱۶) سوائے جمعرات کے دنوں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں۔

(۱۷) مہینوں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً ربیع الاول، جنوری، بھادوں۔

(۱۸) مصدر ہمیشہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً آنا، جانا، گانا۔

(۱۹) سوائے زمین کے تمام ستاروں اور سیاروں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً سورج، چاند، مریخ۔

(۲۰) عربی کے جن لفظوں کے آخر میں "ۃ" یا "ت" ہو مؤنث بولے جاتے ہیں۔ مثلاً توبہ، فضیلت۔

معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب پر دائرہ لگائیں۔

۱۔ "بھیڑ" کا مذکر ہے:
(a) بکرا (b) بھیڑیا (c) گینڈا (d) مینڈھا

۲۔ ذیل میں مذکر ہے:
(a) پڑوسن (b) مرغی (c) درزی (d) نانی

۳۔ "بکری، گائے، بھینس، گھوڑا" میں سے مذکر ہے:
(a) بکری (b) گائے (c) گھوڑا (d) بھینس

۴۔ "سسر" کی مؤنث ہے:
(a) ساس (b) نند (c) بہو (d) بھاوج

۵۔ "سلطان" کی مؤنث ہے:
(a) رانی (b) سلطانہ (c) سلطانی (d) سلطاتن

۶۔ "سقا" کی مؤنث ہے:
(a) سقی (b) سقن (c) سقوی (d) سقنی

۷۔ "بڑھئی" کی مؤنث ہے:
(a) بڑھنی (b) بڑھائن (c) بڑھن (d) بڑھائی

۸۔ ذیل میں مؤنث ہے:
(a) جادوگر (b) نوکر (c) شیر (d) دھوبن

۹۔ "لڑکی، لڑکا، بندر، کبوتر" میں سے مؤنث ہے:
(a) لڑکا (b) لڑکی (c) بندر (d) کبوتر

۱۰۔ درج ذیل میں سے کون سا لفظ مؤنث نہیں ہے؟
(a) ساس (b) بیٹی (c) نواب (d) دختر

۱۱۔ "داماد" کی مؤنث ہے:
(a) بہو (b) جیٹھانی (c) ساس (d) سالی

فعل کی اقسام بلحاظ زمانہ

زمانے کے لحاظ سے فعل کی درج ذیل تین اقسام ہیں:
(۱) فعل ماضی (۲) فعل حال (۳) فعل مستقبل

۱۔ **فعل ماضی:** وہ فعل جو گزرے ہوئے زمانے میں کام کا کرنا یا ہونا ظاہر کرے، اسے فعل ماضی کہتے ہیں۔ مثلاً لکھا، پڑھا، گیا وغیرہ۔

☆ لڑکے نے خربوزہ خریدا۔ ☆ وہ آیا۔
☆ وہ خوب دوڑا۔ ☆ مور جنگل میں ناچا۔

اوپر دیے گئے جملوں میں خریدا، آیا، دوڑا، ناچا فعل ماضی ہیں۔

"رونا" مصدر سے فعل ماضی کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ رویا	وہ روئے	تو رویا	تم/آپ روئے	میں رویا	ہم روئے
مؤنث	وہ روئی	وہ روئیں	تو روئی	تم/آپ روئیں	میں روئی	ہم روئیں

فعل ماضی کی اقسام

فعل ماضی کی درج ذیل چھے اقسام ہیں:
(i) ماضی مطلق (ii) ماضی قریب
(iii) ماضی بعید (iv) ماضی استمراری
(v) ماضی شکیہ (vi) ماضی تمنائی یا شرطیہ

(i) **ماضی مطلق:** ماضی مطلق وہ فعل ہے جس میں گزرا ہوا زمانہ پایا جائے مگر یہ معلوم نہ ہو کہ گزرا ہوا زمانہ نزدیک کا ہے یا دُور کا مثلاً: وہ لایا، وہ گیا وغیرہ۔

ماضی مطلق بنانے کا طریقہ:
(الف) مصدر کے آخر سے "نا" ہٹا کر "ا" لگا کر ماضی مطلق بناتے ہیں۔ جیسے: بیٹھنا سے بیٹھا، لیٹنا سے لیٹا وغیرہ۔
(ب) بعض مصدروں کے آخر سے "نا" ہٹا کر "یا" لگائیں تو بھی ماضی مطلق بن جاتا ہے۔ جیسے: آنا سے آیا، لانا سے لایا وغیرہ۔

"دوڑنا" مصدر سے ماضی مطلق کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ دوڑا	وہ دوڑے	تو دوڑا	تم/آپ دوڑے	میں دوڑا	ہم دوڑے
مؤنث	وہ دوڑی	وہ دوڑیں	تو دوڑی	تم/آپ دوڑیں	میں دوڑی	ہم دوڑیں

(ii) **ماضی قریب:**
وہ فعل جس میں قریب کا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے، ماضی قریب کہلاتا ہے۔ مثلاً آیا ہے، لکھا ہے، پڑھا ہے وغیرہ۔

ماضی قریب بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے پہلے صیغے کے ساتھ "ہے" لگا دینے سے ماضی قریب بن جاتا ہے۔ مثلاً کھایا سے کھایا ہے، لایا سے لایا ہے، آیا سے آیا ہے وغیرہ۔

"دوڑنا" مصدر سے ماضی قریب کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ دوڑا ہے	وہ دوڑے ہیں	تو دوڑا ہے	تم دوڑے ہو / آپ دوڑے ہیں	میں دوڑا ہوں	ہم دوڑے ہیں
مؤنث	وہ دوڑی ہے	وہ دوڑی ہیں	تو دوڑی ہے	تم دوڑی ہو/ آپ دوڑی ہیں	میں دوڑی ہوں	ہم دوڑی ہیں

(iii) ماضی بعید: وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا دور کے گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے، اسے فعل ماضی بعید کہتے ہیں۔ جیسے آیا تھا، لایا تھا، پڑھا تھا وغیرہ۔

ماضی بعید بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے پہلے صیغے کے ساتھ "تھا" لگا دیتے ہیں۔ جیسے آیا سے آیا تھا، کھایا سے کھایا تھا وغیرہ۔

"دوڑنا" مصدر سے ماضی بعید کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ دوڑا تھا	وہ دوڑے تھے	تو دوڑا تھا	تم/آپ دوڑے تھے	میں دوڑا تھا	ہم دوڑے تھے
مؤنث	وہ دوڑی تھی	وہ دوڑی تھیں	تو دوڑی تھی	تم/آپ دوڑی تھیں	میں دوڑی تھی	ہم دوڑی تھیں

(iv) ماضی استمراری:
وہ فعل جس میں کسی کام کا گزرے ہوئے زمانے میں لگاتار یا بار بار ہونا پایا جائے، اسے فعل ماضی استمراری کہتے ہیں جیسے گاتا تھا، جاتا تھا، ہنستی تھی، گھورتی تھی وغیرہ۔

ماضی استمراری بنانے کا طریقہ:
مصدر کی علامت دور کرنے کے بعد "تا تھا" یا "رہا تھا" لگانے سے فعل ماضی استمراری بن جاتا ہے۔ جیسے گانا سے گاتا تھا، جانا سے جاتا تھا وغیرہ۔

"دوڑنا" مصدر سے ماضی استمراری کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ دوڑتا تھا	وہ دوڑتے تھے	تو دوڑتا تھا	تم/آپ دوڑتے تھے	میں دوڑتا تھا	ہم دوڑتے تھے
	وہ دوڑ رہا تھا	وہ دوڑ رہے تھے	تو دوڑ رہا تھا	تم/آپ دوڑ رہے تھے	میں دوڑ رہا تھا	ہم دوڑ رہے تھے
مؤنث	وہ دوڑتی تھی	وہ دوڑتی تھیں	تو دوڑتی تھی	تم/آپ دوڑتی تھیں	میں دوڑتی تھی	ہم دوڑتی تھیں
	وہ دوڑ رہی تھی	وہ دوڑ رہی تھیں	تو دوڑ رہی تھی	تم/آپ دوڑ رہی تھیں	میں دوڑ رہی تھی	ہم دوڑ رہی تھیں

(v) ماضی شکیہ:
ماضی شکیہ وہ فعل ہے جو گزشتہ زمانے میں ہوا ہو مگر اس کے ہونے میں شک پایا جائے۔ مثلاً آیا ہوگا، کھایا ہوگا، پیسا ہوگا وغیرہ۔

ماضی شکیہ بنانے کا طریقہ:
ماضی مطلق کے آخر میں "ہوگا" یا "ہوگی" بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً آیا سے آیا ہوگا، کھایا سے کھایا ہوگا وغیرہ۔

"دوڑنا" مصدر سے ماضی شکیہ کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ دوڑا ہوگا	وہ دوڑے ہوں گے	تو دوڑا ہوگا	تم دوڑے ہوگے / آپ دوڑے ہوں گے	میں دوڑا ہوں گا	ہم دوڑے ہوں گے
مؤنث	وہ دوڑی ہوگی	وہ دوڑی ہوں گی	تو دوڑی ہوگی	تم دوڑی ہوگی / آپ دوڑی ہوں گی	میں دوڑی ہوں گی	ہم دوڑی ہوں گی

(vi) ماضی تمنائی یا شرطیہ: وہ فعل جس میں گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کی تمنا (خواہش) یا شرط پائی جائے، اسے ماضی تمنائی یا شرطیہ کہتے ہیں۔ جیسے کاش وہ پڑھتا، اگر وہ آتا وغیرہ۔

ماضی تمنائی یا شرطیہ بنانے کا طریقہ: مصدر کے آخر سے "نا" ہٹا کر "تا" لگا دیتے ہیں اور شروع میں "کاش" یا "اگر" لگاتے ہیں۔

"دوڑنا" مصدر سے ماضی تمنائی کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	کاش! وہ دوڑتا	کاش! وہ دوڑتے	کاش! تو دوڑتا	کاش! تم/آپ دوڑتے	کاش! میں دوڑتا	کاش! ہم دوڑتے
مؤنث	کاش! وہ دوڑتی	کاش! وہ دوڑتیں	کاش! تو دوڑتی	کاش! تم/آپ دوڑتیں	کاش! میں دوڑتی	کاش! ہم دوڑتیں

"دوڑنا" مصدر سے ماضی شرطیہ کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	اگر وہ دوڑتا	اگر وہ دوڑتے	اگر تو دوڑتا	اگر تم/آپ دوڑتے	اگر میں دوڑتا	اگر ہم دوڑتے
مؤنث	اگر وہ دوڑتی	اگر وہ دوڑتیں	اگر تو دوڑتی	اگر تم/آپ دوڑتیں	اگر میں دوڑتی	اگر ہم دوڑتیں

۲۔ فعل حال

وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا موجودہ زمانے میں پایا جائے، اسے فعل حال کہتے ہیں۔ مثلاً ہنستا ہے، گاتا ہے، لکھتا ہے وغیرہ۔

فعل حال بنانے کا طریقہ:
مصدر کے آخر سے "نا" ہٹا کر "تا ہے" لگانے سے فعل حال اور "رہا ہے" لگانے سے فعل حال جاری بن جاتا ہے۔

"دوڑنا" مصدر سے فعل حال کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ دوڑتا ہے	وہ دوڑتے ہیں	تو دوڑتا ہے	تم دوڑتے ہو/آپ دوڑتے ہیں	میں دوڑتا ہوں	ہم دوڑتے ہیں
مؤنث	وہ دوڑتی ہے	وہ دوڑتی ہیں	تو دوڑتی ہے	تم دوڑتی ہو/آپ دوڑتی ہوں	میں دوڑتی ہوں	ہم دوڑتی ہیں

"دوڑنا" مصدر سے فعل حال جاری کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ دوڑ رہا ہے	وہ دوڑ رہے ہیں	تو دوڑ رہا ہے	تم دوڑ رہے ہو/آپ دوڑ رہے ہیں	میں دوڑ رہا ہوں	ہم دوڑ رہے ہیں
مؤنث	وہ دوڑ رہی ہے	وہ دوڑ رہی ہیں	تو دوڑ رہی ہے	تم دوڑ رہی ہو/آپ دوڑ رہی ہیں	میں دوڑ رہی ہوں	ہم دوڑ رہی ہیں

۳۔ فعل مستقبل

وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا آنے والے زمانے میں پایا جائے، اسے فعل مستقبل کہتے ہیں مثلاً لکھے گا، پڑھے گا، جائیں گے وغیرہ۔

فعل مستقبل بنانے کا طریقہ: (i) مصدر کی علامت "نا" ہٹا کر آخر میں "ے" کا اضافہ کریں اور اس کے بعد گا، گے، گی لگائیں۔ جیسے لکھنا سے لکھے گا اور بھاگنا سے بھاگے گا وغیرہ۔

(ii) اگر مصدر کی علامت "نا" دور کرنے پر آخری حرف "ا" یا "و" رہ جائے تو "ے" بڑھا کر گا، گے، گی لگاتے ہیں۔ جیسے رونا سے روئے گا، روئے گی اور کھانا سے کھائے گا، کھائے گی وغیرہ۔

(i) "دوڑنا" مصدر سے فعل مستقبل کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ دوڑے گا	وہ دوڑیں گے	تو دوڑے گا	تم دوڑو گے/آپ دوڑیں گے	میں دوڑوں گا	ہم دوڑیں گے
مؤنث	وہ دوڑے گی	وہ دوڑیں گی	تو دوڑے گی	تم دوڑو گی/آپ دوڑیں گی	میں دوڑوں گی	ہم دوڑیں گی

(ii) کھانا مصدر سے فعل مستقبل کی گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ کھائے گا	وہ کھائیں گے	تو کھائے گا	تم کھاؤ گے/آپ کھائیں گے	میں کھاؤں گا	ہم کھائیں گے
مؤنث	وہ کھائے گی	وہ کھائیں گی	تو کھائے گی	تم کھاؤ گی/آپ کھائیں گی	میں کھاؤں گی	ہم کھائیں گی

فعل کی اقسام بلحاظِ بناوٹ

بناوٹ کے لحاظ سے فعل کی درج ذیل تین اقسام ہیں:
(۱) فعل امر (۲) فعل نہی (۳) فعل مضارع

۱۔ **فعل امر:** فعل امر وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم ہو، مثلاً آ، جا، لکھ، پڑھ وغیرہ۔

فعل امر بنانے کا طریقہ:
مصدر کے آخر سے "نا" ہٹانے سے جو باقی بچے وہ فعل امر واحد حاضر کا صیغہ ہوگا، مثلاً بیٹھنا مصدر سے بیٹھ، کھانا سے کھا، لانا سے لا وغیرہ۔

یاد رکھیے! فعل امر کے دو صیغے واحد حاضر اور جمع حاضر ہوتے ہیں۔

"دوڑنا" مصدر سے فعل امر کی گردان

جنس	واحد حاضر	جمع حاضر
مذکر	تو دوڑ	تم دوڑو/آپ دوڑیں
مؤنث	تو دوڑ	تم دوڑو/آپ دوڑیں

۲۔ **فعل نہی:** فعل نہی وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے سے روکا جائے مثلاً نہ آ، نہ جا، مت بیٹھو وغیرہ۔

فعل نہی بنانے کا طریقہ:
فعل امر کے شروع میں "نہ" یا "مت" لگا دینے سے فعل نہی بن جاتا ہے۔ فعل نہی کے بھی دو ہی صیغے ہوتے ہیں یعنی واحد حاضر اور جمع حاضر۔

"دوڑنا" مصدر سے فعل نہی کی گردان

جنس	واحد حاضر	جمع حاضر
مذکر	تو نہ دوڑ	تم نہ دوڑو/آپ نہ دوڑیں
مؤنث	تو نہ دوڑ	تم نہ دوڑو/آپ نہ دوڑیں

۳۔ **فعل مضارع:** وہ فعل جس میں موجودہ اور آئندہ دونوں زمانے پائے جائیں، اسے فعل مضارع کہتے ہیں۔ مثلاً آئے، لائے، لکھے وغیرہ۔

فعل مضارع بنانے کا طریقہ:
(i) مصدر کا "نا" ہٹانے کے بعد "ے" لگا دیتے ہیں۔ مثلاً لکھنا سے لکھے، پڑھنا سے پڑھے، دوڑنا سے دوڑے وغیرہ۔
(ii) اگر مصدر کا "نا" ہٹانے کے بعد "ا" یا "و" رہ جائے تو "ئے" لگا دیتے ہیں۔ مثلاً آنا سے آئے، رونا سے روئے، لانا سے لائے وغیرہ۔

مرکب

مرکب کی اقسام

مرکب ناقص کی اقسام

حرف کی اقسام

میں عام طور پر اور، و، پھر حروف عطف کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

۳۔ **حروف شرط:** حروف شرط وہ ہوتے ہیں جو شرط کے موقع پر بولے جائیں۔ اُردو میں استعمال ہونے والے حروف شرط اگر، گر، گو، اگرچہ، جوں ہی، جوں جوں، تا وقتیکہ، جب تک ہیں۔

۴۔ **حروف ندا:** حروف ندا وہ ہوتے ہیں جو پکارنے کے لیے بولے جاتے ہیں۔ مثلاً اے، ابے، ارے، اجی وغیرہ۔

۵۔ **حروف تاسف:** حروف تاسف وہ ہوتے ہیں جو افسوس کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً اوہو، ہائے، آہ، افسوس وغیرہ۔

۶۔ **حروف انبساط:** حروف انبساط وہ ہوتے ہیں جو خوشی کے موقع پر بولے جائیں۔ مثلاً آہا، آہاہا، واہ، واہ وا، سبحان اللہ وغیرہ۔

۷۔ **حروف تعجب:** حروف تعجب وہ ہوتے ہیں جو تعجب کے اظہار کے لیے بولے جائیں مثلاً اوہو، آہا، آہا، اللہ اللہ وغیرہ۔

۸۔ **حروف تحسین:** حروف تحسین وہ ہوتے ہیں جو تحسین کے لیے بولے جائیں۔ مثلاً شاباش، واہ، واہ وا، سبحان اللہ، بہت خوب وغیرہ۔

۹۔ **حروف نفرین:** حروف نفرین وہ ہوتے ہیں جو نفرت کے اظہار کے لیے بولے جائیں۔ مثلاً اُف، تھو، ہٹ، اخ تھو وغیرہ۔

۱۰۔ **حروف تنبیہ:** حروف تنبیہ وہ ہوتے ہیں جو تنبیہ کے لیے بولے جائیں۔ مثلاً خبردار، ہیں ہیں، سنو، ہوں وغیرہ۔

۱۱۔ **حروف تشبیہ:** حروف تشبیہ وہ ہوتے ہیں جو ایک چیز کو کسی دوسری چیز کی مانند قرار دینے کے لیے بولے جائیں۔ مثلاً طرح، جیسا، مانند، مثل وغیرہ۔

۱۲۔ **حروف اضافت:** حروف اضافت وہ ہوتے ہیں جو اسموں کے باہمی تعلق کو ظاہر کریں۔ مثلاً کا، کے، کی وغیرہ۔

۱۳۔ **حروف استفہام:** حروف استفہام وہ ہوتے ہیں جو کوئی بات پوچھنے کے لیے بولے جائیں۔ مثلاً کیا، کہاں، کتنا، کتنی، کتنے، کیسا، کیسی، کیسے، کب، کیوں، کون، کسے، کس کو، کس کا، کیوں کر، کس لیے وغیرہ۔

۱۴۔ **حروف تخصیص:** حروف تخصیص خاص یا محدود کرنے کے لیے استعمال میں آنے والے حروف ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک، اکیلا، اکیلی، اکیلے، تنہا، صرف، فقط، محض، اپنا، اپنی، اپنے وغیرہ۔

معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب پر دائرہ لگائیں۔

۱۔ دو یا دو سے زائد بامعنی لفظوں کا مجموعہ کہلاتا ہے:
(a) مرکب (b) فعل (c) مصدر (d) مہمل

۲۔ مرکب کی اقسام ہیں:
(a) تین (b) پانچ (c) دو (d) چار

۳۔ مرکب ناقص اور مرکب تام جس کی قسمیں ہیں:
(a) حرف (b) اسم جمع (c) اسم جنس (d) مرکب

۴۔ وہ مرکب جس سے کہنے والے کا مقصد پورا نہ ہو اور بات سننے والے کی سمجھ میں پوری نہ آئے، اسے کہتے ہیں:
(a) مرکب ناقص (b) مرکب تام (c) اسم فاعل (d) اسم مفعول

۵۔ درج ذیل میں گرامر کی رو سے مرکب ناقص ہے:
(a) لڑکا بہت شرارتی ہے (b) نیک ہو
(c) سست لڑکا (d) پانی پی کر جائیں

۶۔ دو یا ان سے زائد بامعنی لفظوں کا ایسا مجموعہ جس سے کہنے والے کا مقصد پورا ہو جائے اور سننے والے کو بات سمجھ میں آ جائے، کہلاتا ہے:
(a) مرکب ناقص (b) مرکب تام (c) مصدر (d) فعل

۷۔ درج ذیل میں گرامر کی رو سے مرکب تام ہے:
(a) آج اور کل (b) صبح و شام (c) شمس و قمر (d) عورت بڑی نیک ہے

۸۔ مرکب اضافی اور مرکب توصیفی کس کی قسمیں ہیں؟
(a) مرکب ناقص (b) مرکب تام (c) مرکب عطفی (d) مرکب جاری

۹۔ "اکبر کی دوات" گرامر کی رو سے ہے:
(a) مرکب عطفی (b) مرکب اضافی (c) مرکب اشاری (d) مرکب عددی

۱۰۔ گرامر کی رو سے مرکب توصیفی ہے:
(a) بھیک نہ مانگو (b) آرام سے بیٹھو (c) ٹھنڈا شربت (d) کتا بھاگ گیا

۱۱۔ وہ مرکب جو دو اسموں کو آپس میں ملانے کا کام دے، کہلاتا ہے:
(a) مرکب عطفی (b) مرکب جاری (c) مرکب توصیفی (d) مرکب اشاری

۱۲۔ گرامر کی رو سے مرکب عطفی ہے:
(a) نیک لڑکا (b) چمکتے ستارے (c) صبح و شام (d) تیز رفتار کار

۱۳۔ کسی اسم کی تعداد یا گنتی کو ظاہر کرنے والے مرکب کو کہتے ہیں:
(a) مرکب عددی (b) مرکب جاری (c) مرکب عطفی (d) مرکب اضافی

۱۴۔ جس مرکب میں کسی اسم کے لیے دور یا نزدیک کا اشارہ پایا جائے، وہ کہلاتا ہے:
(a) مرکب عطفی (b) مرکب اشاری (c) مرکب جاری (d) مرکب عددی

۱۵۔ درج ذیل میں مرکب اشاری ہے:
(a) میرا ہمسایہ (b) گرم چائے (c) وہ مکان (d) اچھا لڑکا

۱۶۔ وہ مرکب جس میں بات نامکمل ہونے کے ساتھ ساتھ ابھی جاری ہو اسے کہتے ہیں:
(a) مرکب جاری (b) مرکب اشاری (c) مرکب عددی (d) مرکب توصیفی

۱۷۔ "شہر تک" گرامر کی رو سے ہے:
(a) مرکب اشاری (b) مرکب توصیفی (c) مرکب عددی (d) مرکب جاری

۱۸۔ "حروف جار اور حروف شرط" کس کی اقسام ہیں؟
(a) فعل (b) حرف (c) مصدر (d) اسم جمع

۱۹۔ درج ذیل میں حرف جار ہے:
(a) میز (b) جسم (c) پر (d) کتاب

۲۰۔ درج ذیل میں حرف عطف ہے:
(a) اور (b) صبح (c) شام (d) دن

۲۱۔ درج ذیل میں حرف شرط ہے:
(a) مگر (b) اگر (c) تک (d) میں

۲۲۔ حرف استفہام والا جملہ ہے:
(a) کھانا کھاؤ (b) سو جاؤ
(c) خوب ورزش کرو (d) کیا کر رہے ہو؟

(۱)

سابقے اور لاحقے

جس لفظ یا علامت کے کسی لفظ کے شروع میں لگانے سے ایک نیا بامعنی لفظ بن جائے اسے سابقہ کہتے ہیں۔ مثلاً "ادب" سے لفظ "باادب" بنتا ہے۔ یہ نیا لفظ "ادب" سے پہلے "با" لگانے سے بنا، اس لیے "با" سابقہ ہے۔

سابقے

سابقے	الفاظ
ان	ان پڑھ، ان بن، ان گنت، ان مٹ، ان جان، ان مول، ان تھک، ان ہونی
با	باادب، بااثر، بااصول، باخبر، بارعب، باوفا، باقاعدہ، باکمال، بامعنی، باشعور، باتمیز، باضابطہ، بانصیب، بامراد، باحیا
باز	بازپرس، بازگشت، بازیاب
بالا	بالاخانہ، بالانشین، بالادست، بالاتر
بد	بدچلن، بدتمیز، بدبخت، بدمزاج، بدنصیب، بدمعاش
بلا	بلااجازت، بلاناغہ، بلاقیمت، بلاوجہ، بلاامتیاز
بلند	بلند اقبال، بلند خیال، بلند ہمت، بلند قامت، بلند حوصلہ، بلند مرتبہ، بلند مقام، بلند نظر
بن	بن بلایا، بن بیاہا، بن کہے، بن مانگے، بن سنے، بن دیکھے
بے	بےادب، بےاثر، بےایمان، بےبس، بےعقل، بےوقوف، بےنور، بےشک، بےشرم، بےصبر، بےخبر، بےچین، بےضمیر، بےوفا، بےحیا، بےمروت
پا	پابند، پاپوش، پاجامہ، پازیب، پامال
پاک	پاک باز، پاک دل، پاک دامن، پاک باطن، پاک فطرت
پُر	پُردرد، پُرجوش، پُرزور، پُرکیف، پُرنور، پُروقار، پُررونق
پس	پس انداز، پس پا، پس ماندہ، پس پشت، پس منظر
پست	پست خیال، پست قامت، پست قد، پست ہمت
پنج	پنج تن، پنج گانہ، پنج شنبہ، پنج وقت، پنج روز
پیش	پیش امام، پیش کش، پیش خیمہ، پیش رو، پیش رفت
تر	تردامن، تر زبان، تر پال، تر بتر
تنگ	تنگ دست، تنگ دل، تنگ نظر، تنگ ظرف، تنگ حوصلہ
تہ	تہ بند، تہ خانہ، تہ دار، تہ نشین
تیز	تیز رو، تیز رفتار، تیز مزاج، تیز پرواز، تیزاب
جل	جل پری، جل ترنگ، جل تھل، جل بھن
جنم	جنم بھومی، جنم روگ، جنم دن، جنم بھر، جنم پتری، جنم جلی، جنم کنڈلی
چو	چوبارہ، چوپال، چوپایہ، چوراہا، چوکھٹ، چوکور، چوکنا
خر	خرگوش، خربوزہ، خرمست
خود	خودآرا، خودپسند، خوددار، خودغرض، خودکار، خودسر، خودکاشت، خودمختار
در	درآمد، دربار، درپیش، درپے، درپردہ، درخواست، درکنار، درگاہ
خوش	خوش اخلاق، خوش بو، خوش پوش، خوش حال، خوش خط، خوش ذائقہ، خوش قسمت، خوش نصیب، خوش لباس، خوش الحان، خوش خبری
دو	دوبالا، دوچار، دوعالم، دوگنا، دوآبہ، دوپہر، دوپٹا، دوٹوک
ذو	ذوالجلال، ذوالحجہ، ذوالجناح، ذواضعاف، ذومعنی، ذوالفقار، ذوالنورین
ذی	ذی شان، ذی روح، ذی شعور، ذی عقل، ذی علم، ذی عزت، ذی وقار، ذی ہوش
زیر	زیر بار، زیر جامہ، زیر دست، زیر لب، زیر نظر، زیر مشق، زیر سایہ، زیر زمین
سر	سربلند، سرچشمہ، سرانجام، سرخیل، سرحد، سرسبز، سرگرم، سرتاج، سردار، سرفروش، سرکار، سرکش، سرنگوں، سربستہ، سربازار، سرانجام، سربند
شہ	شہ زادہ، شہ رگ، شہباز، شہسوار، شہزادہ، شہزادی، شہ بالا، شہ زور
صدر	صدر بازار، صدر دروازہ، صدر دفتر، صدر مدرس، صدر نشین، صدر مقام
عالی	عالی جاہ، عالی مقام، عالی مرتبت، عالی مرتبہ، عالی نسب، عالی شان
غیر	غیر حاضر، غیر ضروری، غیر ممکن، غیر مناسب، غیر موزوں، غیر مفید، غیر معمولی
کج	کج خلق، کج رفتار، کج رو، کج رائے، کج فہم، کج بحث، کج ادا
کم	کم بخت، کم حوصلہ، کم خرچ، کم زور، کم شناس، کم عمر، کم عقل، کم ہمت، کم ظرف، کم گو، کم یاب، کم آزاد، کم حیثیت، کم فہم
کوتاہ	کوتاہ اندیش، کوتاہ بین، کوتاہ دست، کوتاہ قد، کوتاہ نظر، کوتاہ فہم، کوتاہ ہمت
گل	گل رنگ، گل رو، گل رخ، گل زار، گل کدہ، گل برگ، گل لالہ، گل قند
لا	لاتعداد، لاتعلق، لاثانی، لاجواب، لاچار، لاحاصل، لاعلاج، لاوارث، لاعلم
مہا	مہابھارت، مہاتما، مہاجن، مہاراجا، مہارانی، مہاراج، مہاکاج، مہاسبھا
نا	نابالغ، ناپاک، ناتواں، ناجائز، ناچیز، نادان، نالائق، نامناسب، ناممکن، ناواقف
نازک	نازک اندام، نازک بدن، نازک خیال، نازک طبع، نازک مزاج
نو	نوآموز، نوجوان، نورتن، نورس، نوروز، نوعمر، نومسلم، نونہال، نووارد، نوچندی
نیک	نیک بخت، نیک چلن، نیک دل، نیک سیرت، نیک فطرت، نیک نام، نیک اختر
نیم	نیم بسمل، نیم حکیم، نیم روز، نیم سوختہ، نیم شب، نیم مردہ، نیم جوش، نیم گرم
ہر	ہرجائی، ہرچند، ہرسو، ہرکارہ، ہردو، ہرطرف، ہربار، ہردم، ہرآن، ہرصورت، ہرگھڑی
ہم	ہم آواز، ہم پلہ، ہم جماعت، ہم خیال، ہم درد، ہم راز، ہم سفر، ہم سایہ، ہم نام، ہم وطن
ہمہ	ہمہ تن، ہمہ دان، ہمہ صفت، ہمہ گیر، ہمہ وقت
یک	یک آواز، یک جان، یک جہتی، یک دل، یک دم، یک رنگ، یک زبان

لاحقے

لاحقہ: جس لفظ یا علامت کے کسی لفظ کے آخر میں لگانے سے ایک نیا بامعنی لفظ بن جائے، اسے لاحقہ کہتے ہیں۔ مثلاً: "اسلام" سے "اسلام آباد" بنتا ہے۔ یہ نیا لفظ "اسلام" کے بعد "آباد" لگانے سے بنا، اس لیے "آباد" لاحقہ ہے۔

لاحقے	الفاظ
آباد	اسلام آباد، احمد آباد، حیدر آباد، دولت آباد، فیض آباد، وزیر آباد، حسن آباد
آرا	بزم آرا، جہاں آرا، حسن آرا، صف آرا، انجمن آرا
آور	اشک آور، خواب آور، نشہ آور، قد آور

لاحقے	الفاظ
آمیز	توہین آمیز، عبرت آمیز، مصلحت آمیز، جنگ آمیز
افزا	حیرت افزا، صحت افزا، ہمت افزا، روح افزا
افروز	ایمان افروز، جہاں افروز، جلوہ افروز، روح افروز، عالم افروز، رونق افروز
اندیش	بداندیش، عاقبت اندیش، خیر اندیش، دوراندیش، مصلحت اندیش
انگیز	حیرت انگیز، ولولہ انگیز، فکر انگیز، شر انگیز، درد انگیز، نشاط انگیز
بار	اشک بار، بردبار، شعلہ بار، عطر بار، گراں بار، گوہر بار
باز	ٹھوکباز، جاں باز، دھوکا باز، دغاباز، راست باز، کبوتر باز، ہواباز
بان	باغ بان، دربان، ساربان، شتربان، نیل بان، نگہ بان، گاڑی بان، میزبان
بخش	آرام بخش، خطا بخش، صحت بخش، راحت بخش، فرحت بخش
بردار	جہاز بردار، حاشیہ بردار، علم بردار، عصا بردار، فرماں بردار، ناز بردار
بند	ازار بند، پابند، دل بند، قلعہ بند، نظر بند
بوس	زمیں بوس، فلک بوس، قدم بوس
بین	باریک بین، بدبین، خردبین، دوربین، کوتاہ بین
پرست	آرام پرست، آتش پرست، بت پرست، حق پرست، خدا پرست، قوم پرست، ماضی پرست، وطن پرست
پرور	انصاف پرور، بندہ پرور، جان پرور، روح پرور، علم پرور، غریب پرور
پسند	آرام پسند، اسلام پسند، امن پسند، ترقی پسند، جدت پسند، صلح پسند، خود پسند
پور	حاصل پور، لائل پور، فیض پور، ہری پور، علی پور، خان پور
پورہ	اسلام پورہ، احمد پورہ، مغل پورہ، باغبان پورہ، شیخوپورہ
پوش	سبز پوش، سرخ پوش، سفید پوش، سیاہ پوش، مخمل پوش، میز پوش
تر	بدتر، برتر، بہتر، خوش تر، کم تر
تراش	بت تراش، سنگ تراش، قلم تراش، ناخن تراش
ترین	بدترین، بہترین، خوش ترین، کم ترین
خانہ	باورچی خانہ، بت خانہ، ڈاک خانہ، غریب خانہ، غسل خانہ، کتب خانہ
خواں	ثناخواں، غزل خواں، قصہ خواں، قصیدہ خواں، مرثیہ خواں، نعت خواں
خواہ	بدخواہ، بہی خواہ، خیر خواہ، خاطر خواہ، قرض خواہ
خور	آدم خور، حرام خور، رشوت خور، گوشت خور، سبزی خور
خیز	زرخیز، بحرخیز، شب خیز، صبح خیز
دار	تاجدار، جان دار، کرایہ دار، مال دار، وفادار، ایمان دار، صوبے دار
داری	وفاداری، ایمان داری
دان	آتش دان، پان دان، پائدان، روشن دان، سائنس دان، قلم دان، گل دان
دانی	حساب دانی، سرمہ دانی، عطر دانی، نمک دانی
رخ	بے رخ، شعلہ رخ، قبلہ رخ، گل رخ، لالہ رخ
رساں	پیغام رساں، چٹھی رساں، خط رساں
زادہ	برادر زادہ، صاحب زادہ، نواب زادہ، پیر زادہ، مخدوم زادہ
زدہ	آفت زدہ، ستم زدہ، قحط زدہ، غم زدہ، مصیبت زدہ
زار	چمن زار، سبزہ زار، گل زار، لالہ زار، مرغ زار
زن	تیغ زن، حرف زن، راہزن، طعنہ زن

زیب	اورنگ زیب، پازیب، جہاں زیب، دیدہ زیب، گل زیب
ساز	بہانہ ساز، جلد ساز، حیلہ ساز، کار ساز
ستان	پاکستان، بوستان، قبرستان، گلستان، نخلستان
سرائے	کارواں سرائے، مہماں سرائے
شدہ	حاصل شدہ، کتابت شدہ، گم شدہ، حل شدہ
شعار	امن شعار، کفایت شعار، وفا شعار
شناس	ادا شناس، جوہر شناس، حق شناس، فرض شناس، موقع شناس، مردم شناس
طلب	انصاف طلب، غور طلب، محنت طلب
فام	سرخ فام، سیاہ فام، گل فام، سفید فام
فروش	جوفروش، کتب فروش، گل فروش، وطن فروش، بت فروش
کار	بدکار، تجربہ کار، جفاکار، دست کار، فن کار، کاشت کار
کدہ	آتش کدہ، بت کدہ، عشرت کدہ، نعمت کدہ، دولت کدہ
کشا	دل کشا، جہاں کشا، عقدہ کشا، فیض کشا، کشور کشا، مشکل کشا
گار	پروردگار، پرہیزگار، خدمت گار، طلب گار، مددگار
گاہ	آرام گاہ، بندرگاہ، چراگاہ، سیرگاہ، عیدگاہ
گیر	بغل گیر، جہانگیر، دامن گیر، عالمگیر، ماہی گیر
گر	بازی گر، زرگر، سوداگر، کاری گر، کیمیاگر
گنا	دوگنا، تین گنا، دس گنا، سوگنا
گو	غزل گو، مرثیہ گو، نظم گو، نعت گو، ہجو گو، قصیدہ گو
گھاٹ	مردہ گھاٹ، دھوبی گھاٹ
مند	حاجت مند، خردمند، دردمند، عقل مند
منڈی	چارہ منڈی، میوہ منڈی، غلہ منڈی، مویشی منڈی، سبزی منڈی
ناک	الم ناک، دردناک، خوف ناک، عبرت ناک، وحشت ناک
نشین	پردہ نشین، خاک نشین، ذہن نشین، کرسی نشین، گوشہ نشین
نما	بدنما، خوش نما، رہنما، دوست نما، راہ نما، گندم نما
نواز	ادب نواز، بندہ نواز، جاں نواز، دل نواز، غریب نواز
وار	امیدوار، دیوانہ وار، سوگوار، قصوروار
ہٹ	چودھراہٹ، چکناہٹ، کڑواہٹ، گھبراہٹ، مسکراہٹ

معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب پر دائرہ لگائیں۔

۱۔ الفاظ کی کس فہرست کے ساتھ سابقہ "پست" لگ سکتا ہے؟

(a) سوار، رنگ، پارہ، بالا (b) ادب، خیر، شعور، کمال

(c) ہمت، قد، قامت، خیال (d) دل، نظر، حال، طرف

۲۔ الفاظ کی کس فہرست کے ساتھ لاحقہ "فروش" لگ سکتا ہے؟

(a) دولہ، حیرت، قلم، ہفتہ **(b)** کتب، سبزی، بت، سر

(c) فرض، حق، مردم، ساز (d) خیر، قرض، بد، خاطر

۳۔ الفاظ کی کس فہرست کے ساتھ سابقہ "خوش" لگے گا؟

(a) جماعت، وطن، خیال (b) خوف، ادب، غیرت

(c) مزاج، اخلاق، رنگ (d) لائق، معلوم، اہل

۴۔ الفاظ کی کس فہرست کے ساتھ لاحقہ "پسند" لگ سکتا ہے؟

(a) خود، ترقی، حق، شہرت (b) سفید، سرخ، سبز، خطا

(c) دوا، شفا، کباڑ، دفتری (d) میوہ، سبزی، گھاس، مویشی

۵۔ الفاظ کی کس فہرست کے ساتھ سابقہ "اَن" لگ سکتا ہے؟

(a) اصول، ادب، عمل (b) ہنر، غرض، شمار

(c) نصیب، مزاج، حواس **(d)** تھک، پڑھ، جان

۶۔ "گاہ" کا لاحقہ والی درست فہرست ہے:

(a) گزرگاہ، سکول گاہ (b) نشہ گاہ، مسجد گاہ

(c) تجربہ گاہ، آرام گاہ (d) مسافرگاہ، شعورگاہ

۷۔ "خانہ" کا لاحقہ والی درست فہرست ہے:

(a) غسل خانہ، اخوت خانہ **(b)** کتب خانہ، پاگل خانہ

(c) مسافر خانہ، قلت خانہ (d) موت خانہ، غریب خانہ

۸۔ درست لاحقے رکھنے والی فہرست کون سی ہے؟

(a) روح پرور، جان پرور، جنم پرور (b) خوش گوار، ناگوار، روزگوار

(c) ہموار، خطاوار، بکوار (d) سفید پوش، نقاب پوش، گنوار پوش

متضاد الفاظ

متضاد الفاظ: بعض الفاظ کے معنی ایک دوسرے کے اُلٹ ہوتے ہیں، انھیں متضاد الفاظ کہتے ہیں۔ مثلاً "اندھیرا" کا متضاد "اجالا" ہے۔

متضاد الفاظ

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
آزاد	غلام	باطن	ظاہر	آس	یاس
آمد	روانگی	آئندہ	گزشتہ	آغاز	انجام
آباد	ویران	آسان	مشکل	آدمی	عورت
آہستہ	تیز	آسمان	زمین	آگ	پانی
آتش	آب	امیر	غریب	استاد	شاگرد
اپنا	پرایا	ابتدا	انتہا	اصل	نقل
اجلا	میلا	ابد	ازل	اتار	چڑھاؤ
اوّل	آخر	امن	جنگ	اچھا	بُرا
امانت	خیانت	اگلا	پچھلا	اہل	نااہل
اونچا	نیچا	اتفاق	اختلاف	ارزاں	گراں
اندر	باہر	اعلیٰ	ادنیٰ	اکثریت	اقلیت
اقرار	انکار	اوج	پستی	ایمان	کفر
ایمان دار	بے ایمان	اندھیرا	اجالا	انسان	حیوان
اوپر	نیچے	بہشت	دوزخ	بہار	خزاں
بند	کھلا	بڑا	چھوٹا	بڑائی	چھوٹائی

بہت	تھوڑا	بہادر	بزدل	بدمعاش	شریف
نیک	بد	بے جان	جان دار	بیمار	تن درست
بے قصور	قصوروار	بے گناہ	گناہ گار	بھلا	بُرا
بلند	پست	باسی	تازہ	بدی	نیکی
بقا	فنا	بنجر	زرخیز	باطل	حق
بدنام	نیک نام	بدنما	خوش نما	بادشاہ	فقیر
بعید	قریب	بے کار	کارآمد	برآمد	درآمد
پکا	کچا	پیار	نفرت	بوڑھا	جوان
پختہ	خام	پسند	ناپسند	پدر	مادر
پیر	مرید	پاک	ناپاک	بدصورت	خوب صورت
پیادہ	سوار	پتلا	موٹا	توانا	کمزور
تردید	تائید	تلخ	شیریں	ترقی	تنزل
تر	خشک	تحریری	زبانی	تقریر	تحریر
تیز	سست	تکلیف	آرام	توحید	شرک
تریاق	زہر	تکلف	سادگی	تری	خشکی
ٹیڑھا	سیدھا	ثواب	گناہ	جدید	قدیم
جلدی	دیر	جنت	دوزخ	جاہل	عالم
جیت	ہار	جھوٹ	سچ	جزا	سزا
جواب	سوال	جفا	وفا	خارج	داخل
چھاؤں	دھوپ	چاند	سورج	حاضر	غائب
حیات	موت	حرام	حلال	حبیب	رقیب
حمایت	مخالفت	حریف	حلیف	حاکم	محکوم
خوشی	غم	خوش	ناخوش	خاص	عام
دور	نزدیک	خالق	مخلوق	دانا	نادان
دلیر	بزدل	دوست	دشمن	دکھ	سکھ
دنیا	آخرت	دیوانہ	فرزانہ	دیانت دار	بددیانت
دایاں	بایاں	دیر	سویر	دولت مند	مفلس
دین	دنیا	ذلت	عزت	ذمہ داری	غیر ذمہ داری
رحم	ظلم	رحمت	زحمت	راحت	رنج
رحم دل	ظالم	زندہ	مردہ	زندگی	موت
دن	رات	زیادہ	کم	زوال	عروج
زیر	زبر	سخت	نرم	سستا	مہنگا
سیاہ	سفید	سیاہی	سفیدی	سوار	پیدل
سکون	حرکت	سوال	جواب	سرد	گرم
شادی	غم	ساکن	متحرک	شکست	فتح
شہرت	گمنامی	شاہ	گدا	شہید	غازی
شکر	ناشکری	صبح	شام	صغیر	کبیر
صحت	بیماری	شاہی	فقیری	صادق	کاذب

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
ضعیف	قوی	طول	عرض	طاقت	کمزوری
طاق	جفت	طمع	قناعت	ظالم	مظلوم
ظلمت	نور	ظاہری	باطنی	عارضی	مستقل
علم	جہالت	عالم	جاہل	غنی	فقیر
غالب	مغلوب	غلام	آقا/آزاد	غلط	صحیح
فائدہ	نقصان	فراخ	تنگ	فارغ	مصروف
قلیل	کثیر	قلت	کثرت	قدرتی	مصنوعی
قاتل	مقتول	قدیم	جدید	گل	خار
غافل	ہوشیار	کشادہ	تنگ	کامیاب	ناکام
کامیابی	ناکامی	کمال	زوال	لائق	نالائق
لمبا	چوڑا	لمبائی	چوڑائی	مہمان	میزبان
مہاجر	انصار	معبود	عابد	مجاز	حقیقت
مجازی	حقیقی	مومن	مشرک	مفید	مضر
محفوظ	غیرمحفوظ	مرد	عورت	مردانہ	زنانہ
محبت	عداوت	مکمل	نامکمل	مخالف	موافق
مریض	طبیب	مسافر	مقیم	مسجود	ساجد
مصیبت	راحت	مطلوب	طالب	مدعی	مدعا علیہ
ماضی	مستقبل	محبت	نفرت	مختصر	مفصل
معروف	غیرمعروف	لائق	نالائق	مہذب	غیرمہذب
نشیب	فراز	نفع	نقصان	ہموار	ناہموار
ہار	جیت	ہلکا	بھاری	دوست	دشمن

معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب پر دائرہ لگائیں۔

۱۔ ''ادنیٰ'' کا متضاد ہے:
(a) اعلیٰ (b) خاص (c) کمتر (d) گھٹیا

۲۔ ''دولت مندی'' کا متضاد ہے:
(a) تنگدستی **(b) مفلسی** (c) غریبی (d) مسکینی

۳۔ ''باعمل'' کا متضاد ہے:
(a) باعمل **(b) بے عمل** (c) کام کرنے والا (d) کام نہ کرنے والا

۴۔ ''خشک'' کا اُلٹ ہے:
(a) سرد **(b) تر** (c) اُجالا (d) گرم

۵۔ ''ظلمت'' کا متضاد ہے:
(a) اندھیرا (b) اُجالا (c) روشنی **(d) نور**

۶۔ ''قریب'' کا متضاد ہے:
(a) بعید (b) نزدیک (c) دور (d) بہت دور

۷۔ ''حبیب'' کا متضاد ہے:
(a) رقیب (b) ضعیف (c) نقیب (d) نجیب

۸۔ ''طویل'' کا متضاد ہے:
(a) مستطیل (b) لمبا **(c) مختصر** (d) چوڑا

۹۔ متضاد الفاظ پر مشتمل فہرست ہے:
(a) نیکی، بدی (b) بدلہ، بدل
(c) ویران، جنگل (d) تقدیر، تقویٰ

۱۰۔ ''غریب'' کا متضاد ہے:
(a) فرشتہ (b) ولی **(c) امیر** (d) وزیر

۱۱۔ اس جملے کی نشان دہی کیجیے جس میں متضاد الفاظ استعمال ہوئے ہیں:
(a) ہمیں آمدنی کے مطابق خرچ کرنا چاہیے۔
(b) ہری ہری گھاس آنکھوں کو بہت اچھی لگتی ہے۔
(c) آپ کی خیریت نیک مطلوب ہے۔
(d) آمنہ امتحان میں پوری پوری دل جمعی لیتی ہے۔

۱۲۔ ''سہل'' کا متضاد لفظ ہے:
(a) خوب صورت (b) آسان (c) آرام **(d) دشوار**

۱۳۔ اس جملے کی نشان دہی کیجیے جس میں متضاد الفاظ استعمال ہوئے ہیں:
(a) ہم نے چڑیا گھر میں جانور اور پرندے دیکھے۔
(b) اکثر لوگ سیر و تفریح کے لیے پہاڑی مقام پر جاتے ہیں۔
(c) ہر آدمی کے مزاج و ذوق میں فرق ہوتا ہے۔
(d) سڑک دائیں بائیں دیکھ کر پار کریں۔

مترادف الفاظ

ایسے الفاظ جن کے معانی ایک جیسے ہوں، مترادف الفاظ کہلاتے ہیں۔ جیسے
آرزو/خواہش

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
آسائش	آرام	آفتاب	سورج	آسمان	سما
آس	امید	آغاز	ابتدا	آسمان	فلک
آنکھ	چشم	ارزاں	سستا	الم	غم
انسان	بشر	آشیانہ	گھونسلا	انگوٹھی	انگشتری
اطوار	چلن	ایوان	محل	اہلیہ	زوجہ
اقامت	قیام	ایثار	قربانی	امیر	دولت مند
انجمن	بزم	اجالا	روشنی	امر	حکم
بے باک	نڈر	بعید	دور	بدن	جسم
بہشت	جنت	باپ	والد	بیمار	مریض
بہادر	شجاع	بشر	آدمی	پرایا	غیر
پرانا	قدیم	پاگل	دیوانہ	پہاڑ	جبل
بغض	کینہ	پتلا	دبلا	تربت	مرقد
تلاش	جستجو	تکلیف	دکھ	تاجور	تاجدار
تپش	حرارت	تعریف	توصیف	تلوار	شمشیر

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
تن	جسم	تحمل	بردباری	تنہائی	خلوت
تالا	قفل	تکبر	غرور	تیغ	تلوار
ثواب	اجر	ثمر	پھل	ثنا	حمد
جمال	حسن	جابر	ظالم	جبر	ظلم
جدید	نیا	جیت	فتح	جہنم	دوزخ
جنم	پیدائش	جھنڈا	پرچم	جعلی	نقلی
جنگل	دشت	جام	ساغر	جفا	تشدد
جبر	تشدد	جدائی	فرقت	چاند	قمر
چابی	کنجی	چست	چاق چوبند	چھاؤں	سایہ
چاہت	محبت	چرخ	فلک	چمن	گلشن
چپ	خاموشی	حسین	جمیل	حکمران	فرماں روا
حرارت	گرمی	حرص	لالچ	حبیب	دوست
حلقہ	دائرہ	حرمت	عزت	حوض	تالاب
حیرت	حیرانی	حکیم	طبیب	حاضر	موجود
خواری	رسوائی	خطا	غلطی	خوش	شاد
خسارہ	نقصان	خرد	عقل	خوش خبری	مژدہ
خوشی	مسرت	خوش	مسرور	خزینہ	گنجینہ
دلیر	بہادر	دوست	یار	دشوار	مشکل
دولت	مال	دولت	دہر	دانا	عاقل
درست	صحیح	دنیا	جہان	در	دروازہ
دکھ	تکلیف	دلاور	شجاع	ذریعہ	وسیلہ
ذلت	رسوائی	ذکر	بیان	ذوق	شوق
رسم	رواج	رُت	موسم	چشم	آنکھ
روز	دن	زبردست	طاقت ور	زمین	دھرتی
راہ	راستہ	رفعت	بلندی	رنج	ملال
زرد	پیلا	زوال	انحطاط	سکھ	آرام
سستا	ارزاں	سیاحت	سیر	سدا	ہمیشہ
سست	کاہل	شجاعت	بہادری	سمندر	بحر
سہل	آسان	ساغر	پیالہ	سکون	آرام
سورج	خورشید	ستارہ	نجم	شاخ	ٹہنی
شکوہ	گلہ	شک	شبہ	شرکت	شمولیت
صلہ	معاوضہ	صحیح	درست	ضرر	نقصان
ضعف	ناتوانی	ضروری	لازمی	طاقت	قوت
طیش	غصہ	طائر	پرندہ	طہارت	پاکیزگی
طرف	سمت	ظلم	ستم	ظالم	جابر
ظلمت	تاریکی	ظرف	برتن	علاقہ	خطہ، جگہ

عزت	حرمت	عداوت	دشمنی	شب	رات
عمل	کام	عقل	دانش	عدل	انصاف
غلیظ	گندا	غیر	پرایا	غریب	مفلس
فراخ	کشادہ	کسر	کمی	فوج	سپاہ
فریب	دھوکا	فصل	پیداوار	فرمان	حکم
فائدہ	نفع	فتح	جیت	فردوس	جنت
قاعدہ	قانون	قسمت	مقدر	قربانی	ایثار
قبر	مزار	قلیل	تھوڑا	قریب	نزدیک
قیام	رہائش	کامیاب	کامران	محبت	پیار
کشتی	بیڑا	کائنات	جہان	کہانی	داستان
کوہ	پہاڑ	گندم	گیہوں	گور	قبر
گنج	خزانہ	گل	پھول	گلشن	باغ
لمبا	طویل	لمبائی	طوالت	لذت	مزا
لذیذ	مزے دار	موسم	رُت	مجلس	محفل
ماہ	قمر، مہینا	محل	ایوان	مکرر	دوبارہ
ندامت	شرم	نزدیک	قریب	ناز	فخر
نظیر	مثال	نرم	ملائم	نامور	مشہور
نجس	ناپاک	لڑائی	جنگ	واجب	لازم
وفات	موت	ویرانی	تنہائی	وسیع	عریض
وضاحت	تشریح	وقتی	عارضی	ہجوم	بھیڑ
ہراس	خوف	ہوس	لالچ	ہدایت	نصیحت
ہمدم	یار	ہار	شکست	یاس	ناامیدی
یوم	دن	یاد	خیال	یار	دوست
نجیب	شریف	یقین	اعتبار		

معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب پر دائرہ لگائیں۔

۱۔ ''اجل'' کا مترادف ہے:
(a) گھٹیا (b) توانا (c) ہمدرد **(d) موت**

۲۔ ''فلک'' کا مترادف ہے:
(a) آسمان (b) زمین (c) سورج (d) چاند

۳۔ مترادف الفاظ کی فہرست ہے:
(a) سیر ـ سیاحت (b) آفتاب ـ کرن
(c) زوجہ ـ خاوند (d) ہاتھ ـ پاؤں

۴۔ لفظ ''جنت'' کا مترادف ہے:
(a) دوزخ (b) دنیا **(c) بہشت** (d) آخرت

۵۔ "مُہلک" کا مترادف ہے:

(a) خطرناک (b) مہک (c) متعدی (d) مختلف

۶۔ مشہور کا مترادف ہے:

(a) شہر (b) گمنام (c) معروف (d) مشاہیر

۷۔ "عزت" کا مترادف ہے:

(a) عظمت (b) منزلت (c) قدرت (d) احترام

۸۔ "عسرت" کا مترادف ہے:

(a) اونچائی (b) تنگی (c) جدائی (d) گہرائی

۹۔ "محصورین" کا مترادف ہے:

(a) قیدی (b) شہید (c) گھرے ہوئے (d) زخمی ہوئے

۱۰۔ "حریف" کا مترادف ہے:

(a) حرارت (b) دوست (c) دشمن (d) حمایت

۱۱۔ لفظ "حریص" کا مترادف ہے:

(a) طویل (b) کامل (c) سخی (d) لالچی

متشابہ الفاظ

ایسے الفاظ جن کی آوازیں اگرچہ ایک جیسی ہوں لیکن ان کا املا اور معانی ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہوں، متشابہ الفاظ کہلاتے ہیں۔ جیسے: ہال: بڑا کمرا۔ حال: کیفیت

متشابہ الفاظ	معانی	متشابہ الفاظ	معانی
آر	چمڑا سینے کا اوزار	عار	شرم
آبرو	عزت	ابرو	بھویں
آم	ایک پھل کا نام	عام	معمولی
آلہ	اوزار	اعلیٰ	بڑا
آرا	لکڑی چیرنے کی مشین	آرا	رائے کی جمع
اسرار	بھید	اصرار	ضد
آب	پانی	آب	چمک
ابد	ہمیشہ	عبد	بندہ
ارض	زمین	عرض	گزارش
امارت	امیری	عمارت	مکان
اثر	نشان	عصر	زمانہ، نمازِ عصر
الم	دکھ	علم	جھنڈا
اعتراض	شکایت	احتراز	گریز
بعض	کچھ	باز	ایک پرندہ
بے باک	نڈر	بے باق	صاف
برس	سال	برص	ایک بیماری کا نام
بس	اختیار	بس	زہر
بل	زور	بل	سوراخ
بار	بوجھ	بار	دفعہ
پارہ	ٹکڑا	پارا	ایک دھات کا نام

تصنیف	کتاب، لکھنا	تنصیف	آدھا کرنا
تابع	فرماں بردار	طابع	چھاپنے والا
چاک	کٹا ہوا	چاق	چست
حلال	جائز	ہلال	پہلی تاریخ کا چاند
حال	حالت	ہال	بڑا کمرا
حامی	حمایت کرنے والا	ہامی	ہاں، اقرار
حلقہ	دائرہ	ہلکا	کم وزنی
حل	حل کرنا	ہل	زمین کھودنے کا اوزار
خار	کانٹا	خوار	ذلیل
دانا	عقل مند	دانہ	اناج کی اکائی
در	دروازہ	دُر	موتی
دھن	دولت	دُھن	لگن
روزہ	صوم	روضہ	مقبرہ
سر	کھوپڑی	سِر	راز
سریر	تختِ شاہی	صریر	قلم کی آواز
سفر	سفر، حرکت	صفر	ایک اسلامی مہینا
سحر	صبح	سِحر	جادو
سدا	ہمیشہ	صدا	آواز
سوا	زیادہ	سوا	علاوہ
سیاہ	کالا	سیاح	سیر کرنے والا
سبق	درس، تعلیم	سبک	ہلکا
شرح	تشریح	شرع	شریعت
شک	شبہ	شق	پھٹنا
شہدا	شہید کی جمع	شُہدا	لفنگا
شکوہ	گلہ	شکوہ	شان و شوکت
صواب	درستی	ثواب	اجر
صلا	دعوت	صلہ	بدلہ، اجر
صلاح	مشورہ	سلاح	اسلحہ
عالم	دنیا	عالِم	جاننے والا
عاری	خالی	آری	لکڑی چیرنے کا آلہ
علم	جاننا	علم	جھنڈا
قاری	پڑھنے والا	کاری	سخت
قصر	محل	کسر	ٹکڑا، حصہ
قمر	چاند	کمر	جسم کا حصہ
قلعی	سفیدی	کلی	ادھ کھلا پھول
کسرت	ورزش	کثرت	زیادتی

متشابہ الفاظ	معانی	متشابہ الفاظ	معانی
کرم	عنایت	کِرم	کیڑا
محرم	واقف	محرم	اسلامی مہینے کا نام
مقدر	قسمت	مکدر	میلا
مشرق	پورب	مشرک	شرک کرنے والا
ممبر	رکن	منبر	خطیب کے بیٹھنے کی جگہ
محدود	تھوڑا	معدود	گنا ہوا
مشق	ریاضت، بار بار کرنا	مشک	پانی ڈالنے کا چمڑے کا برتن
مامور	مقرر کیا ہوا	معمور	بھرا ہوا
منت	نذر ماننا	منت	التجا
نذر	نذرانہ	نظر	بینائی
نفس	ہستی	نفَس	سانس
نقطہ	نشان	نکتہ	باریک بات
نالا	ندی	نالہ	فریاد

معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب پر دائرہ لگائیں۔

۱۔ "دُور" کا معنی ہے فاصلے پر جب کہ "دَور" کا معنی ہے:

(a) زمانہ (b) گھومنا (c) چکر کھانا (d) دوری

۲۔ "کرم" کا معنی ہے مہربانی جب کہ "کِرم" کا معنی ہے:

(a) کپڑا (b) کیڑا (c) جنس (d) خواہش

۳۔ "وتر" کا معنی ہے مثلث کا بڑا ضلع جب کہ "وِتر" کا معنی ہے:

(a) طاق (b) جفت (c) لکیر (d) نقطہ

۴۔ "دل" ایک جسمانی عضو ہے جب کہ "دَل" سے مراد ہے:

(a) دلدل (b) کیچڑ (c) ریت (d) فوج

۵۔ "دھن" کا معنی دولت ہے جب کہ "دُھن" کا معنی ہے:

(a) ساز (b) باجا (c) لگن (d) لہر

اصلاحِ تلفظ

درست لفظ بولنے اور لکھنے کے لیے الفاظ کی صحیح آوازوں کا جاننا انتہائی ضروری ہے۔ صحیح آواز کو ظاہر کرنے کے لیے لفظوں پر زبر، زیر اور پیش وغیرہ کی علامتیں لگائی جاتی ہیں۔ الفاظ پر زبر، زیر، پیش اور جزم وغیرہ لگانا اعراب لگانا کہلاتا ہے۔ مثلاً: انحصار۔ اِنْحِصَارْ

ذیل میں کچھ اہم الفاظ درج کیے جا رہے ہیں۔ ان پر اعراب لگا کر تلفظ کی وضاحت کی گئی ہے۔ انھیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

الفاظ	تلفظ	الفاظ	تلفظ	الفاظ	تلفظ
آپس	آپَسْ	آخر	آخِرْ	ارباب	اَرْبَابْ
الماس	اَلْمَاسْ	اچکا	اُچَکَّا	اتر	اُتَّرْ
امکان	اِمْکَانْ	اوقات	اَوْقَاتْ	اتحاد	اِتِّحَادْ
اجزا	اَجْزَا	افراد	اَفْرَادْ	استثنا	اِسْتِثْنَا
انتظار	اِنْتِظَارْ	امر	اَمْرْ	اعتقاد	اِعْتِقَادْ
امیر	اَمِیْرْ	امتحان	اِمْتِحَانْ	انتہا	اِنْتِہَا
ابتدا	اِبْتِدَا	اوندھا	اَوْنْدَھا	اکسیر	اِکْسِیْرْ
انحصار	اِنْحِصَارْ	اجازت	اِجَازَتْ	اطلاع	اِطِّلَاعْ
اجلاس	اِجْلَاسْ	تاریک	تَارِیْکْ	احاطہ	اِحَاطَہْ
اخبار	اَخْبَارْ	ازاربند	اِزَارْبَنْدْ	استقلال	اِسْتِقْلَالْ
اہم	اَہَمْ	اشتہا	اِشْتِہَا	اشتیاق	اِشْتِیَاقْ
انتظام	اِنْتِظَامْ	اقتدار	اِقْتِدَارْ	اصلاح	اِصْلَاحْ
اخلاص	اِخْلَاصْ	برق	بَرْقْ	بہن	بَہَنْ
برکت	بَرَکَتْ	بھیانک	بَھیَانَکْ	پشت	پُشْتْ
تبلیغ	تَبْلِیْغْ	تصور	تَصَوُّرْ	تعجب	تَعَجُّبْ
تجربہ	تَجْرِبَہْ	توجہ	تَوَجُّہْ	تردد	تَرَدُّدْ
تعاقب	تَعَاقُبْ	تکلف	تَکَلُّفْ	ترجیح	تَرْجِیْحْ
تیر	تِیْرْ	تلاطم	تَلَاطُمْ	توقف	تَوَقُّفْ
ثقافت	ثَقَافَتْ	ثابت	ثَابِتْ	ثبوت	ثُبُوْتْ
جمہور	جَمْہُوْرْ	جدید	جَدِیْدْ	جذب	جَذْبْ
جدت	جِدَّتْ	جیب	جَیْبْ	جلد	جِلْدْ
جناب	جَنَابْ	چابک	چَابُکْ	حرارت	حَرَارَتْ
حرص	حِرْصْ	حقارت	حَقَارَتْ	حماقت	حَمَاقَتْ
حاکم	حَاکِمْ	حکومت	حَکُوْمَتْ	حرف	حَرْفْ
حضور	حُضُوْرْ	خط	خَطْ	خزاں	خَزَاں
خرچ	خَرْچْ	خلوت	خَلْوَتْ	درخشاں	دَرَخْشَاں
دوام	دَوَامْ	دیوار	دِیْوَارْ	تلوار	تَلْوَارْ
دفن	دَفْنْ	ذریعہ	ذَرِیْعَہْ	ذخیرہ	ذَخِیْرَہْ
رشک	رَشْکْ	رقص	رَقْصْ	رقت	رِقَّتْ
زبان	زَبَانْ	زخم	زَخْمْ	سبق	سَبَقْ
سمت	سِمْتْ	سیاح	سَیَّاحْ	سیاحت	سِیَاحَتْ
سیارہ	سَیَّارَہْ	سیال	سَیَّالْ	شرف	شَرَفْ
شرک	شِرْکْ	شناخت	شَنَاخْتْ	شعور	شَعُوْرْ
شجاعت	شُجَاعَتْ	شعار	شِعَارْ	صبح	صُبْحْ
صاحب	صَاحِبْ	صدق	صِدْقْ	صبر	صَبْرْ
طرف	طَرَفْ	طرز	طَرْزْ	ظلم	ظُلْمْ
ظالم	ظَالِمْ	ظلمت	ظُلْمَتْ	ظہور	ظُہُوْرْ
عقل	عَقْلْ	غسل	غُسْلْ	عجب	عَجَبْ
عابد	عَابِدْ	عدل	عَدْلْ	عبور	عُبُوْرْ

الفاظ	تلفظ	الفاظ	تلفظ	الفاظ	تلفظ
عصر	عَصْر	کوشش	کوشِش	عکس	عَکْس
غرض	غَرَض	فقط	فَقَط	فوارہ	فَوّارَہ
فضول	فُضُول	قاصد	قَاصِد	قفس	قَفَس
قوت	قُوَّت	کسوٹی	کَسَوٹی	کیفیت	کَیفِیَّت
کشش	کَشِش	مسرت	مَسَرَّت	کرم	کَرَم
کتب	کُتُب	کرشمہ	کَرِشْمَہ	معما	مُعَمّا
محنت	مِحْنَت	مشتاق	مُشْتَاق	مسافر	مُسَافِر
مستعد	مُسْتَعِد	مرض	مَرَض	مقبرہ	مَقْبَرَہ
معاملہ	مُعَامَلَہ	مکالمہ	مُکَالَمَہ	معزز	مُعَزَّز
منصب	مَنْصَب	محکمہ	مَحْکَمَہ	مرکز	مَرْکَز
مشاعرہ	مُشَاعَرَہ	مشاہدہ	مُشَاہَدَہ	مقابلہ	مُقَابَلَہ
محراب	مِحْرَاب	مرکب	مُرَکَّب	نوالہ	نِوَالَہ
مہذب	مُہَذَّب	نصف	نِصْف	نذر	نَذْر
ناخن	نَاخُن	نکات	نِکَات	نقاط	نِقَاط
ثبوت	ثُبُوت	نازک	نَازُک	واسطہ	وَاسِطَہ
وداع	وَدَاع	ورثہ	وِرْثَہ	وصول	وُصُول
ولایت	وِلَایَت				

معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب پر دائرہ لگائیں۔

۱۔ درست اعراب والا لفظ منتخب کریں:
(a) رِمَضَان (b) رَمَضَان (c) رَمَضْان (d) رَمْضان

۲۔ درست اعراب والا لفظ ہے:
(a) غِلَط (b) غَلِط (c) غُلَط (d) غَلَط

۳۔ درست تلفظ والے لفظ کا انتخاب کیجیے:
(a) عِلْم (b) عِلَم (c) عَلَم (d) عُلَم

۴۔ درست اعراب والا لفظ ہے:
(a) حَاجِت (b) حَاجَتِ (c) حَاجَت (d) حاجِت

۵۔ درست اعراب والا لفظ ہے:
(a) عَقَل (b) عِقَل (c) عَقْل (d) عُقَل

۶۔ درست تلفظ والے لفظ کا انتخاب کیجیے:
(a) اَنْبِار (b) اَنْبَار (c) اَنْبار (d) اَنْبُار

۷۔ درست تلفظ والے لفظ کا انتخاب کریں:
(a) مَشَاغَل (b) مَشَاغِل (c) مُشَاغَل (d) مَشَاغِل

۸۔ درست تلفظ والا لفظ ہے:
(a) مُسَافَر (b) مُسَافِر (c) مُسَافِر (d) مَسَافِر

۹۔ درست اعراب والا لفظ چنیں:
(a) مُسْتَعَد (b) مُسْتَعِد (c) مُسْتَعِد (d) مُسْتَعَد

۱۰۔ درست اعراب والا لفظ ہے:
(a) خَلْعَت (b) خِلْعَت (c) خُلعَت (d) خَلَعَت

۱۱۔ درست اعراب والا لفظ ہے:
(a) تَرْبِیَت (b) تَرْبِیت (c) تَرَبِیَت (d) تَرَبِّیت

۱۲۔ درست اعراب والا لفظ ہے:
(a) إِخلاص (b) أَخلاص (c) إِخْلاص (d) أَخْلَاص

ردیف کے حوالے سے الفاظ کو ترتیب دینا/الفاظ وضع کرنا

آپ نے مشکل الفاظ کے معنی دیکھتے ہوئے لغت میں الفاظ کی ترتیب پر غور کیا ہوگا تو ملاحظہ کیا ہوگا کہ لغت میں تمام الفاظ الف بائی ترتیب سے درج کیے ہوتے ہیں۔ پہلے "ا" سے بننے والے الفاظ ہوتے ہیں اور اس کے بعد "ب" اور پھر اسی ترتیب سے "ی" سے بننے والے الفاظ ہوتے ہیں۔ نیز الف سے بننے والے الفاظ "آ" ترتیب میں پہلے ہوں گے اور "الف ب" سے بننے والے الفاظ کی ترتیب کے حوالے سے بعد میں آئیں گے۔ جیسے کتاب، ابتدا، اشاعر، بات، روشنی کو الف بائی ترتیب کی صورت میں یوں لکھا جائے گا:

ابتدا، بات، روشنی، اشاعر، کتاب۔

ردیف وار الفاظ وضع کرنے کے لیے لفظ کے آخر میں آنے والے حرف سے لفظ کو وضع کیا جاتا ہے مثلاً "عبادت" سے بننے والے لفظ کی صورت یہ ہوگی کہ اس کا آخری حرف "ت" ہوگا جیسے "تاریخ"۔ اسی طرح ایک لفظ کی ردیف سے اگلا لفظ بنایا جاتا ہے اسے کسی بھی حد تک پھیلایا جا سکتا ہے جیسے

عبادت، تاریخ، خالی، یقین، نصاب، بساط، طبیعت، تنگ ...

"عبادت" کی ردیف سے سلسلہ وار سلسلہ جاری ہے۔

اگر آپ کے سکول میں اساتذہ طلبہ کے مابین بیت بازی کا مقابلہ منعقد ہوتا ہو تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہر اگلے شعر کا آغاز پچھلے شعر کے آخری لفظ کے آخری حرف سے کیا جاتا ہے۔ ردیف وار الفاظ وضع کرنے میں بھی اسی اصول پر عمل ہوتا ہے۔ اس کا مقصد طلبہ کے لفظ بنانے کی صلاحیت کو بڑھانا ہوتا ہے۔

معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب پر دائرہ لگائیں۔

۱۔ ردیف وار ترتیب کے لحاظ سے درست فہرست ہے
(a) لطف، فکر، رسالہ، کمال (b) کمال، لطف، فکر، رسالہ
(c) فکر، کمال، لطف، رسالہ (d) رسالہ، کمال، لطف، فکر

۲۔ ردیف وار ترتیب کے لحاظ سے درست فہرست ہے
(a) جیم، لک، کتاب، گاڑی (b) کتاب، گاڑی، جیم، لک

(c) لک، گاڑی، جیم، کتاب (d) گاڑی، جیم، لک، کتاب

۳۔ ردیف وار ترتیب کے لحاظ سے درست فہرست ہے
(a) منظر، رقم، مجبور، ہدایت (b) مجبور، منظر، رقم، ہدایت
(c) رقم، مجبور، منظر، ہدایت (d) ہدایت، رقم، مجبور، منظر

۴۔ ردیف وار ترتیب کے لحاظ سے درست فہرست ہے
(a) منصف، رات، تصویر، رسم (b) تصویر، منصف، رات، رسم
(c) رات، تصویر، رسم، منصف (d) رسم، تصویر، منصف، رات

رموز اوقاف

رموز، رمز کی جمع ہے۔ رمز کا مطلب ہے "علامت"۔ اوقاف، وقف کی جمع ہے۔ جس کا مطلب ہے "رکنا"۔ گویا رموز اوقاف کا مطلب ہوا "رکنے کی علامتیں یا نشانیاں"۔ یہ علامتیں یا نشانیاں ایک جملے کو دوسرے جملے سے یا اس کے ایک حصے کو دوسرے سے یا کسی لفظ یا حرف کو دوسرے لفظ یا حرف سے الگ کرتی ہیں۔

اگر رموز اوقاف نہ ہوں تو ساری عبارت یا جملے طویل اور مسلسل ہو جائیں گے۔ ایسی عبارت مشکل ہوگی۔ لہٰذا رموز اوقاف کی مدد سے عبارت یا جملوں کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

اردو میں استعمال ہونے والے رموز اوقاف درج ذیل ہیں:

۱۔ **ختمہ (۔)**: اردو میں اس کی حیثیت انگریزی کے فل سٹاپ (.) کی طرح ہے۔ اسے جملے کے ختم ہونے پر لگایا جاتا ہے جہاں رک کر آگے پڑھنا شروع کرتے ہیں۔ مثلاً مجھے سیر و سیاحت کا بہت شوق ہے۔

۲۔ **سکتہ (،)**: جب کسی جملے میں تھوڑا سا ٹھہراؤ آئے تو اس کے لیے جو علامت استعمال ہوتی ہے اسے "سکتہ" کہتے ہیں۔ مثلاً کوے، چیل، بھینس اور بکری پالتو جانور ہیں۔

۳۔ **سوالیہ (؟)**: یہ علامت سوالیہ فقرے کے بعد استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً تم کب آئے؟ آپ کیا کر رہے ہیں؟

۴۔ **ندائیہ/فجائیہ یا استعجابیہ (!)**: جب کسی جملے میں کسی کو مخاطب کیا جائے، یا جذبات کا اظہار کیا جائے تو اس کے آخر میں ندائیہ/فجائیہ یا استعجابیہ کی علامت لگاتے ہیں۔ مثلاً اے اللہ! میری بات سن۔ واہ وا! کیسی خوب صورت تصویر ہے۔

۵۔ **واوین (" ")**: یہ علامت اس وقت لگائی جاتی ہے جب کسی کی بات یا کسی کا قول اور کہاوت وغیرہ نقل ہوں۔ واوین عبارت کے شروع اور آخر میں لگاتے ہیں۔ مثلاً "محنت میں عظمت ہے۔" حضور خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

۶۔ **قوسین ( )**: قوسین میں عبارت کے ایسے حصے لکھے جاتے ہیں جن کا موضوع سے براہ راست تعلق نہ ہو لیکن ان کا بیان کرنا بھی ضروری ہو۔ مثلاً ارشد (جس کو آپ نے مارا) میرا بھائی ہے۔

۷۔ **تفصیلیہ (:-)**: جب عبارت میں اشخاص، مقامات یا چیزوں کی تفصیل دینا مقصود ہو تو یہ علامت لگاتے ہیں۔ یہ علامت ان جملوں کے آخر میں آتی ہے جن میں "جیسے"، "مثلاً"، "درج ذیل" استعمال کیے گئے ہوں۔ مثلاً درج ذیل الفاظ کو اپنے فقروں میں استعمال کیجیے۔
ب۔ ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔

محاورات

محاورہ اہل زبان کے وہ الفاظ ہیں جو اپنے حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں انھیں محاورہ کہتے ہیں۔ مثلاً "پیٹ کاٹنا" کے حقیقی معنی تو پیٹ کو کسی چیز سے کاٹ دینا ہیں لیکن یہ حقیقی معنوں میں استعمال نہیں کیے جاتے۔ اس سے "تھوڑا کھا کر گزارا کرنا" مراد ہے۔

ذیل میں دیے گئے محاورات، معانی اور جملوں میں ان کے استعمال کو ذہن نشین کریں۔

محاورات	معانی	جملوں میں استعمال
آب آب ہونا	شرمندہ ہونا	عدالت نے احمد کو مجرم ثابت کر دیا تو وہ سب حوالی کے لوگوں سے آب آب ہو گیا۔
آبرو خاک میں ملانا	عزت گنوانا	لڑکے نے چوری کر کے خاندان کی آبرو خاک میں ملا دی۔
آگ بگولا ہونا	بہت غصے میں آنا	شاگرد کی نازیبا حرکات دیکھ کر استاد آگ بگولا ہو گیا۔
آپے سے باہر ہونا	غصے میں ہونا	معمولی باتوں پر آپے سے باہر ہونا اچھی عادت نہیں۔
آٹے میں نمک ہونا	تھوڑی مقدار میں ہونا	صوبہ سندھ میں ہندوؤں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔
آنکھیں بچھانا	ادب کرنا	قائد اعظم کی آمد پر لوگوں نے ان کی راہ میں آنکھیں بچھا دیں۔
آنکھیں پھیرنا	کنارہ کرنا	مفلسی میں دوست بھی آنکھیں پھیر جاتے ہیں۔
آنکھیں چڑھانا	لڑنے کو تیار ہونا	ارشد بات بات پر آنکھیں چڑھانا شروع کر دیتا ہے۔
آسمان سر پر اٹھانا	بہت شور مچانا	لڑکوں نے اونچی آواز میں باتیں کر کے آسمان سر پر اٹھا لیا ہے۔
اپنا الو سیدھا کرنا	اپنا مطلب نکالنا	خود غرض لیڈر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں انھیں عوام سے کوئی ہمدردی نہیں۔
اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا	خود اپنا نقصان کرنا	اس نے ملازمت چھوڑ کر اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی ماری۔
بات سے بات نکالنا	[illegible]	[illegible]
انگاروں پر لوٹنا	بے قرار ہونا	ماں نے بچے کی جدائی میں رات انگاروں پر لوٹ کر گزاری۔
آگ پر لوٹنا	حسد کرنا	ہمارے دشمن ہمیں خوش حال دیکھ کر آگ پر لوٹتے ہیں۔
پیٹ پر پتھر باندھنا	فاقے کرنا	ہمارے والدین نے پیٹ پر پتھر باندھ کر ہماری پرورش کی۔
پاؤں قبر میں ہونا	مرنے کے قریب ہونا	اشرف کی دادی اماں پاؤں قبر میں لٹکائے بیٹھی ہیں۔
تین پانچ کرنا	ٹال مٹول کرنا	آپ تین پانچ نہ کریں بہتر ہے کہ میری رقم واپس کر دیں۔
انگشت بدنداں ہونا	حیران ہونا	مداری کے کرتب دیکھ کر لوگ انگشت بدنداں رہ گئے۔
آٹھ آٹھ آنسو رونا	زار و قطار رونا	بیٹے کی ناکامی پر بوڑھی ماں آٹھ آٹھ آنسو روئی۔
باغ باغ ہونا	بہت خوش ہونا	بھائی کی کامیابی کی خبر سن کر میرا دل باغ باغ ہو گیا۔
بات کا بتنگڑ بنانا	بڑھا چڑھا کر بات کرنا	بات کا بتنگڑ بنانا ارشد کی پرانی عادت ہے۔
بیڑا اٹھانا	ذمہ لینا	نوجوانوں نے غریبوں کی مدد کرنے کا بیڑا اٹھایا۔
بال بیکا نہ ہونا	نقصان نہ پہنچنا	کار کے حادثے میں انور کا بال بیکا نہ ہوا۔
بے پر کی اڑانا	گپ ہانکنا	آپ تو ہمیشہ بے پر کی اڑاتے رہتے ہیں۔

محاورات	معانی	جملوں میں استعمال
بھانڈا پھوٹنا	بھید ظاہر ہونا	آخرکار اسلم کی چالاکی کا بھانڈا پھوٹ ہی گیا۔
تاک میں رہنا	وقت کا انتظار کرنا	حمید ہمیشہ اس تاک میں رہتا ہے کہ ماسٹر صاحب اِدھر اُدھر ہوں تو وہ سکول سے نکل بھاگے۔
آنسو بہانا	جھوٹ موٹ رونا	وہ بڑھیا بڑی مکار ہے، بات بات پر آنسو بہانے شروع کر دیتی ہے۔
تن بدن میں آگ لگنا	بہت غصے ہونا	غلط بات سن کر میرے تن بدن میں آگ لگ گئی۔
ٹس سے مس نہ ہونا	ذرا نہ ہلنا، کچھ اثر نہ ہونا	میں نے اسے بہت سمجھایا، مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔
ٹیڑھی کھیر ہونا	مشکل کام ہونا	دریائے چناب کو سیلاب کے دنوں میں عبور کرنا ٹیڑھی کھیر ہے۔
جان میں جان آنا	تسلی ہونا	بچے کو دیکھ کر ماں کی جان میں جان آئی۔
جان لڑانا	سخت کوشش کرنا	نصیر نے وظیفہ حاصل کرنے کے لیے اپنی جان تک لڑا دی۔
جامے میں پھولے نہ سمانا	بہت خوش ہونا	کامیابی کی خبر سن کر میں جامے میں پھولا نہ سمایا۔
جی چرانا	ہمت ہار دینا	محنت سے جی چراؤ گے تو کامیابی کیسے تمھارے قدم چومے گی؟
جی اُچاٹ ہونا	کسی کام سے بیزار ہو جانا	ایسی زندگی سے میرا جی اُچاٹ ہو گیا ہے۔
چار چاند لگنا	شہرت ہونا	سلیم نے دن رات محنت کر کے ماں باپ کی عزت کو چار چاند لگا دیے۔
چراغ گل ہونا	خاتمہ ہو جانا	۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے ہاتھوں خاندان مغلیہ کا چراغ گل ہو گیا۔
چکمہ دینا	دھوکا دینا	چور دیہاتیوں کو چکمہ دے کر لوٹ کر چلتا بنا۔
چاٹ لگنا	چسکا لگنا	جب سے خلیل کو جوئے کی چاٹ لگی ہے، وہ کسی کام کا نہیں رہا۔
چراغ پا ہونا	غصے میں آنا	نسیم اپنے دشمن کا نام سنتے ہی چراغ پا ہو گیا۔
حلقہ بگوش ہونا	غلام بننا	چند دن گزرے کہ ہمارے محلے کے چند عیسائی حلقہ بگوش اسلام ہوئے ہیں۔
حائل ہونا	رکاوٹ بننا	پاکستان کی ترقی میں ہمیشہ بھارت حائل رہا ہے۔
خاک چھاننا	آوارہ پھرنا	اشرف کو کافی مدت تک خاک چھاننے کے بعد ملازمت ملی۔
خاطر میں نہ لانا	پروا نہ کرنا	جب سے اسے ملازمت ملی ہے، وہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتا۔
دوڑ دھوپ کرنا	کوشش کرنا	بڑی دوڑ دھوپ کرنے کے بعد احمد کو ملازمت ملی۔
دُم دبا کر بھاگنا	ڈر کر بھاگنا	لومڑی کتے کو دیکھتے ہی دُم دبا کر بھاگ گئی۔
دل توڑنا	دکھ دینا	جہاں تک ہو سکے کسی کا دل نہیں توڑنا چاہیے۔

محاورات	معانی	جملوں میں استعمال
دانت کھٹے کرنا	شکست دینا	مجاہدین نے ہر محاذ پر دشمنوں کے دانت کھٹے کیے۔
دوچار ہونا	سامنا ہونا	زندگی میں آئے دن دشواریوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔
ڈینگ مارنا	شیخی کی باتیں کرنا	ڈینگ مارنے کا کیا فائدہ، مزا تب ہے کہ آپ یہ کر کے بھی دکھائیں۔
ڈنکے کی چوٹ کہنا	علانیہ کہنا	میں یہ بات ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ احمد نواز کی چوری کی ہے۔
رفو چکر ہونا	بھاگ جانا	چور پولیس کو دیکھتے ہی رفو چکر ہو گیا۔
رنگ فق ہونا	رنگ اُڑ جانا	پولیس کو دیکھ کر چور کا رنگ فق ہو گیا۔
ریل پیل ہونا	رونق ہونا	اس سڑک پر ہر وقت ریل پیل رہتی ہے۔
رائی کا پہاڑ بنانا	بات بڑھا کر بیان کرنا	رائی کا پہاڑ نہ بناؤ، سچ سچ بتاؤ معاملہ کیا ہے؟
زبان دینا	وعدہ کرنا	میں جب زبان دے دیتا ہوں تو پھر پیچھے نہیں ہٹتا۔
زبان درازی کرنا	گالیاں دینا	زبان درازی کرنا شریفوں کا شیوہ نہیں۔
زندہ درگور ہونا	بہت دکھی ہونا	اکلوتے بیٹے کی موت سے والدین زندہ درگور ہو گئے۔
زہر کے گھونٹ پینا	غصہ پی جانا	اشرف زہر کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔
سراغ لگانا	کھوج لگانا	پولیس نے آخرکار چور کا سراغ لگا ہی لیا۔
سبز باغ دکھانا	دھوکا دینا	مکار آدمی نے بیچاری بڑھیا کو سبز باغ دکھا کر لوٹ لیا۔
سیخ پا ہونا	بہت ناراض ہونا	کلیم میری باتیں سنتے ہی سیخ پا ہو گیا۔
سورج کو چراغ دکھانا	دانا کو نصیحت کرنا	آپ جیسے عالم کو نصیحت کرنا تو سورج کو چراغ دکھانا ہے۔
سناٹا چھا جانا	چپ ہونا	صدر کے آتے ہی ہال میں سناٹا چھا گیا۔
سر پر کفن باندھنا	مرنے کو تیار ہونا	جب بھی وطن پر مشکل وقت آیا تو ساری قوم سر پر کفن باندھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔
سر پر پاؤں رکھ کر بھاگنا	بہت تیز بھاگنا	پاک فوج کو دیکھ کر بھارتی فوج سر پر پاؤں رکھ کر بھاگی۔
سر آنکھوں پر بٹھانا	بہت عزت کرنا	قائد اعظم جب بھی کسی جلسے میں آئے لوگوں نے انھیں سر آنکھوں پر بٹھایا۔
سینگ سمانا	جا دیکھنا	افراتفری کے دور میں جس کے جہاں سینگ سمائے چلا گیا۔
ششدر رہ جانا	حیران ہونا	اُستاد شاگرد کی قابلیت دیکھ کر ششدر رہ گیا۔
صبح و شام کرنا	ٹال مٹول کرنا	صبح و شام کرنے کا کیا فائدہ، جس کی رقم دینی ہے دے دو۔
ضرب المثل ہونا	مشہور ہونا	نوشیرواں بادشاہ کا عدل و انصاف ضرب المثل ہے۔
طاق ہونا	ماہر ہونا	زبیر ہر فن میں طاق نظر آتا ہے۔
طبیعت بھرنا	اُکتا جانا	چند دن اور یہاں رہنے سے میری طبیعت بھر جائے گی۔
عید کا چاند ہونا	بہت کم ملنا	مجید صاحب! آپ تو سچ مچ عید کا چاند ہو گئے ہیں۔
عقل دنگ رہ جانا	حیران رہ جانا	بلند عمارات دیکھ کر میری عقل دنگ رہ گئی۔

محاورات	معانی	جملوں میں استعمال
عقل پر پردہ پڑنا	ہوش نہ رہنا	کیا تمھاری عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے کہ اتنا آسان سوال بھی حل نہیں کر سکتے۔
فقرہ چست کرنا	طعنہ کرنا	رشید نے فقرہ چست کر کے لوگوں کی عزت خاک میں ملا دی۔
قدم جمانا	قبضہ کرنا	انگریزوں نے آہستہ آہستہ ہندوستان پر قدم جمالیے۔
قافیہ تنگ کرنا	پریشان کرنا	لڑکوں نے نئے استاد صاحب کا قافیہ تنگ کر رکھا ہے۔
کان بھرنا	شکایت کرنا	ارشاد نے نواز کے خلاف ماسٹر صاحب کے خوب کان بھرے۔
کان کا کچا ہونا	ہر کسی کی بات مان لینا	ہمارے دوست نذیر صاحب کان کے کچے ہیں۔
گھی کے چراغ جلانا	بہت خوش ہونا	ہاکی ٹیم کی کامیابی پر تمام قوم نے گھی کے چراغ جلائے۔
گاڑھی چھننا	دوستی ہونا	آج کل اکرم اور اسلم میں خوب گاڑھی چھنتی ہے۔
گھمسان کا رن پڑنا	لاشوں کے ڈھیر لگنا	آدھی رات کے وقت دونوں فوجوں میں گھمسان کا رن پڑا۔
لال پیلا ہونا	غصے میں آنا	ابو جان میرا بہانہ سنتے ہی لال پیلے ہو گئے۔
لوہا ماننا	کسی کی طاقت تسلیم کرنا	تمام دنیا پاکستانی فوج کی بہادری کا لوہا مانتی ہے۔
لو لگانا	محبت کرنا	ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے لو لگاؤ۔
لکیر کا فقیر ہونا	پرانی رسموں کا پابند ہونا	پرانے زمانے کے لوگ لکیر کے فقیر ہوتے تھے۔
مارا مارا پھرنا	آوارہ پھرنا	جمیل نوکری کی خاطر کافی مدت تک مارا مارا پھرتا رہا۔
منہ میں پانی بھر آنا	جی چاہنا	پکے ہوئے انگور دیکھ کر لومڑی کے منہ میں پانی بھر آیا۔
نیچا دکھانا	نیچا دکھانا	ہماری فوج نے دشمن کو ہر محاذ پر نیچا دکھایا۔
ناک کٹوانا	ذلیل کرنا	سلیم نے فیل ہو کر اپنے خاندان کی ناک کٹوا دی۔
نو دو گیارہ ہونا	بھاگ جانا	میں شیر کو اپنی طرف آتا دیکھ کر نو دو گیارہ ہو گیا۔
وارے نیارے ہونا	خوب فائدہ اٹھانا	گھی کی قلت سے دکان داروں کے وارے نیارے ہو گئے۔
ہاتھ بٹانا	مدد کرنا	اچھے بچے گھر کے کام کاج میں والدین کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔
ہاتھ ملنا	افسوس کرنا	اب ہاتھ ملنے سے کیا فائدہ، جب پانی سر سے گزر گیا۔

معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس, Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب پر دائرہ لگائیں۔

۱۔ "تین پانچ کرنا" محاورے کے درست استعمال والا جملہ ہے:
(a) تین اور پانچ کتنے ہوتے ہیں؟
(b) تین پانچ کرنے سے کیا فائدہ، سیدھی بات کرو۔
(c) تین پانچ کو جمع کرنا۔ (d) تین پانچ کو تفریق کرنا۔

۲۔ درست محاورے کی نشان دہی کریں:
(a) آنکھوں پر بٹھانا (b) آنکھوں سے گرانا
(c) دل میں باتیں کرنا **(d)** سر پر بٹھانا

۳۔ اُس غریب نے تمھارا کیا بگاڑا ہے؟ اُس پر آوازیں کیوں کستے ہو؟ "آوازیں کسنا" کے مفہوم کا صحیح انتخاب کریں:
(a) مذاق اُڑانا (b) گالیاں دینا (c) شرارت کرنا (d) غیبت کرنا

۴۔ "رونگٹے کھڑے ہونا" محاورہ ہے۔ اس کا درست مفہوم ہے:
(a) ہاتھ سر سے اوپر اٹھانا (b) بیٹھے بیٹھے کھڑے ہو جانا
(c) شرمندہ ہونا **(d)** خوف زدہ ہونا

۵۔ "ہاتھ پاؤں مارنا" کا مطلب ہے:
(a) بہت کوشش کرنا (b) پاؤں مارنا
(c) تیرنے کے لیے ہاتھ پاؤں ہلانا (d) پٹائی کرنا

۶۔ اُستاد نے احمد کو بہت سمجھایا کہ پڑھائی میں محنت کرو، اگلے دن وہ پھر سبق یاد نہ کر کے آیا اس کو کہتے ہیں:
(a) تین پانچ کرنا **(b)** ٹس سے مس نہ ہونا
(c) خون پسینا ایک کرنا (d) گھوڑے بیچ کر سونا

۷۔ درست محاورہ کا انتخاب کریں:
(a) ارمانوں پر پانی پڑنا (b) ارمانوں پر بارش پڑنا
(c) ارمانوں پر برف پڑنا **(d)** ارمانوں پر اوس پڑنا

۸۔ ایسا جملہ جس میں "محاورہ" درست استعمال ہوا ہو، اس کی نشان دہی کریں:
(a) تیز آندھی کی وجہ سے چراغ گل ہو گیا۔
(b) تیل نہ ہونے کی وجہ سے چراغ گل ہو گیا۔
(c) نیچے گرنے کی وجہ سے ہمارا چراغ گل ہو گیا۔
(d) بیٹے کی موت سے ماں کی امید کا چراغ گل ہو گیا۔

۹۔ اس جملے کی نشان دہی کریں جس میں درست "محاورہ" استعمال ہوا ہے:
(a) نوسرباز نے پیلا باغ دکھا کر دیہاتی کو لوٹ لیا۔
(b) نوسرباز نے ہرے ہرے باغ دکھا کر دیہاتی کو لوٹ لیا۔
(c) نوسرباز نے سبز باغ دکھا کر دیہاتی کو لوٹ لیا۔
(d) نوسرباز نے لال باغ دکھا کر دیہاتی کو لوٹ لیا۔

ضرب الامثال

کوئی ایسا جملہ یا کہاوت جو مثال کے طور پر مشہور ہو جائے، اسے ضرب المثل کہتے ہیں۔ ضرب الامثال تجربے اور مشاہدے کا نچوڑ ہوتی ہیں۔ جیسے "آسمان کا تھوکا منھ پر"۔ اس کے معنی ہیں بڑوں کی توہین سے اپنی توہین ہوتی ہے۔ یہ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی بزرگوں کی شان میں گستاخی کر رہا ہو۔ ذیل میں کچھ ضرب الامثال دی جا رہی ہیں، انھیں اچھی طرح یاد کر لیں۔

ضرب الامثال	معانی
آم کے آم گٹھلیوں کے دام	ایک ہی کام سے دو فائدے حاصل کر لینا
آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا	بے وقوف امیر
آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل	آنکھ سے اوجھل چیز تھوڑے فاصلے پر ہو تو بھی دور ہونے کے برابر ہے
آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا	ایک مصیبت سے نکلتے ہی کسی دوسری میں پھنس جانا

ضرب الامثال	معانی
آسمان کا تھوکا منھ پر	بڑوں کی توہین سے اپنی توہین ہوتی ہے
آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے	سارے کے سارے ہی نالائق ہیں
آپ کاج مہا کاج	کام ہمیشہ وہی اچھا ہوتا ہے جو خود کیا جائے
الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے	جو خود غلطی پر ہو وہ سمجھانے والے ہی کو آنکھیں دکھانے لگے
ایک پنتھ دو کاج	ایک کام ہی سے دو مقاصد کا پورا ہو جانا
اندھا کیا جانے بسنت کی بہار	جو ایک فن کو سمجھتا ہی نہیں وہ اس کی قدر کیا کرے گا
اندھیر نگری چوپٹ راج	بدنظمی کے حالات میں اچھے بُرے کی تمیز مٹ جاتی ہے
اندھوں میں کانا راجا	جہاں سارے ہی احمق ہوں وہاں ذرا سی عقل والا بھی دانا سمجھا جائے گا
اشرفیاں لٹیں کوئلوں پر مہر	جو کام غیر ضروری ہوں ان پر بے دریغ خرچ کرنا اور جو ضروری ہوں ان پر بہت کنجوسی سے خرچ کرنا
ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی	صرف ایک کی وجہ سے جھگڑا نہیں ہوتا، کچھ نہ کچھ قصور دوسرے کا بھی ہوتا ہے
اونچی دکان پھیکا پکوان	دکان تو خوب سجی ہوئی ہو مگر مال خراب ہو
ایک انار سو بیمار	چیز ایک اور ضرورت مند کئی ہوں
اُونٹ کے منھ میں زیرہ	ضرورت کے لحاظ سے کسی شے کا بہت کم ہونا
اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی	بہت بے ڈھنگا ہو جانا
بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی	جب سب کچھ ضائع ہو رہا ہو تو جو بچ جائے وہی غنیمت ہے
پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل	جانتے کچھ بھی نہیں مگر عالم بنے پھرتے ہیں
تین میں نہ تیرہ میں	کسی شمار میں ہی نہیں
تھوتھا چنا باجے گھنا	کمینہ یا صلاحیت سے عاری شخص زیادہ شیخی بگھارتا ہے
تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو	اپنے کام سے کام رکھو، دوسروں کے کام میں دخل نہ دو
جس کی لاٹھی اس کی بھینس	طاقت ور ہی جیتتا ہے
جب تک سانس تب تک آس	مرتے دم تک امید کا سہارا رہتا ہے
جان بچی سو لاکھوں پائے	بچ گئے، یہی غنیمت ہے
جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے	جس پر اللہ تعالیٰ مہربان ہو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا
جس کا کام اسی کو ساجھے، اور کرے تو ٹھینگا باجے	جو کسی کام کا جاننے والا ہو وہی بہتر انداز میں کر سکتا ہے جو نہیں جانتا وہ کرنے کی کوشش کرے گا تو اپنا مذاق اُڑوائے گا
جتنے منھ اتنی باتیں	سب اپنی اپنی کہتے ہیں
چور کی داڑھی میں تنکا	چور اپنی حرکتوں سے خود ہی پہچانا جاتا ہے
چراغ تلے اندھیرا	غیروں کو فائدہ پہنچانا مگر اپنوں کو محروم رکھنا
چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں	فضول خرچ آدمی کے پاس کچھ بچا ہوا نہیں ہو سکتا
خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔	صحبت اپنا اثر ضرور دکھاتی ہے

خدا گنجے کو ناخن نہ دے	خدا کمینے کو اختیار ہی نہ دے
دریا میں رہنا اور مگر مچھ سے بیر	جہاں رہنا ہو ہیں کے بڑوں سے دشمنی رکھنا
دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا	نکما اور بے کار آدمی جس کا کوئی ٹھکانا نہ ہو
دو ملاؤں میں مرغی حرام	دو عویداروں میں کام بگڑ جاتا ہے
دور کے ڈھول سہانے	دور کی باتیں بھلی ہی لگتی ہیں
دودھ کا دودھ پانی کا پانی	پورا پورا انصاف
دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے	کسی شے سے ڈرا ہوا آدمی اس سے بھی کم تر شے سے ڈرنے لگتا ہے
ڈوبتے کو تنکے کا سہارا	مصیبت میں تھوڑی سی مدد بھی بہت لگتی ہے
زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو	جو کچھ مشہور ہو جائے وہ ہو کر ہی رہتا ہے
زبردست کا ٹھینگا سر پر	زبردست اپنی بات منوا لیتا ہے
سر منڈاتے ہی اولے پڑے	کام شروع کرتے ہی نقصان ہو جانا
سو سنار کی، ایک لوہار کی	کمزور کے سو وار بھی طاقت ور کے ایک وار کے برابر نہیں ہوتے
ساجھے کی ہنڈیا چوراہے میں پھوٹتی ہے	شراکت کے کاروبار میں آخر کار جھگڑا ہی ہوتا ہے
ضرورت ایجاد کی ماں ہے	ضرورت انسان کو کوئی نہ کوئی تدبیر سجھا ہی دیتی ہے
غرور کا سر نیچا	مغرور انسان ذلیل و خوار ہوتا ہے
ایک کریلا، دوسرا نیم چڑھا	بدمزاج ہو اور پھر صاحب اختیار بھی بن جائے تو وہ زیادہ ہی بگڑ جاتا ہے
کاٹھ کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھتی	جھوٹ اور فریب سے بس ایک ہی بار کام لیا جا سکتا ہے
کوئلوں کی دلالی میں منھ کالا	بدنامی والے کام سے بدنامی ہی حاصل ہوتی ہے
کھسیانی بلی کھمبا نوچے	اپنی شرمندگی کا غصہ دوسروں پر اتارنا
گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے	گھر کا بھید جاننے والا ہی نقصان پہنچاتا ہے
گھر کی مرغی دال برابر	گھر کی کسی بھی اچھی چیز کی لوگ قدر نہیں کرتے
لڑکا بغل میں ڈھنڈورا شہر میں	کسی چیز کا اپنے ہی پاس ہونا مگر اسے تلاش کرتے پھرنا
لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے	ڈھیٹ آدمی سختی کے بغیر ٹھیک نہیں ہو سکتا
ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا	خود کام نہ کر سکنا اور دوسروں پر الزام لگانا
نہ رہے بانس نہ بجے بانسری	جھگڑے کی بنیاد ہی ختم ہو گئی تو پھر جھگڑا کس بات پر
نیکی کر دریا میں ڈال	نیکی کر کے بھول جانا چاہیے
نو نقد نہ تیرہ ادھار	ادھار کی بڑی رقم سے نقد تھوڑی ہی بہتر ہے
ہاتھ کنگن کو آرسی کیا	جو ظاہر ہے، اسے بتانے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی
ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں	بڑے کا حکم غالب ہوتا ہے
ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور	منافق ہونا یعنی ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ ہونا
ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات	لائق ہونے اور ترقی کرنے کے آثار پہلے ہی نظر آجاتے ہیں

معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب پر دائرہ لگائیں۔

۱۔ خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی .... آپ کرتے ہیں۔ ضرب المثل مکمل کریں:

(a) ایوٹی (b) حمایت (c) کوشش **(d)** مدد

۲۔ ایک کریلا دوسرا .... چڑھا۔ مناسب لفظ لگا کر ضرب المثل مکمل کریں:

(a) شیشم (b) کیکر **(c)** نیم (d) امرود

۳۔ الٹے بانس .... ۔ ضرب المثل مکمل کریں:

(a) حویلی کو **(b)** بریلی کو (c) دلی کو (d) نیلی کو

۴۔ مناسب لفظ لگا کر ضرب المثل مکمل کریں: چور کی داڑھی میں .... ۔

(a) سفید بال (b) سیاہ بال (c) مٹی **(d)** تنکا

۵۔ "بغیر کسی ضرورت کے، بلاوجہ کوئی پریشانی یا مصیبت اپنے سر لینا۔" اس کے لیے درست کہاوت ہے:

(a) چھوٹا منھ بڑی بات (b) ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

(c) آبیل مجھے مار (d) یار زندہ صحبت باقی

۶۔ درج ذیل میں سے "ضرب المثل" کی نشان دہی کریں:

(a) چراغ گل ہونا (b) چار چاند لگانا

(c) چراغ تلے اندھیرا (d) چھکے چھوٹنا

۷۔ درست "ضرب المثل" ہے:

(a) اونٹ بیچ کر سونا (b) بھینس بیچ کر سونا

(c) گدھے بیچ کر سونا **(d)** گھوڑے بیچ کر سونا

غلط فقرات کی درستی

غلط فقرات	درست فقرات
ہمارے استاد بڑے کابل ہیں۔	ہمارے استاد بڑے قابل ہیں۔
سیب کا مرغ بہت مفید ہوتا ہے۔	سیب کا مربا بہت مفید ہوتا ہے۔
ہاتھی ہرام ہے اور بکری ہلال۔	ہاتھی حرام ہے اور بکری حلال۔
میرے سر میں درد ہو رہی ہے۔	میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔
ہرا ہرا گھاس کا فرش خوب صورت	ہری ہری گھاس کا فرش خوب صورت ہے۔
بڑھیا عورت ٹھوکر کھا کر گر پڑی	بڑھیا ٹھوکر کھا کر گر پڑی۔
نیلا سیاہی سے لکھو۔	نیلی روشنائی سے لکھو۔
میں نے دو من گیہوں خرید لیا ہے۔	میں نے دو من گیہوں خرید لیے ہیں۔
آپس میں پیار و محبت سے رہو۔	آپس میں پیار محبت سے رہو۔
یہاں ہر امراض کا علاج ہوتا ہے۔	یہاں ہر مرض کا علاج ہوتا ہے۔
ہم آپ کا بہت مشکور ہوں۔	میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔
ہمارا مکان برلب سڑک کے کنارے واقع ہے۔	ہمارا مکان سڑک کے کنارے واقع ہے۔
اختر آئے روز بیمار رہتا ہے۔	اختر آئے دن بیمار رہتا ہے۔
مجھے ابھی تار ملی ہے۔	مجھے ابھی تار ملا ہے۔
دروازے کو بند کرو۔	دروازہ بند کرو۔
انھوں نے مجھ کو سوال کیا۔	انھوں نے مجھ سے سوال کیا۔
آپ ایسا کیوں سوچتے ہو؟	آپ ایسا کیوں سوچتے ہیں؟
آپ کا کہنا سر ماتھے پر۔	آپ کا کہنا سر آنکھوں پر۔
کوہ ہمالیہ پہاڑ بہت اُونچا ہے۔	کوہ ہمالیہ بہت اُونچا ہے۔
میں ہر دن سیر کو جاتا ہوں۔	میں ہر روز سیر کو جاتا ہوں۔
آپ کی خیریت مطلوب چاہتا ہوں۔	آپ کی خیریت مطلوب ہے۔
امریکا کولمبس نے ایجاد کیا تھا۔	امریکا کولمبس نے دریافت کیا تھا۔
ان شاء اللہ اب تو آپ صحت مند ہیں۔	ماشاء اللہ اب تو آپ صحت مند ہیں۔
محنت سے ہی عزت ملتی ہے۔	محنت ہی سے عزت ملتی ہے۔
جس کی لاٹھی اسی کی گائے۔	جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔
غریب کی مدد کرنی ثواب ہے۔	غریب کی مدد کرنا ثواب ہے۔
ہم نے اس کا احسان نہیں بھولا۔	ہم اس کا احسان نہیں بھولے۔
تم نے یہ کام کرنا ہے۔	تمھیں یہ کام کرنا ہے۔
طاہر میرا اہم جماعتی ہے۔	طاہر میرا ہم جماعت ہے۔
بے فضول باتیں نہ کرو۔	فضول باتیں نہ کرو۔
کل شب برات کی رات ہوگی۔	کل شب برات ہوگی۔
آپ کا تابع دار شاگرد۔	آپ کا تابع فرمان شاگرد۔
برائے مہربانی مجھے معاف کیجیے۔	براہِ مہربانی مجھے معاف کیجیے۔
بارش برس رہی ہے۔	بارش ہو رہی ہے۔
آپ کی مزاج کیسی ہے؟	آپ کے مزاج کیسے ہیں؟
میں نے اس کو کہا محنت کرو۔	میں نے اسے کہا محنت کرو۔
رشید نے گل گلاب کا پھول توڑا۔	رشید نے گلاب کا پھول توڑا۔
مہمان کی خاطر تواز و کرو۔	مہمان کی خاطر تواضع کرو۔
السلام وعلیکم کے بعد واضح ہو۔	السلام علیکم کے بعد واضح ہو۔
جھوٹوں پر خدا کی لانت۔	جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔
قائدِ اعظمؒ پاکستان کا بانی تھا۔	قائدِ اعظمؒ پاکستان کے بانی تھے۔
دہی کھانے سے کھٹے ڈکار آتے ہیں۔	دہی کھانے سے کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔
آج کی تازہ اخبار میں کیا خبریں ہیں۔	آج کے تازہ اخبار میں کیا خبریں ہیں۔
میرے زخم پر مرہم لگی ہوئی ہے۔	میرے زخم پر مرہم لگا ہوا ہے۔
اچھی اچھی خوابیں دیکھا کرو۔	اچھے اچھے خواب دیکھا کرو۔
روپیہ ہاتھوں کی میل ہوتا ہے۔	روپیا ہاتھوں کا میل ہوتا ہے۔
یہ کتاب میں نے پڑھی ہوئی ہے۔	یہ کتاب میری پڑھی ہوئی ہے۔

غلط فقرات	درست فقرات
میں نے کل لاہور جانا ہے۔	مجھے کل لاہور جانا ہے۔
کتنا بوڑھا ضعیف آدمی ہے۔	کتنا ضعیف آدمی ہے۔
سمجھ نہیں آئی کہ اس مہنگائی میں غریب آدمی کیا کرے۔	سمجھ نہیں آتا کہ اس مہنگائی میں غریب آدمی کیا کرے۔
یہ ماہِ رمضان کا مہینا ہے۔	یہ رمضان کا مہینا ہے۔
لاہور پنجاب کا دارالخلافہ ہے۔	لاہور پنجاب کا دارالحکومت ہے۔
وقت ضایا نہیں کرنا چاہیے۔	وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔
آپ میرے لیے دوا کریں۔	آپ میرے لیے دعا کریں۔
جو لڑکے محنت نہیں کرتے وہ فیل ہو جاتے ہیں۔	جو لڑکے محنت نہیں کرتے وہ فیل ہو جاتے ہیں۔
البیرونی بہت بڑا سیاہ تھا۔	البیرونی بہت بڑا سیاح تھا۔
میری کتاب کو میز پر رکھ دو۔	میری کتاب میز پر رکھ دو۔
وہ اچھا اُردو بولتا ہے۔	وہ اچھی اُردو بولتا ہے۔
میری قلم کس نے اٹھائی ہے؟	میرا قلم کس نے اٹھایا ہے؟

خطوط نویسی

خطوط نویسی بھی ایک فن ہے جس سے واقف ہونا ضروری ہے۔ جتنا اچھا خط ہوگا پڑھنے والے پر اس کا اتنا ہی اچھا اثر پڑے گا۔ اس لیے کوشش کیجیے کہ اچھے سے اچھا خط لکھا جائے۔ خط لکھنے کے لیے ضروری ہدایات ذیل میں دی جا رہی ہیں، ان کا غور سے مطالعہ کیجیے اور خط لکھنے کی مشق کیجیے۔

(۱) کاغذ کے دائیں کونے میں مقام اور تاریخ لکھیے۔
(۲) جس شخص کو خط لکھا جا رہا ہو اس کے رشتے، مقام اور مرتبے کے مطابق القاب لکھیے۔
(۳) القاب کے بعد مناسب آداب لکھیے۔
(۴) خط آسان لفظوں میں لکھیے اور طویل جملے لکھنے سے گریز کیجیے۔
(۵) خط کا مضمون بالکل واضح ہونا چاہیے تاکہ پڑھنے والے کو بات بخوبی سمجھ آ سکے۔
(۶) خط کا انداز اچھا ہو اور مہذب زبان میں بات لکھی جائے۔
(۷) کوئی بھی نامناسب لفظ نہ لکھیے اور کہیں بھی ادب و احترام اور تہذیب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیے۔
(۸) اپنے سے چھوٹے کو خط لکھا جائے تو اس میں ہمدردی اور شفقت کا انداز ہونا چاہیے۔
(۹) خط کے مضمون کے آخر میں والسلام لکھیے۔
(۱۰) آخر میں آپ کا بیٹا، آپ کی بیٹی وغیرہ لکھیے اور اس کے نیچے اپنا نام لکھیے۔

۱۔ دوست کے نام خط
(چھٹیاں گاؤں میں گزارنے کی دعوت دینے کے لیے)

نور پور، گوجرہ
۱۵۔ جون ___ ۲۰ء

پیارے دوست احمد!

السلام علیکم! کئی دنوں سے آپ کی یاد دل میں چٹکیاں لے رہی تھی۔ آج اس نے الفاظ کا روپ دھار لیا۔ اس لیے خط لکھ رہا ہوں۔ سنائیے کیا حال ہے؟

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہمیں گرمیوں کی چھٹیاں اسی ماہ کی دس تاریخ سے ہو چکی ہیں۔ میں آج کل یہ چھٹیاں اپنے گاؤں میں گزار رہا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ آپ کو چھٹیاں میرے پاس گزاریں اور ہم چند روز مل جل کر ہنسی خوشی وقت بسر کریں۔ ان چھٹیوں میں بڑے بھائی صاحب بھی سکھر سے آ رہے ہیں۔ آپ ان سے مل کر یقیناً بہت خوش ہوں گے۔ شہری زندگی گزارتے ہوئے آپ کو کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ یہاں آپ کو دیہاتی زندگی کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملے گا۔ دیہات کی کھلی ہوا اور قدرتی مناظر اللہ تعالیٰ کی خاص نعمتیں ہیں۔ آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ دیہات کے لوگ کس قدر سادہ، ایمان دار اور مخلص ہوتے ہیں۔ یہاں ہر چیز خالص ملتی ہے۔ سادہ اور صحت بخش غذا کی کمی نہیں۔ ان شاء اللہ آپ کو ہر قسم کا سکون ملے گا۔ میرے کچھ اور دوست بھی آپ سے ملنے کے خواہش مند ہیں۔ مزید کیا عرض کروں۔ خط ملتے ہی ابو سے اجازت لے کر پہلی فرصت میں یہاں پہنچ جائیں۔ آنے سے پہلے اپنے پروگرام سے مطلع کریں تاکہ ہم آپ کو لینے کے لیے سٹیشن پر پہنچ جائیں۔

میری طرف سے اپنے ابا جان اور امی جان کی خدمت میں سلام عرض کر دیں۔

والسلام
آپ کا دوست
محمد امجد

۲۔ والد کے نام خط
(امتحان میں کامیاب ہونے کی اطلاع دینے اور پیسے منگوانے کے لیے)

لاہور
یکم اپریل ___ ۲۰ء

محترم ابا جان!

السلام علیکم! آپ کا شفقت نامہ ملا۔ اسے پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ آپ نے میرے نتیجے کے بارے میں پوچھا ہے۔ آج میں آپ کو خوش خبری سناتا ہوں۔ میرا ساتویں جماعت کا نتیجہ کل آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ سن کر آپ کو یقیناً ازحد خوشی ہوگی کہ میں جماعت میں اوّل رہا ہوں۔ یہ سب آپ کی اور امی جان کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ہمارے اساتذہ کرام نے بھی ہمیں بہت محنت سے پڑھایا تھا۔ آپ مطمئن رہیں۔ ان شاء اللہ میں آئندہ بھی آپ کی امیدوں پر پورا اتروں گا۔ اسی ماہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر مجھے سکول کی طرف سے انعام دیا جائے گا۔ اب تو میں آپ سے بھی انعام لینے کا حق دار ہوں۔

مجھے آٹھویں جماعت کے لیے کتابوں اور کاپیوں کی ضرورت ہے۔ مہربانی کر کے مجھے ہزار روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں تاکہ میں پڑھائی باقاعدگی سے شروع کر سکوں۔ امی جان کی خدمت میں سلام۔ چھوٹے بہن بھائیوں کو دعا و پیار۔

والسلام
آپ کا بیٹا
اختر علی

۳۔ والد کے نام خط (بیمار پرسی کے لیے)

اوکاڑہ
۱۵۔ ستمبر ___ ۲۰ء

محترم ابا جان!

السلام علیکم! بھائی جان کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ گزشتہ دنوں شدید بخار میں مبتلا رہے ہیں، اس خبر سے میرا دل بہت پریشان ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اڑ کر آپ کے پاس پہنچ جاؤں۔ دل میں طرح طرح کے وسوسے پیدا ہو رہے ہیں۔ میں ہر نماز کے بعد اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ سے آپ کی صحت یابی کی دعا کرتا ہوں۔ میں ان دنوں آپ کی خدمت میں فوراً حاضر ہو جاتا لیکن مجبوری یہ ہے کہ آج کل ہمارے ششماہی امتحانات ہو رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے چھٹی ملنا بہت مشکل ہے۔

ابا جان! مہربانی فرما کر اپنی صحت اور طبیعت کے بارے میں بہت جلد مطلع فرمائیں تاکہ پریشانی دور ہو۔ آپ کا وجود تو ہمارے لیے رب کائنات کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم رکھے اور آپ کو مکمل صحت یابی عطا فرمائے، آمین۔

امی جان کی خدمت میں سلام۔

والسلام
آپ کا بیٹا
محمد ہاشم

۴۔ دوست کے نام خط (سال گرہ پر مبارک باد دینے کے لیے)

فیصل آباد
۸۔ اکتوبر ___ ۲۰ء

پیارے نعیم!

السلام علیکم! ابھی ابھی اختر کی زبانی معلوم ہوا کہ ۵ اکتوبر کو آپ نے اپنی سال گرہ منائی۔ لیکن دوست! آپ ہمیں تو بھول گئے۔ خط لکھ کر ہی بلا لیتے۔ میری دلی خواہش تھی کہ میں اس مبارک تقریب میں ضرور شمولیت کروں گا۔ ممکن ہے کہ آپ نے دعوت نامہ بھیجا ہو اور کسی وجہ سے مجھے نہ مل سکا ہو۔ بہرحال جو بھی صورتِ حال ہو، سال گرہ پر میری طرف سے دلی مبارک باد قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے۔ آپ کی زندگی میں خوشی کا یہ دن بار بار آئے اور ہر لمحہ پرسکون گزرے۔ صحت و تن درستی اور خوشیاں آپ کا مقدر ہوں۔ والدین کی خدمت میں میری طرف سے سلام عرض کر دیں۔

والسلام
آپ کا دوست
محمد قاسم

۵۔ کتب فروش کے نام خط (کتابیں منگوانے کے لیے)

چونکی
۱۱۔ مئی ___ ۲۰ء

جناب منیجر صاحب ہمدرد کتب خانہ، ۱۴۰ اُردو بازار، لاہور

السلام علیکم! از راہِ نوازش درج ذیل کتابوں کی ایک ایک جلد دیے گئے پتے پر بذریعہ وی پی پارسل ارسال کر کے شکریے کا موقع دیں۔

۱۔ ہمدرد قواعد وانشا برائے جماعت ہشتم
۲۔ امتحانی اُردو برائے جماعت ہشتم
۳۔ امتحانی سائنس برائے جماعت ہشتم
۴۔ امتحانی ریاضی برائے جماعت ہشتم
۵۔ انگریزی گرامر اور ٹرانسلیشن برائے جماعت ہشتم

نیاز مند
محمد ارشد جماعت ہشتم
گورنمنٹ ہائی سکول، چونکی

۶۔ چچا کے نام خط (سال گرہ کے تحفے کا شکریہ ادا کرنے کے لیے)

راول پنڈی
۸۔ مئی ___ ۲۰ء

پیارے چچا جان!

السلام علیکم! آپ نے میری سال گرہ پر گھڑی کا جو تحفہ بھیجا ہے وہ مجھے مل گیا ہے۔ میری طرف سے اپنے اس محبت بھرے تحفے کا شکریہ قبول فرمائیے۔ یہ تحفہ مجھے ہمیشہ آپ کی یاد دلاتا رہے گا۔

چچا جان! سچ پوچھیے تو مجھے کافی عرصے سے گھڑی کی ضرورت تھی۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ آپ نے میری ضرورت پوری کر دی۔ گھڑی بھی خوب صورت اور شان دار ہے۔ اب یہ میرے لیے بہت ہی کارآمد اور مفید ثابت ہوگی۔ اس سے میں وقت کی پابندی کروں گا۔ سکول وقت پر جانے کے علاوہ پڑھائی کا کام بھی باقاعدگی کے ساتھ کر لیا کروں گا۔

چچی جان کی خدمت میں آداب، مزمل کو بہت بہت پیار۔

والسلام
آپ کا پیارا بھتیجا
یونس علی

۷۔ چھوٹے بھائی کے نام خط (امتحان میں کامیابی پر مبارک باد دینے کے لیے)

بہاول پور
۲۱۔ اپریل ___ ۲۰ء

پیارے بھائی ارمان!

السلام علیکم! آپ کا خط آیا۔ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ آپ نے چوتھی جماعت کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ یہ جان کر تو ہماری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ آپ اپنی جماعت میں اوّل آئے ہیں۔ میری طرف سے امتحان میں شان دار کامیابی پر مبارک باد قبول کیجیے۔ اگر آپ اسی طرح محنت کرتے اور دل لگا کر پڑھتے رہے تو ان شاء اللہ آئندہ بھی اچھے نمبروں کے ساتھ پاس ہو جایا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی محنت کا پھل ضرور دیتا ہے۔ لہٰذا محنت سے جی نہیں چرانا چاہیے۔ امی جان اور ابو جان کی خدمت میں سلام۔

والسلام
آپ کا بھائی
محمد جاوید

۸۔ والدہ کے نام خط
(اپنی تعلیمی حالت اور صحت کے بارے میں بتانے کے لیے)

ماڈل ٹاؤن، لاہور
۸۔ فروری ___ ۲۰ء

محترمہ امی جان!

السلام علیکم! آپ کا شفقت نامہ آیا۔ اس میں آپ نے میری تعلیمی حالت اور صحت کے بارے میں دریافت کیا ہے۔

امی جان! ہمارے سالانہ امتحانات اگلے ماہ ہونے والے ہیں۔ اساتذہ کرام ہمیں بڑی محنت سے پڑھا رہے ہیں۔ میں انگریزی اور ریاضی میں قدرے کمزور تھا۔ رات دن محنت کر کے میں نے یہ کمی بھی پوری کر لی ہے۔ امید ہے کہ امتحان میں اچھے نمبروں سے پاس ہو جاؤں گا۔ بالکل مطمئن رہیں۔ گزشتہ ہفتے مجھے سردرد، زکام اور معمولی سا بخار رہا۔ میں نے

فوری طور پر ہسپتال سے دوائی لے کر استعمال کی۔ اب میں بالکل تن درست ہوں۔ لہٰذا میری صحت کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ امی جان! آپ کی دعاؤں نے مجھے آٹھویں جماعت میں پہنچایا ہے اور آئندہ بھی میری ترقی میں ساتھ رہیں گی۔

ابو جان کی خدمت میں سلام

والسلام

آپ کا بیٹا

عبدالرشید

۹۔ دوست کے نام خط (والدہ کی وفات پر اظہارِ تعزیت کرنے کے لیے)

فیصل آباد

۳۔ دسمبر ___ ۲۰ء

پیارے دوست اسلم!

السلام علیکم! آج کی ڈاک سے آپ کا خط ملا۔ آپ کی والدہ محترمہ کے انتقال فرما جانے کی اطلاع پا کر دل پر اچانک بجلی سی گری۔ اس جہانِ فانی سے ہر ایک کو کسی نہ کسی دن چلے جانا ہے۔ لیکن والدہ محترمہ جیسی مونس و غم خوار اور ہمدرد ہستی تو اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہوتی ہے، جس سے آپ اچانک محروم ہو گئے۔ مجھے آپ کے اس صدمے کے درد و اثر کا پورا احساس ہے۔ ہر چند کہ یہ ایک نا قابلِ تلافی نقصان ہے لیکن میں آپ کو صبر کرنے کا مشورہ دیتا ہوں۔ اس طرح ذہنی پریشانی اور غم کی پرچھائیاں چھٹ جائیں گی۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اور آپ کو صبرِ جمیل کی توفیق دے، آمین۔

شریکِ غم

عبدالحمید

رسیدیں

رسید کسی جنس، چیز یا روپے پیسے وغیرہ کی وصولی کی تحریری دستاویز کو کہتے ہیں۔ اس دستاویز کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے موجود ہونے کی صورت میں کوئی کسی سے دوبارہ کسی جنس، چیز یا رقم کی واپسی کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

۱۔ رسید بابت وصولی مالیہ

باعثِ تحریر آنکہ

مبلغ چھے سو روپے نصف جن کے تین سو روپے ہوتے ہیں، بابت مالیہ فصل خریف ___ ۲۰ء ازاں مسمی رحمت علی ولد محمد علی آرائیں ساکن چک نمبر ۲۰۲ ر۔ب تحصیل و ضلع فیصل آباد وصول پائے اور رسید لکھ دی ہے تا کہ سند رہے اور وقتِ ضرورت کام آئے۔

گواہان: (۱) محمد فیصل، ساکن چک نمبر ۲۰۲ ر۔ب تحصیل و ضلع فیصل آباد

(۲) محمد جاوید، ساکن چک نمبر ۲۰۲ ر۔ب تحصیل و ضلع فیصل آباد

محررہ یکم جنوری ___ ۲۰ء

العبد

محمد جمیل نمبردار، ساکن چک نمبر ۲۰۲ ر۔ب تحصیل و ضلع فیصل آباد

۲۔ رسید بابت وصولی کرایہ مکان

باعثِ تحریر آنکہ

مبلغ تین ہزار روپے نصف جن کے ایک ہزار پانچ سو روپے ہوتے ہیں، کرایہ مکان نمبر ۳۷ سی ابدالی روڈ لاہور، بابت ماہ جون ___ ۲۰ء ازاں جناب / مسمی جاوید نعیم صاحب کرایہ دار نقد وصول پا کر رسید لکھ دی ہے تا کہ سند رہے اور وقتِ ضرورت کام آئے۔

محررہ ۳۔ جولائی ___ ۲۰ء

العبد

شہزاد خلیل (مالک مکان)، ساکن نسبت روڈ، لاہور

گواہان

(۱) محمد کلیم، ساکن ابدالی روڈ، لاہور (۲) نعیم الرحمٰن، ساکن سانده، لاہور

۳۔ رسید بابت وصولی قیمت سائیکل

باعثِ تحریر آنکہ

مبلغ آٹھ ہزار روپے نصف جن کے چار ہزار روپے ہوتے ہیں۔ بابت قیمت سائیکل ریلے نمبر ۳۱۴۲۵۷، کمپنی سہراب، رنگ سیاہ، ڈبل فریم، اونچائی ۲۴"، ازاں شکیل احمد ولد نذیر احمد، ساکن راوی روڈ لاہور نقد وصول پا کر رسید لکھ دی ہے تا کہ سند رہے اور وقتِ ضرورت کام آئے۔

گواہان: (۱) محمد اسلم، نیلا گنبد، لاہور (۲) محمد مغیث، نیلا گنبد، لاہور

محررہ ۱۲۔ جون ___ ۲۰ء

العبد

جواد احمد، پروپرائٹر آزاد سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

۴۔ رسید بابت وصولی مرمتی کمپیوٹر

باعثِ تحریر آنکہ

ایک مرمتی کمپیوٹر پینٹیم IV، مانیٹر سائز ۱۴"، رنگ سیاہ مع سنٹرل پروسیسنگ یونٹ، کی بورڈ اور ماؤس ازاں یونیورسل کمپیوٹرز گردیزی مارکیٹ ملتان وصول پا کر رسید لکھ دی ہے تا کہ سند رہے اور وقتِ ضرورت کام آئے۔

محررہ ۵۔ جون ___ ۲۰ء

العبد

نعیم احمد ولد فرید احمد بوسن، ساکن گلگشت کالونی، ملتان

گواہان

(۱) امیر عباس ولد نذیر عباس ساکن گلگشت کالونی، ملتان

(۲) عزیز احمد ولد نذیر علی ساکن گلگشت کالونی، ملتان

۵۔ رسید راہداری

باعثِ تحریر آنکہ

ایک راس بھینس، عمر جوان، قد درمیانہ، رنگ سیاہ، سینگ گنڈے، دُم سفید، مسمی محمد رمضان ولد فضل دین، ساکن شاہین آباد، سرگودھا کی گھر کی پالی ہوئی ہے اور فروخت کرنے کے لیے منڈی مویشیاں فیصل آباد لے جا رہا ہے۔ یہ پروانہ راہداری اس لیے لکھ دیا ہے کہ وقتِ ضرورت کام آئے اور دورانِ سفر سرکاری اہلکاروں کو دکھایا جا سکے۔

محررہ ۲۰۔ اگست ___ ۲۰ء

العبد

رانا نواز احمد جنرل کونسلر، ساکن شاہین آباد، ضلع سرگودھا

گواہان: محمد خان ولد احمد خان، ساکن شاہین آباد، ضلع سرگودھا

عمران احمد ولد بشیر احمد، ساکن شاہین آباد، ضلع سرگودھا

۶۔ رسید بابت وصولی ماہانہ وظیفہ

باعثِ تحریر آنکہ

مبلغ چار سو روپے نصف جن کے دو سو روپے ہوتے ہیں، بابت وظیفہ ماہ مئی ___ ۲۰ء، ازاں جناب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول مغل پورہ لاہور وصول پا کر رسید لکھ دی ہے تا کہ سند رہے اور وقتِ ضرورت کام آئے۔

محررہ ۲۔ جون ___ ۲۰ء

العبد

محسن علی حلم جماعت ہشتم (الف) گورنمنٹ ہائی سکول مغل پورہ، لاہور

درخواستیں

عام طور پر کسی مقصد یا غرض کے تحت تحریر کیے جانے والے یا بولے جانے والے الفاظ درخواست کہلاتے ہیں۔

درخواستوں میں عام طور پر کوئی سہولت حاصل کرنے کے بارے میں لکھا جاتا ہے مثلاً: طلبہ و طالبات اپنے ہیڈ ماسٹر صاحب یا ہیڈ مسٹریس صاحبہ کو درخواست لکھتے ہیں، جس میں بیماری وغیرہ کے لیے چھٹی لینا درکار ہوتی ہے۔ درخواستیں عام طور پر بڑے افسر کے نام لکھی جاتی ہیں۔

ہدایات

درخواست لکھنے کے لیے عام طور پر درج ذیل نکات کا علم ہونا بہت ضروری ہے:

۱۔ درخواست جس افسر کو لکھی جائے پہلی سطر میں اس کا عہدہ اور پتا ادب سے لکھنا چاہیے۔

۲۔ دوسری سطر کے شروع میں "جنابِ عالی!" یا "جنابِ عالیہ!" کے الفاظ لکھنے چاہییں۔

۳۔ تیسری سطر سے "مؤدبانہ گزارش ہے" یا "گزارش ہے" کے الفاظ سے اپنا مقصد بتانا جائے۔

۴۔ مقصد کی باتیں تحریر کرنی چاہییں اور بلا ضرورت تمہید نہیں باندھنی چاہیے۔

۵۔ فقرے سادہ اور جامع لکھنے چاہییں۔

۶۔ کسی قسم کی غیر ضروری طوالت سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۷۔ درخواست کا کاغذ داغ دھبوں سے بالکل پاک ہونا چاہیے۔

۸۔ آخر میں "درخواست گزار" کے الفاظ تحریر کرنے چاہییں۔

۹۔ اپنا نام اور پتا بھی ضرور تحریر کرنا چاہیے۔

۱۰۔ سب سے آخر میں تاریخ بھی لکھیں۔

۱۔ ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام بیماری کی درخواست لکھیں۔

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب، گورنمنٹ ہائی سکول شاہدرہ، لاہور

جنابِ عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ میں کل رات سے شدید بخار میں مبتلا ہوں۔ بخار کے ساتھ ساتھ نزلہ زکام بھی ہے۔ شدید بیماری کی وجہ سے میں سکول حاضر نہیں ہو سکتا۔ براہِ مہربانی مجھے دو یوم کی رخصت عنایت فرمائیں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

۲۔ اپریل ___ ۲۰ء

درخواست گزار

تجمل حسین

جماعت ہشتم

رول نمبر ۲۲

۲۔ ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام جرمانے کی معافی کے لیے درخواست لکھیں۔

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب، گورنمنٹ ہائی سکول، پسرور

جنابِ عالی!

مؤدبانہ التماس ہے کہ میں نے گزشتہ ماہ میں بوجہ ضروری کام پانچ چھٹیاں کی ہیں، جس کی وجہ سے مجھے ایک سو روپے جرمانہ ہو گیا ہے۔ میرے والد صاحب غریب آدمی ہیں وہ محنت مزدوری کر کے ہماری ضروریات پوری کرتے ہیں۔ میں یہ جرمانہ ادا نہیں کر سکتا۔ براہِ مہربانی جرمانہ معاف فرمائیں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

درخواست گزار

محمد وسیم

۵۔ مئی ___ ۲۰ء

جماعت ہشتم

رول نمبر ۱۰

۳۔ ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام ضروری کام کی رخصت کے لیے درخواست لکھیں۔

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب، گورنمنٹ ہائی سکول ماڈل ٹاؤن، لاہور

جنابِ عالی!

گزارش ہے کہ مجھے گھر پر ایک ضروری کام ہے، جس کی وجہ سے میں سکول حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ براہِ مہربانی مجھے ایک یوم کی رخصت عنایت فرمائیں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

درخواست گزار

قمر عباس

۱۲۔ مئی ___ ۲۰ء

جماعت ہشتم

رول نمبر ۲۱

۴۔ ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام دوبارہ داخلے کے لیے درخواست لکھیں۔

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب، گورنمنٹ ہائی سکول، شیخوپورہ

جنابِ عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ میں پچھلے ہفتے شدید بیمار تھا۔ میرا گھر سکول سے تقریباً پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ میرے گھر میں کوئی اطلاع دینے والا بھی نہیں تھا۔ بغیر اطلاع چھٹیوں کی وجہ سے میرا نام سکول سے خارج کر دیا گیا ہے۔ میں اور میرے والدین انتہائی پریشان ہیں۔ براہِ مہربانی میرا نام سکول میں دوبارہ داخل فرمائیں۔ میں آئندہ محتاط رہوں گا اور شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

درخواست گزار

اویس شعیب

۱۳۔ ستمبر ___ ۲۰ء

جماعت ہشتم۔ رول نمبر ۴۷

۵۔ ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام سرٹیفکیٹ کے حصول کے لیے درخواست لکھیں۔

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب، گورنمنٹ سنٹرل ماڈل ہائی سکول، لاہور

جنابِ عالی!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ میرے والد صاحب پاکستان آرمی میں حوالدار کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کا فوری طور پر کھاریاں تبادلہ ہوگیا ہے۔ تمام اہل خانہ ان کے ساتھ ہی کھاریاں منتقل ہو رہے ہیں۔ براہِ مہربانی مجھے سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ عنایت فرمادیں تاکہ میں کھاریاں کے گورنمنٹ ہائی سکول میں داخلہ لے کر اپنی پڑھائی جاری رکھ سکوں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

درخواست گزار
محمد عاصم
جماعت ہشتم
رول نمبر ۱۰

۱۰۔نومبر ____ ۲۰ء

۶۔ ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام شادی میں شرکت کرنے کی رخصت کے لیے درخواست لکھیں۔

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب، گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول، ملتان

جنابِ عالی!

گزارش ہے کہ میرے بڑے بھائی کی شادی خانہ آبادی ۱۵۔مارچ ____ ۲۰ء کو ہونا قرار پائی ہے، جس میں میری شمولیت انتہائی ضروری ہے۔ براہِ مہربانی مجھے تین یوم (۱۴۔۱۵۔۱۶ مارچ) کی رخصت عنایت فرمائیں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

درخواست گزار
ماجد شبیر
جماعت ہشتم
رول نمبر ۱۳

۱۳۔مارچ ____ ۲۰ء

۷۔ ہیلتھ آفیسر صاحب کے نام محلّے کی صفائی کروانے کے لیے درخواست لکھیں۔

بخدمت ہیلتھ آفیسر صاحب، میونسپل کارپوریشن، لاہور

جنابِ عالی!

گزارش ہے کہ ہمارے محلّے کے خاک روب انتہائی لاپروا ہیں۔ عملے کی غفلت کی وجہ سے ہمارے محلّے میں صفائی کا انتظام انتہائی ناقص ہے۔ جگہ جگہ کوڑے کرکٹ کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جن سے انتہائی بدبو آتی رہتی ہے۔ گندے پانی کے چھوٹے چھوٹے تالاب بھی بنے ہوئے ہیں جن سے مچھروں کی افزائش میں اضافہ ہو رہا ہے۔ گندے پانی کی وجہ سے بچے گلیوں میں گر جاتے ہیں اور چوٹ وغیرہ لگ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ملیریا اور ہیضے جیسی مہلک بیماریاں پھیلنے کا بھی اندیشہ ہے۔ مہربانی فرما کر ہمیں ان پریشانیوں سے نجات دلائیں اور صفائی کا مناسب انتظام کروائیں۔

درخواست گزاران
ساکنان محلّہ نور شاہ برکت ٹاؤن
شاہدرہ، لاہور

۲۲۔نومبر ____ ۲۰ء

۸۔ پوسٹ ماسٹر صاحب کے نام منی آرڈر نہ ملنے کی شکایت کرنے کے لیے درخواست لکھیں۔

بخدمت پوسٹ ماسٹر صاحب، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

جنابِ عالی!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ میرے والد صاحب نے اس ماہ کی ... میرے نام ایک ہزار روپے کا منی آرڈر بھیجا تھا۔ بیس دن گزر جانے کے باوجود ... تک منی آرڈر کی رقم موصول نہیں ہوئی۔ آپ کے ڈاک خانے سے حاصل کردہ ... کی رسید کی فوٹو کاپی اس درخواست کے ساتھ منسلک کر رہا ہوں۔ مہربانی فرما کر اس ... کی تحقیق فرمائیں تاکہ میرے والد صاحب کی بھیجی ہوئی رقم مجھے مل جائے۔

درخواست گزار
خادم علی
جماعت ہشتم
گورنمنٹ ہائی سکول، گوجرانوالہ

۲۰۔اپریل ____ ۲۰ء

کہانیاں

ہدایات

۱۔ کہانی کو ہمیشہ فعل ماضی میں لکھنا چاہیے۔
۲۔ کہانی کسی عنوان کے تحت لکھی جائے، جس کا کہانی کے اندر ذکر بھی موجود ہو۔
۳۔ کہانی میں واقعات کی ترتیب کا خیال رکھا جائے۔
۴۔ کہانی کو سادہ اور عام فہم زبان میں لکھا جائے۔
۵۔ کہانی کے ایک پیراگراف کا دوسرے پیراگراف سے تعلق برقرار رکھا جائے۔
۶۔ کہانی میں تسلسل کو مدِ نظر رکھا جائے۔
۷۔ کہانی کو غیر ضروری طوالت سے بچایا جائے اور اتنا مختصر بھی نہ کیا جائے کہ ضروری باتیں رہ جائیں۔
۸۔ کہانی کا اخلاقی سبق بھی تحریر کیا جائے۔
۹۔ اخلاقی سبق اور عنوان علیحدہ علیحدہ تجویز کیے جائیں۔

۱۔ تین دوست اور سونے کی اینٹ

کسی گاؤں میں تین دوست رہتے تھے۔ تینوں ہی بے روزگار تھے۔ ایک مرتبہ انھوں نے شہر جا کر اپنی قسمت آزمانے کا فیصلہ کیا۔ چند دن بعد وہ تینوں شہر کی طرف چل پڑے۔ راستے میں ایک جنگل پڑتا تھا۔ جب وہ تینوں جنگل میں پہنچے تو وہاں انھوں نے ایک چمکتی ہوئی چیز دیکھی۔ جب قریب پہنچ کر دیکھا تو وہ سونے کی اینٹ تھی۔ تینوں ہی بغیر محنت کے اتنا بڑا خزانہ ہاتھ آنے پر بہت خوش ہوئے۔

کافی زیادہ چلنے کی وجہ سے وہ بہت زیادہ تھک چکے تھے اور انھیں شدید بھوک محسوس ہونے لگی تھی۔ تینوں نے یہ فیصلہ کیا کہ کسی ایک ساتھی کو شہر بھیج کر کھانا منگوایا جائے اور بعد میں اینٹ آپس میں برابر بانٹ لی جائے۔ چناں چہ ایک ساتھی کو انھوں نے شہر بھیج دیا اور باقی دونوں اس کا انتظار کرنے لگے۔ اس دوران میں ان دونوں کے دل میں لالچ آ گیا اور انھوں نے یہ فیصلہ کیا کہ جو دوست کھانا لینے گیا ہے اسے ختم کر کے ساری اینٹ پر خود قابض ہو جائیں۔ اتفاق سے جو دوست کھانا لینے گیا تھا اس کے ذہن میں بھی لالچ آ گیا۔ اس نے سوچا کہ اگر کھانے میں زہر ملا دیا جائے تو وہ اکیلا ساری اینٹ پر قابض ہو سکتا ہے چناں چہ اس نے کھانے میں زہر ملا دیا۔ جیسے ہی وہ کھانا خرید کر واپس آیا تو دونوں دوستوں نے اس پر حملہ کر دیا اور دیر کرنے کا بہانہ بنا کر اسے ختم کر دیا۔ اب وہ آرام سے کھانا کھانے میں مشغول ہو گئے۔ جیسے ہی انھوں نے چند لقمے لیے تو زہر نے اثر کرنا شروع کر دیا اور وہ دونوں بھی وہیں ڈھیر ہو گئے۔ لالچ نے تینوں کی جان لے لی اور سونے کی اینٹ وہیں کی وہیں پڑی رہ گئی۔

اخلاقی سبق: لالچ بُری بلا ہے۔

۲۔ چالیس دینار

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنے وقت کے بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ وہ اپنی والدہ کے بہت فرماں بردار تھے۔ بچپن میں آپؒ ایک مرتبہ کسی قافلے کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کے لیے سفر پر گئے۔ آپؒ کی والدہ نے آپؒ کی گدڑی میں چالیس دینار سی دیے اور نصیحت کی کہ کبھی جھوٹ نہیں بولنا۔ آپؒ نے اس پر سچے دل سے عمل کیا۔ اتفاق سے اس قافلے پر ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا۔ ڈاکو ایک ایک مسافر کے پاس گئے اور تلاشی لی۔ جو سامان ملا وہ لوٹ لیتے۔ اسی طرح ایک ڈاکو آپؒ کے پاس بھی آیا اور آپؒ کی تلاشی لی لیکن کچھ نہ ملا۔ اس نے پوچھا، تمھارے پاس کیا ہے تو آپؒ نے جواب دیا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ اُس ڈاکو نے پھر تلاشی لی لیکن کچھ نہ مل سکا۔ اب وہ ڈاکو آپؒ کو اپنے سردار کے پاس لے گیا۔ جب ڈاکوؤں کے سردار نے آپؒ سے پوچھا کہ تمھارے پاس کیا ہے تو آپؒ نے جواب دیا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ تلاشی کے باوجود بھی دینار نہ ملے تو سردار نے پوچھا کہ تمھارے پاس دینار کہاں ہیں؟ آپؒ نے وہ دینار اپنی گدڑی میں سلے ہوئے دکھا دیے۔

یہ دیکھ کر ڈاکوؤں کے سردار نے پوچھا کہ تم نے جھوٹ بول کر اپنے دینار چھپائے کیوں نہیں؟ آپؒ نے جواب دیا کہ میری ماں نے مجھے سچ بولنے کی تلقین کی ہے۔ یہ سن کر ڈاکوؤں کے سردار نے سوچا کہ یہ اپنی ماں کی بات مانتا ہے لیکن ہم اپنے رب کی بات نہیں مانتے۔ یہ سوچ کر اس نے ڈاکازنی سے توبہ کر لی اور اپنے ساتھیوں سمیت پکا مسلمان ہو گیا۔

اخلاقی سبق: ☆ سانچ کو آنچ نہیں۔ ☆ سچ میں برکت ہے۔

۳۔ احسان کا بدلہ

ایک امیر آدمی بہت ظالم تھا۔ وہ اپنے غلاموں پر بڑا ظلم کرتا تھا۔ ایک دن اس کا ایک غلام بھاگ کر جنگل میں چھپ گیا۔ اتنے میں اسے شیر کے دھاڑنے کی آواز سنائی دی۔ غلام ڈر گیا۔ اس نے سوچا کہ آج شیر مجھے کسی حالت میں بھی نہیں چھوڑے گا۔ اتنی دیر میں شیر بالکل قریب آ گیا۔ غلام نے غور سے شیر کی طرف دیکھا تو شیر لنگڑا رہا تھا۔ غلام نے سوچا، اس کی زندگی تو ویسے ہی خطرے میں ہے، وہ کیوں نہ اس شیر کی مدد کرے۔ چناں چہ وہ اس کے قریب گیا اور دیکھا تو شیر کے پاؤں پر کانٹا چبھا ہوا تھا۔ اس نے جلدی سے کانٹا نکالا۔ کانٹا نکلتے ہی شیر کو آرام آ گیا اور اس نے اپنا سر غلام کے قدموں میں رکھ دیا۔ پھر وہ اٹھا اور جدھر سے آیا تھا ادھر ہی چلا گیا۔ کچھ دنوں بعد امیر آدمی کے نوکر ڈھونڈتے ہوئے جنگل میں آئے اور غلام کو پکڑ کر لے گئے۔ امیر آدمی نے حکم دیا کہ اسے شیر کے پنجرے میں ڈال دیا جائے۔ لہٰذا غلام کو شیر کے پنجرے میں ڈال دیا گیا۔ شیر نے غلام کو پہچان لیا اور اپنا سر اس کے قدموں میں جھکا دیا۔ سب لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ یہ وہی شیر تھا جس پر غلام نے احسان کیا تھا۔ یہ شیر دو دن پہلے ہی جنگل سے پکڑ کر لایا گیا تھا۔ امیر آدمی کو حقیقت معلوم ہوئی تو وہ بڑا حیران ہوا اور اس نے غلام کو آزاد کر دیا۔

اخلاقی سبق: نیکی کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔

۴۔ شریر گڈریا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی جنگل میں ایک گڈریا بکریاں چرایا کرتا تھا۔ ایک دن اسے شرارت سوجھی۔ وہ بستی میں آ کر چلانے لگا "شیر آیا، شیر آیا، دوڑو۔" یہ سنتے ہی سب لوگ لاٹھیاں کلہاڑیاں لے کر اس کی مدد کو دوڑ پڑے۔ جب گڈریے کے پاس پہنچے تو وہاں کوئی شیر وغیرہ نہیں تھا۔ گڈریا انھیں دیکھ کر ہنسا اور کہنے لگا "میں نے تو صرف دل لگی کی تھی۔ شیر کے لیے تو میں خود ہی کافی ہوں۔" اس کے بعد گڈریے نے دو دفعہ پھر ایسا کیا اور لوگ اس کی مدد کو آئے۔ گڈریا پھر ہنسنے لگا۔ اب کوئی بھی اس کی بات پر اعتبار نہیں کرتا تھا۔

کچھ دنوں بعد خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ سچ مچ ادھر شیر آ نکلا۔ اسے دیکھ کر گڈریا بہت چلایا مگر کوئی اس کی مدد کو نہ آیا۔ شیر نے بکریوں کے ساتھ گڈریے کو بھی چیر پھاڑ ڈالا۔ شام ہوئی، سب گھر والے پریشان تھے کہ گڈریا ابھی تک نہیں آیا۔ صبح جنگل میں گئے تو بکریوں اور گڈریے کو مردہ پایا۔ گڈریا جھوٹ کی سزا پا چکا تھا۔

اخلاقی سبق: جھوٹ کا انجام بُرا ہوتا ہے۔

۵۔ کچھوا اور خرگوش

کسی دریا کے کنارے ایک کچھوا اور خرگوش رہتے تھے۔ دونوں میں گہری دوستی تھی۔ خرگوش کو اپنی تیز رفتاری پر بہت غرور تھا۔ وہ دوستی کا لحاظ کیے بغیر کچھوے کی سست رفتاری پر ہنستا اور اسے طعنے دیتا۔ کچھوے کو خرگوش کی یہ باتیں بہت بُری لگتی تھیں۔

ایک دن خرگوش نے کچھوے کی سست رفتاری پر طعنے دینے کی حد کر دی۔ فخر سے بولا، میرے ساتھ مقابلہ کرو گے؟ کچھوے نے جواب دیا کہ آؤ مقابلہ کر لو۔ دونوں میں طے پایا کہ برگد کے درخت کے پاس جو پہلے پہنچ جائے گا وہ مقابلہ جیت جائے گا۔

اب دونوں میں مقابلہ شروع ہوگیا۔ پل بھر میں خرگوش اس کی آنکھوں سے اوجھل ہوگیا۔ خرگوش نے سوچا کہ اب کچھوا بہت پیچھے ہے، کچھ دیر سو جاؤں۔ وہ راستے میں سو گیا۔ کچھوا مسلسل چلتا رہا۔ حتیٰ کہ خرگوش کے نزدیک جا پہنچا اور اسے سویا ہوا پایا۔ کچھوے نے سفر جاری رکھا اور منزلِ مقصود تک پہنچ گیا۔ ادھر کافی دیر بعد خرگوش کی آنکھ کھلی اور اس نے برگد کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ جب وہاں پہنچا تو کچھوے کو دیکھ کر بہت شرمندہ ہوا۔

اخلاقی سبق: غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے۔

مضمون نویسی

کسی خاص عنوان کے تحت اپنے خیالات، جذبات و احساسات کو تحریر کرنا یا زبانی بتانا مضمون کہلاتا ہے۔

زندگی میں ہمیں مختلف عنوانات پر گفتگو کرنی پڑتی ہے۔ اس گفتگو میں جاذبیت پیدا کرنے کے لیے مختلف حوالوں کا ذکر بھی کرنا پڑتا ہے۔ امتحانی لحاظ سے کوئی مضمون اتنا بڑا تحریر نہیں کرنا چاہیے کہ پڑھنے والا اکتاہٹ محسوس کرے اور نہ کوئی مضمون اتنا مختصر لکھا جائے کہ متعلقہ ضروری معلومات بیان نہ ہو سکیں۔

۱۔ عنوان اور معلومات کی آپس میں ہم آہنگی ہونی چاہیے۔ ۲۔ اپنی معلومات یا خیالات کو ایک ترتیب سے لکھیں۔ ۳۔ فقرات اور خیالات واضح ہونے چاہییں۔ ۴۔ اپنی معلومات سادہ اور عام فہم زبان میں تحریر کریں۔ ۵۔ مضمون کے تحت تمام باتیں لکھی جائیں۔ غیر متعلقہ باتیں مت تحریر کریں۔ ۶۔ غلط حوالے مت دیں۔ اگر حوالہ پوری طرح صحیح ہو تو درج کریں ورنہ چھوڑ دیں۔ ۷۔ کوئی غلط شعر یا شاعر کا غلط نام مت لکھیں۔ اگر شاعر کے نام کا صحیح پتا نہ ہو تو نام مت لکھیں۔ ۸۔ الفاظ کی املا اور ہجوں کی ترتیب ٹھیک رکھیں۔ ۹۔ ہر بات نئے پیراگراف سے شروع کریں تاکہ وہ اپنا وزن رکھے اور پُرکشش بھی نظر آئے۔ ۱۰۔ زبان کے قواعد و ضوابط کا خاص خیال رکھیں۔ ۱۱۔ خوش خط اور صاف لکھیں تاکہ پڑھنے والے کو مشکل محسوس نہ ہو۔ ۱۲۔ اگر خیالات یا مضمون سے متعلق تاریخی کہانی وغیرہ ہو تو ضرور لکھیں لیکن معلومات ٹھیک ہونی

چاہییں۔ ۱۳۔ اپنے خیالات کے مکمل اظہار کے لیے ہر قسم کی متعلقہ معلومات ضرور فراہم کریں۔ ۱۴۔ مضمون کو شگفتہ انداز میں لکھیں تاکہ دل چسپی سے پڑھا جا سکے۔ ۱۵۔ احتیاط سے مضمون لکھیے تاکہ کاٹ چھانٹ کی ضرورت پیش نہ آئے۔ ۱۶۔ مضمون کا اختتام موثر انداز میں کریں۔ ۱۷۔ مضمون لکھنے کے بعد اس کا سرسری جائزہ لیں۔ ذیل میں چند مضمون بطور نمونہ دیے گئے ہیں:

۱۔ ہمارے پیارے رسول خاتم النبیین ﷺ کے عنوان پر تین سو الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھٹکے ہوئے لوگوں کو ہدایت کا راستہ دکھانے کے لیے اپنے برگزیدہ بندے بھیجے۔ ان کی تعداد تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ ان تمام برگزیدہ بندوں کو اللہ کے نبی کہتے ہیں۔ ان کے ذمے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو انسانیت تک پہنچانا تھا۔ ان انبیا کرام علیہم السلام میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ہستی کو بھی بھیجا جو کہ تمام انبیا کرام علیہم السلام سے افضل و اعلیٰ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں خاتم الانبیا بنا کر بھیجا یعنی ان کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ ان کا نام ان کے دادا عبدالمطلب نے "محمد" رکھا جس کے معنی ہیں "بہت تعریف کیا گیا"۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ ۲۲۔ اپریل ۵۷۱ء بمطابق ۱۲ ربیع الاول بروز پیر مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے والد کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے والد آپ خاتم النبیین ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنا بچپن نہایت اعلیٰ اطوار سے گزارا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے کبھی کسی فضول اور بے ہودہ کام میں حصہ نہیں لیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے کبھی کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ عام بچوں کی طرح نہیں تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنا بچپن حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گزارا۔ وہاں آپ خاتم النبیین ﷺ نے بھیڑ بکریاں پالنے میں اور گھر کے کاموں میں بچپن کا زیادہ حصہ گزارا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ بچپن ہی سے پاکیزہ اور شائستہ گفتگو کرتے تھے۔

جوانی میں بھی آپ خاتم النبیین ﷺ نے روایتی لڑائی جھگڑوں میں کبھی حصہ نہ لیا۔ شراب اور جوئے سے پرہیز کیا۔ کبھی بتوں کی پوجا نہ کی۔ ہمیشہ سچ بولتے اور وعدے کی پابندی کرتے۔ اسی لیے آپ خاتم النبیین ﷺ کو "صادق اور امین" کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی امانت داری اور سچائی پورے عرب میں بے مثال تھی۔ جوانی میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے نیزہ بازی، گھڑ سواری اور شمشیر زنی جیسے کھیلوں میں حصہ لیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی جوانی بھی آپ خاتم النبیین ﷺ کے بچپن کی طرح پاکیزہ تھی۔

جوانی میں ہی آپ خاتم النبیین ﷺ نے تجارت کا کاروبار شروع کیا۔ تجارت میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب کا ہاتھ بٹایا اور دوسرے ممالک کی طرف تجارتی سفر کیے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا قریش کی مال دار خواتین میں سے تھیں۔ انھوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے ہاتھ اپنا مال تجارت بھیجا۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ واپس آئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ کی امانت داری سے متاثر ہو کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ خاتم النبیین ﷺ سے نکاح کی درخواست کی جو آپ خاتم النبیین ﷺ نے قبول فرمالی۔ نکاح کے وقت آپ خاتم النبیین ﷺ کی عمر مبارک پچیس سال جب کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی۔

جب آپ خاتم النبیین ﷺ کی عمر چالیس برس کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو نبوت عطا کی۔ ایک دن ایک فرشتہ (حضرت جبرئیل علیہ السلام) آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس آیا اور آپ خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا۔ اس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ خاتم النبیین ﷺ نے ساری روداد بیان کی۔ انھوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی حوصلہ افزائی کی اور پوری طرح ساتھ دیا۔

نبوت ملنے کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ نے توحید کا علم بلند کیا اور لوگوں کو اللہ کے راستے کی طرف آنے کی تلقین کی۔ بت پرستی اور دیگر خراب کاموں سے بچنے کا حکم دیا۔ اس بات پر قریش مکہ آپ خاتم النبیین ﷺ کو تکالیف دینے لگے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے تمام تکالیف انتہائی صبر اور حوصلے سے برداشت کیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے اسلام آہستہ آہستہ پھیلتا چلا گیا اور قریش کے مظالم میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور یہاں آکر مسجد تعمیر کرائی۔ مدینے میں بھی یہودیوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی سخت مخالفت کی لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ نے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین اسلام کی تبلیغ میں کمی نہ آنے دی۔

اسلام کی اشاعت کی خاطر آپ خاتم النبیین ﷺ کو کئی لڑائیاں بھی لڑنی پڑیں۔ ان میں سب سے پہلا معرکہ غزوۂ بدر کے نام سے مشہور ہوا۔ اس معرکے میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے تین سو تیرہ جاں باز صحابہ رضی اللہ عنہم نے شرکت کی جب کہ کفار ایک ہزار کی تعداد میں تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو فتح عطا فرمائی۔ اس معرکے کے بعد اسلام مزید تیزی سے پھیلنا شروع ہو گیا۔

کئی اور غزوات بھی ہوئے لیکن ہجرت کے آٹھویں سال آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ مکہ فتح کر لیا۔ اب آپ خاتم النبیین ﷺ اس علاقے پر فتح حاصل کر چکے تھے جہاں سے آپ خاتم النبیین ﷺ کو ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان سب کفار کو معاف کر دیا جنھوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو تکالیف دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ اب لوگ جوق در جوق گروہوں کی صورت میں ایمان لا رہے تھے۔

ہجرت کے دسویں سال آپ خاتم النبیین ﷺ نے تقریباً ایک لاکھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ حج ادا کیا اور اسی حج میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنا مشہور خطبہ "حجۃ الوداع" بھی ارشاد فرمایا۔

حج سے واپسی پر آپ خاتم النبیین ﷺ کی طبیعت ناساز ہو گئی اور آپ خاتم النبیین ﷺ ۱۲۔ ربیع الاول ۱۱ ہجری بروز پیر اس دار فانی سے تشریف لے گئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا روضہ مبارک مدینہ منورہ میں ہے۔

آپ خاتم النبیین ﷺ کی بنیادی تعلیمات میں توحید و رسالت اور آخرت شامل ہیں۔ مسلمانوں اور سارے عالم کے انسانوں کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب "قرآن مجید" اور رسول پاک خاتم النبیین ﷺ کا اسوۂ حسنہ "احادیث" موجود ہے۔ جس سے روئے زمین کا ہر انسان راہ نمائی حاصل کر سکتا ہے۔

۲۔ قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کے عنوان پر تین سو الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیں

کسی قوم کے عظیم لوگ ہی اس کی آزادی اور عروج کا باعث ہوتے ہیں۔ بانیِ پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ بھی ایسے ہی ایک عظیم انسان تھے جو ۲۵۔ دسمبر ۱۸۷۶ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام جناح پونجا تھا جو تجارت کرتے تھے۔ قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کو بچپن ہی سے پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ آپ بہت ذہین تھے۔ ابتدائی تعلیم کراچی کے مشن ہائی سکول سے حاصل کی اور میٹرک اعلیٰ نمبروں کے ساتھ پاس کیا۔

۱۸۹۶ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد آپؒ کو اعلیٰ تعلیم کے لیے لندن بھیج دیا گیا۔ آپ نے وہاں چار سال تک قیام کیا اور قانون کی اعلیٰ ڈگری ۱۹۰۰ء میں حاصل کی اور واپس اپنے وطن ہندوستان آ گئے۔

قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ نے پہلے کراچی میں اور پھر ممبئی میں وکالت شروع کی۔ آپ نے وکالت کے میدان میں بہت نام کمایا اور ایک قابل وکیل کی حیثیت سے آپ کا چرچا پورے ہندوستان میں ہونے لگا۔

قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کو شروع سے ہی سیاست سے بہت دل چسپی تھی۔ اس لیے آپ دنیا کی بڑی بڑی شخصیات کے حالات زندگی پڑھتے اور اسمبلی کے اجلاسوں کی کارروائیاں اور سیاسی مباحثے بڑے شوق سے سنتے تھے۔ آپ نے اپنی سیاست کا آغاز ہندوستان کی جماعت کانگرس میں شمولیت سے کیا مگر جلد ہی آپ نے بھانپ لیا کہ کانگرس صرف ہندوؤں کے مفاد کے لیے کام کرتی ہے۔ یہی وجہ آپ کی کانگرس سے علیحدگی مسلم لیگ میں شمولیت کا باعث بنی۔

۱۹۱۳ء میں آپ نے آل انڈیا مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر لی۔ آپ نے اپنی تمام تر کوششیں مسلمانانِ ہندوستان کے حقوق کے تحفظ کے لیے وقف کر دیں۔ آپ کی شمولیت سے آل انڈیا مسلم لیگ ہندوستان کی ایک مضبوط جماعت بن گئی۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے مختلف اجلاسوں میں آپ بڑے پُر زور اور مدلل طریقے سے مسلمانوں کے لیے الگ وطن کا مطالبہ کرتے۔

قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ نے اپنی گرتی ہوئی صحت کے باوجود مسلمانانِ برصغیر کے لیے بہت کام کیا۔ آپ ایک نڈر اور مستقل مزاج انسان تھے۔ آپ جو کہتے وہ کر کے بھی دکھاتے تھے۔

قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کی اَن تھک کوششوں اور مسلمانانِ برصغیر کی قربانیوں سے ۱۴۔ اگست ۱۹۴۷ء کو آخرکار مسلمانوں کا الگ وطن پاکستان کی شکل میں معرضِ وجود میں آ گیا۔ قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کو اس وطن پاک کا پہلا گورنر جنرل بنایا گیا۔

آپ کی زندگی میں مستقل مزاجی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مشکل سے مشکل کام بھی کرنے سے نہ ہچکچاتے تھے۔ آپ ایک بار جو فیصلہ کر لیتے پھر اس پر ڈٹ جاتے اور راستے میں جتنی بھی مشکلات آتیں ان کا مردانہ وار مقابلہ کرتے۔ ان سے نہ گھبراتے تھے۔ آپ بات بہت سوچ سمجھ کر کرتے تھے۔ آپ کی شخصیت اتنی عظیم تھی کہ دشمن بھی آپ کی تعریف کرتے۔ آپ کا کارنامہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ اور پاکستان مسلمانانِ برصغیر کے لیے اللہ تعالیٰ کے دو انعام ہیں۔ قوم اپنے عظیم محسن کے احسانات کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔

آپ کی صحت روز بروز بگڑتی جا رہی تھی مگر آپ نے اپنی بیماری کی پروا کیے بغیر پاکستان کے لیے اپنی محنت کو جاری رکھا۔ آپ ۱۱۔ ستمبر ۱۹۴۸ء کو اس دارِ فانی سے رخصت ہو گئے۔ قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کو ان کے آبائی شہر اور پاکستان کے پہلے دارالحکومت کراچی میں دفن کیا گیا۔ آپ کے مزار پر ہزاروں لوگ فاتحہ خوانی کرنے جاتے ہیں۔

۳۔ علامہ محمد اقبالؒ کے عنوان پر تین سو الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیں۔

یوں تو اس دنیا میں بے شمار مفکر اور فلسفی گزرے ہیں اور تاریخ کے اوراق علما و فضلا سے بھرے پڑے ہیں لیکن علامہ محمد اقبالؒ جیسے فلسفی اور مفکر بہت ہی کم ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال ۹۔ نومبر ۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ آپ کے والد نہایت پرہیز گار شخص تھے۔ آپ کی والدہ بھی ایک پارسا عورت تھیں۔ آپ کے آبا و اجداد کشمیر سے تعلق رکھتے تھے لیکن ہجرت کر کے سیالکوٹ آ گئے تھے۔

علامہ محمد اقبالؒ نے اپنی ابتدائی تعلیم سیالکوٹ سے حاصل کی۔ ان کے والد گرامی کو قرآن پاک سے خاص لگاؤ تھا۔ چناں چہ یہی لگاؤ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کو بھی عطا فرمایا۔ آپ بچپن سے ہی بہت ذہین تھے اور اپنی جماعت میں ہمیشہ اوّل پوزیشن حاصل کرتے۔ آپ نے میٹرک کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا اور پھر گورنمنٹ مرے کالج سیالکوٹ میں داخلہ لے لیا۔ یہاں سے آپ نے ایف اے کا امتحان بھی امتیازی نمبروں سے پاس کیا کیوں کہ یہاں آپ کو میر حسن جیسے عظیم استاد سے علم حاصل کرنے کا موقع ملا تھا۔

علامہ محمد اقبال اعلیٰ تعلیم کے لیے لاہور آ گئے اور یہاں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ پھر اسی کالج سے فلسفے میں ایم اے کا امتحان پاس کیا اور امتیازی کامیابی حاصل کی۔ گورنمنٹ کالج سے ایم اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد اسی کالج میں بطور پروفیسر پڑھانا شروع کر دیا۔ اس کام میں آپ کو کوئی خاص لطف حاصل نہ ہوا تو مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے انگلستان چلے گئے۔ وہاں سے انھوں نے بیرسٹری کا امتحان پاس کیا اور اس کے بعد جرمنی چلے گئے۔ وہاں سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ انگلستان میں تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ چھے ماہ تک لندن یونیورسٹی میں عربی کا مضمون بھی پڑھاتے رہے۔

۱۹۰۸ء میں علامہ محمد اقبالؒ اپنی اعلیٰ تعلیم مکمل کرنے کے بعد وطن واپس آ گئے اور وکالت شروع کر دی۔ ۱۹۳۴ء میں ہر کام چھوڑ دیا اور صرف شاعری کا کام جاری رکھا۔

انھی دنوں پوری مسلمان قوم غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی۔ ہندوستانی مسلمان بالخصوص غلامی کے دوہرے شکنجے میں تھے۔ ان پر ایک طرف تو انگریز ظلم ڈھاتے جب کہ دوسری طرف انھیں ہندوؤں کے ظلم و ستم کا نشانہ بھی بننا پڑتا تھا۔ آپ نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کی اصلاح کا بیڑا اُٹھایا۔ آپ نے اپنی شاعری سے برصغیر کے مسلمانوں کے ضمیر کو جھنجھوڑا۔

آپ سیاست میں بھی حصہ لیتے تھے۔ ۱۹۳۰ء میں آپ نے الٰہ آباد میں ایک جلسے کی صدارت کی اور مسلمانوں کے لیے الگ وطن کا مطالبہ پیش کیا۔ آپ کی نظموں نے مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے جگایا اور انھیں اپنا حق حاصل کرنے کا راستہ دکھایا۔ چوں کہ علامہ محمد اقبالؒ نے ہی مسلمانوں کو اپنی شاعری کے ذریعے ذہنی طور پر جگایا اس لیے آپ کو مفکر پاکستان کہا جاتا ہے۔ آپ نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو خودداری کا جذبہ دیا۔ قوم کی خدمات کے سلسلے میں آپ کو حکومتِ برطانیہ کی طرف سے ۱۹۱۰ء میں "سر" کا خطاب دیا گیا۔ قوم کی خدمات کے سلسلے میں آپ کو "شاعرِ مشرق" کا خطاب ملا۔

علامہ محمد اقبالؒ کی شاعری بہت فکر انگیز ہے۔ آپ نے بچوں اور نوجوانوں کے لیے بے شمار نظمیں لکھیں۔ قوم کا درد ان کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ نے فارسی اور اُردو میں شاعری کی۔

ارمغانِ حجاز، زبورِ عجم، پیامِ مشرق، بانگِ درا، جاوید نامہ، اسرارِ خودی، رموزِ بے خودی، بالِ جبریل، شکوہ، جوابِ شکوہ وغیرہ آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ آپ کی کتابوں کا کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

علامہ محمد اقبالؒ نے ساری عمر مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کیا۔ اس قدر زیادہ محنت کرنے سے آپ کی صحت خراب ہو گئی اور آپ علاج کے لیے بھوپال لے جایا گیا۔ وہاں بھی آپ کی صحت سنبھل نہ سکی اور بالآخر ۲۱۔ اپریل ۱۹۳۸ء کو وفات پا گئے۔ آپ کا مزار بادشاہی مسجد کے صدر دروازے کے بائیں جانب ہے۔ علامہ محمد اقبالؒ مسلمانوں کے لیے کی گئی خدمات کی وجہ سے ہمیشہ ان کے دلوں میں زندہ رہیں گے۔

۴۔ علم کے فائدے کے عنوان پر تین سو الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیں۔

علم ایک لازوال دولت ہے۔ یہ ایک ایسا قیمتی سرمایہ ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جس کے پاس علم ہے، اس کے پاس سب کچھ ہے۔

علم کے معنی ہیں "جاننا"۔ چناں چہ علم اشیا کو سمجھنے اور کسی ہنر یا فن کو سیکھنے کا نام ہے۔ علم ایک ایسا خزانہ ہے جو استعمال کرنے سے گھٹنے کی بجائے بڑھتا ہے اور جسے کوئی چھین یا چرا نہیں سکتا۔ اس کے علاوہ دنیا کی ہر دولت کو چور چرا سکتا ہے، سیلاب بہا کر لے جا سکتا ہے، ڈاکو لوٹ سکتا ہے، گم ہو سکتی ہے اور جل کر راکھ ہو سکتی ہے مگر علم ایک ایسا خزانہ ہے جو ہر قسم

کے خطرات سے محفوظ ہے۔

علم ایسی دولت ہے جو زندگی میں قدم قدم پر ہمارا ساتھ دیتی ہے۔ مشکل حالات میں ہمارے کام آتی ہے اور مصائب میں راہ نمائی اور حوصلہ عطا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں جتنے بھی بڑے لوگ گزرے ہیں انھوں نے زیادہ سے زیادہ علم حاصل کیا اور کسی نے بھی دولت کو علم پر ترجیح نہ دی۔

دنیا میں بڑے بڑے جابر حکمران اور نامور بادشاہ گزرے ہیں لیکن آج دنیا میں ان کا نام تک کوئی نہیں جانتا۔ دنیا نے انھیں بہت جلد فراموش کر دیا مگر جن لوگوں نے علم حاصل کیا، علم کی اشاعت کی یا علم کو کامیابی سے استعمال کر کے مفید ایجادات کیں۔ ان کا نام آج بھی زندہ و تابندہ ہے۔ آج مصر کے فرعونوں کے نام شاید ہی کوئی بتا سکے مگر کون ہے جو ارسطو، سقراط، بقراط، امام غزالیؒ، رازیؒ، شیخ سعدیؒ، علامہ محمد اقبالؒ، نیوٹن، آئن سٹائن کے ناموں سے آشنا نہیں۔ یہ لوگ علم ہی کی وجہ سے زندہ جاوید نظر آتے ہیں۔ علم ہمیں نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور اچھائی و برائی میں تمیز کرنا سکھاتا ہے۔ علم ہی ایسا زیور ہے جس سے آراستہ ہو کر ہم ایسی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں جو ترقی کی ضامن بنے۔

علم دنیاوی دولت کے حصول کا ذریعہ بھی ہے لیکن دنیاوی دولت کے سہارے علم خریدا نہیں جا سکتا۔ چناں چہ جس کے پاس علم کی دولت ہے وہی صحیح معنوں میں دولت مند ہے۔ دولت تو ڈھلتی چھاؤں ہے جو آج کسی کے پاس ہے تو کل کسی اور کے پاس ہوگی۔ صرف علم وہ واحد خزانہ ہے جو جس کے پاس ہے اس کے پاس ہمیشہ رہے گا۔

علم ہی کی بدولت دنیا میں بے شمار ایجادات ہوئی ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ دنیا میں ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیلی گراف، ٹیلی فون وغیرہ کا وجود ہی نہیں تھا۔ ریل گاڑی، موٹر گاڑی، سائیکل، موٹر سائیکل وغیرہ کے ناموں سے لوگ نا آشنا تھے۔ کمپیوٹر کا نام تک نہیں تھا۔ بجلی کہیں نہیں تھی، اس لیے وہ تمام سہولتیں ناپید تھیں جو علم کے باعث ہمیں حاصل ہوئیں۔ آج محض علم کی بدولت ہم نا صرف ان سہولتوں سے مالا مال ہیں بلکہ اور بھی بے شمار نعمتوں اور آسائشوں سے بہرہ مند ہو گئے ہیں۔ جب دنیا میں علم کی کمی تھی تو لوگ اس زمین کو بھی نہیں سمجھ پاتے تھے، آج علم کی فراوانی کے باعث انسان اس زمین کے علاوہ چاند ستاروں پر بھی کمندیں ڈال رہا ہے اور وہ دن دور نہیں جب انسان علم کی بدولت چاند ستاروں کو تسخیر کر لے گا۔

۵۔ سائنس کے کرشمے کے عنوان پر تین سو الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیں۔

آج کا زمانہ سائنسی ترقی کا زمانہ ہے۔ سائنس کی مسلسل ترقی اور نت نئی ایجادات نے اس زمین کو جنتِ ارضی بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ ایک وقت وہ بھی تھا جب انسان غاروں میں رہتا تھا اور دنیا میں کہیں بھی کوئی سہولت نہ تھی۔ ریڈیو تھا، نہ ٹیلی وژن، جہاز تھے نہ کوئی اور تیز رفتار سواری، بجلی تھی نہ بجلی کے باعث حاصل ہونے والی بے شمار سہولتیں۔ دنیا تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی، انسان ہر بنیادی سہولت سے محروم اور ایک دوسرے سے کٹا ہوا تھا۔ سائنس کی ترقی سے بتدریج ایسا انقلاب برپا ہوا کہ آج وہ سب کچھ موجود ہے جس کا پہلے خواب میں بھی تصور نہیں کیا جا سکتا تھا۔

سائنسی ترقی نے انسانی زندگی میں عظیم انقلاب برپا کر دیا ہے۔ اب ہمیں آسائش کے سارے سامان میسر ہیں۔ ہمارے گھر برقی لیمپوں اور بلبوں کی روشنی سے جگمگا رہے ہیں۔ برقی استری موجود ہے جس سے کپڑوں پر بہتر اور جلدی استری کی جا سکتی ہے۔ کپڑے دھونے کے لیے برقی مشین موجود ہے جو منٹوں میں کپڑے دھو کر صاف ستھرے کر دیتی ہے۔ باورچی خانے میں گیس کے چولھے موجود ہیں جہاں بہت جلد کھانا تیار ہو جاتا ہے۔

اب ہمارے گھروں میں فریزر ہیں جن میں کھانے پینے کی اشیا محفوظ رہتی ہیں۔ اسی طرح گرمیوں میں کمروں کو ٹھنڈا کرنے کے لیے ایئر کنڈیشنر ہیں اور سردیوں میں انھیں گرم رکھنے کے لیے ہیٹر موجود ہیں۔ گویا انسان نے موسموں کو بھی اپنے تابع کر لیا ہے۔

اب دن بھر کے تھکے ہارے لوگوں کے لیے گھروں کے اندر تفریح کے تقریباً تمام اسباب موجود ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلی وژن ہمیں بہت معیاری تفریح فراہم کرتے ہیں۔ ہم ان سے گیت سن سکتے ہیں، ڈرامے دیکھ سکتے ہیں اور جی چاہے تو فلمیں بھی دیکھ سکتے ہیں۔ وی سی آر کے ذریعے اپنی پسند کی فلمیں دیکھی جا سکتی ہیں اور ڈش کے ذریعے ساری دنیا کے تفریحی اور معلوماتی پروگرام گھر بیٹھے دیکھ سکتے ہیں۔ انھی ذرائع سے ہم دنیا کے کسی بھی کونے میں ہونے والے کھیلوں کے میچ دیکھ سکتے ہیں۔

اب سائنس کی بدولت ہمارے لیے سفر بھی آسان ہو گیا ہے اور دوسرے انسانوں سے رابطہ رکھنا بھی ممکن ہو گیا ہے۔ ٹیلی فون کے ذریعے ہم کسی بھی جگہ آن کی آن میں بات کر کے ایک دوسرے کے حالات سے باخبر رہ سکتے ہیں۔ اب تو فیکس کے ذریعے تحریری پیغام بھی لمحوں میں کسی بھی جگہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ سفر کی روایتی مشکلات تقریباً ختم ہو چکی ہیں۔ ریل گاڑیاں، کاریں، بسیں، ویگنیں اور موٹر سائیکلیں موجود ہیں جن سے سفر کی سہولت میسر آ گئی ہے۔ تیز رفتار جہاز بھی ایجاد ہو چکے ہیں جو سفر کا تیز ترین ذریعہ ہیں۔ سمندروں کو چیر کر سفر کرتے چلے جانے والے بحری جہاز بھی موجود ہیں جو ایک برِاعظم سے دوسرے برِاعظم تک لوگوں کو پہنچانے اور بھاری سامان لے جانے کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔

سائنس ہی کی ترقی کی بدولت تمام بیماریوں کے علاج دریافت ہو چکے ہیں اور نت نئی ادویات تیار کی جا رہی ہیں جو بڑی سے بڑی بیماری میں بھی شفا بخشتی ہیں۔ سائنس نے اس حد تک ترقی کر لی ہے کہ پیچیدہ سے پیچیدہ آپریشن بھی کیے جا سکتے ہیں۔ اب تو دل کے آپریشن بھی ہو رہے ہیں اور مصنوعی پھیپھڑے بھی بنائے جا چکے ہیں۔ یہاں تک کہ پلاسٹک سرجری سے شکلیں بدلنا بھی ممکن ہو گیا ہے۔

اس ساری مثبت ترقی کے ساتھ ساتھ کچھ منفی پہلو بھی سامنے آئے ہیں۔ اب انسان نے مہلک ہتھیار بھی ایجاد کر لیے ہیں جو بنی نوعِ انسان کی تباہی کا باعث بن سکتے ہیں۔ اگر سائنس دان مہلک ہتھیاروں پر صرف ہونے والی اعلیٰ صلاحیتیں، محنت اور دولت بہتر مقاصد کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیں تو دنیا حقیقتاً جنت کا نمونہ بن سکتی ہے۔

۶۔ صبح کی سیر کے عنوان پر تین سو الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیں۔

صبح کی سیر انسانی صحت کے لیے نہایت مفید ہے، اس لیے اکثر ڈاکٹر اور حکیم لوگوں کو صبح کی سیر کا مشورہ دیتے ہیں۔ دیہات میں تو سیر ایک معمول ہے اور قریب قریب بھی لوگ سیر کرتے ہیں مگر شہری زندگی میں سستی اور کاہلی کو بڑا دخل حاصل ہے۔ شہروں کے رہنے والے سیر کی پروا نہیں کرتے۔

بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو باقاعدگی سے سیر کرتے ہیں۔ حالاں کہ شہروں میں سیر کی ضرورت دیہات کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ سیر نہ کرنے کے باعث شہروں میں دیہات کے مقابلے میں بیماریاں زیادہ جنم لیتی ہیں۔ شہروں میں آسائش زیادہ ہونے کی وجہ سے بیماریاں کم ہونی چاہییں تھیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سیر کی اہمیت کو سمجھا جائے اور اسے روز مرہ زندگی کا معمول بنا لیا جائے۔ اس سے صحت بہتر ہوگی اور دن بھر طبیعت میں تازگی اور شگفتگی نمایاں رہے گی۔

ہمیں چاہیے کہ صبح کو جلد اٹھیں اور سیر کریں کیوں کہ صبح کا منظر ایسا دل فریب ہوتا ہے کہ طبیعت میں فرحت و تازگی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں۔ درختوں کی ٹہنیاں جھوم رہی ہوتی ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے درختوں کے پھول اور پتے رقص کر رہے ہیں۔ ایسے میں پرندوں کا چہچہانا اور بھی بھلا لگتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ صبح کے اس روح پرور عالم میں پرندے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر رہے ہیں۔ رات کی تاریکی کے بعد سورج کے طلوع ہونے کا منظر بھی دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ہر طرف روشنی پھیلتی اور رونق کا باعث بنتی ہے۔ صبح کے وقت فضا ایسی ہوتی ہے کہ انسان کے دل و دماغ پر کیف و سرور کی کیفیت چھا جاتی ہے۔ انسان تازہ دم ہو جاتا ہے اور دن بھر کی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے جسمانی اور ذہنی طور پر تیار ہو جاتا ہے۔

پس ہمیں چاہیے کہ صبح کی سیر کو اپنا معمول بنا لیں اور صحت کو بہتر بنا کر انفرادی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ ملکی و ملّی ذمہ داریاں بھی احسن طریقے سے انجام دینے کی بھرپور کوشش کریں۔ صبح کی سیر کو معمول بنا لینے سے دوسری ساری مصروفیات میں بھی اعتدال اور توازن پیدا ہو جائے گا اور ہم متوازن اور قابلِ رشک زندگی گزار سکیں گے۔

۷۔ والدین کی خدمت کے عنوان پر تین سو الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیں۔

ماں باپ کا رشتہ دنیا کے تمام رشتوں سے زیادہ مقدس اور افضل ہے۔ ماں اولاد کو جنم دیتی ہے اور طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کر کے اسے پالتی پوستی ہے۔ وہ خود رات بھر جاگ لیتی ہے مگر بچے کو آرام سے سلانے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ خود ہر تکلیف برداشت کرنے کے لیے تیار رہتی ہے مگر بچے کو آرام مہیا کرتی ہے۔ وہ خود پیٹ کاٹ کر گزارہ کر لیتی ہے مگر بچے کو بھوکا نہیں رہنے دیتی۔ وہ اپنے بچے کے لیے نیک تمناؤں کے ساتھ ساتھ دعا بھی کرتی رہتی ہے یعنی وہ ہر ممکن طریقے سے اس کے کام آنا چاہتی ہے۔ اسی طرح باپ اولاد کی خاطر ہر تکلیف برداشت کرتا ہے۔

بچے کی پرورش کے لیے باپ طرح طرح سے محنت کرتا ہے اور مشکلات برداشت کر کے اولاد کو روزی فراہم کرتا ہے۔ اس لیے ماں باپ کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے اور اولاد جوان ہو کر ان کی جتنی بھی خدمت کرے تھوڑی ہے۔

دنیا کے ہر مذہب نے ماں باپ کو بڑا بلند مقام دیا ہے اور ان کی خدمت کی بار بار تاکید کی ہے۔ اسلام نے تو خاص طور پر ماں باپ کی خدمت پر زور دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ماں باپ کے ساتھ احسان کرو یعنی ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تمھارے ماں باپ تمھاری زندگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انھیں اُف تک نہ کہو یعنی ان کی ہر طرح سے خدمت کرو اور معمولی سے معمولی بات بھی ایسی نہ ہونے پائے جس سے ان کی دل شکنی ہو۔

خود رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے، یعنی اگر جنت حاصل کرنا چاہتے ہو تو ماں کی خدمت کرو۔ اسی کی خدمت سے جنت ملے گی۔ وہ لوگ یقیناً جنتی ہیں جنھوں نے ماں باپ کی خدمت کی اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق انھیں ذرا بھی تکلیف نہ ہونے دی۔

اولاد کی ترقی کا راز ماں باپ کی دعاؤں میں مضمر ہے۔ جس شخص کے ماں باپ خوش ہوں اور اس کے لیے دعا گو ہوں اس کی ترقی کی ہر منزل آسان ہو جاتی ہے۔ ماں باپ ناراض ہوں تو پھر بھی وہ اولاد کو بد دعا نہیں دیتے مگر اولاد کو کوشش کرنی چاہیے کہ ماں باپ اس سے ناراض نہ ہوں۔ اولاد کو چاہیے کہ ماں باپ کی خدمت کرے اور ان کی دعائیں لے کر دنیا میں بھی ترقی کرے اور آخرت میں بھی جنت حاصل کرے۔

ماں باپ کی خدمت کرنے سے صرف ماں باپ ہی خوش نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ بھی مہربان ہوتا ہے اور رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ بھی خوش ہوتے ہیں۔ چناں چہ ہمیں چاہیے کہ ماں باپ کی خدمت کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

۸۔ ورزش کے فائدے کے عنوان پر تین سو الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیں۔

انسان کا جسم ایک مشین کی مانند ہے، دوسری تمام مشینوں کی طرح اس مشین کے کل پرزوں کی حفاظت، صفائی اور ستھرائی بھی بہت ضروری ہے۔ کھلے میدان میں جب ہم گہرے گہرے سانس لے کر ورزش کرتے ہیں یا دوڑ لگاتے ہیں تو ہمارے بدن سے پسینا خارج ہوتا ہے جس سے جسم کے اندرونی فاسد مادے خارج ہوتے ہیں، خون صاف ہوتا ہے اور جسم کی مشین میل کچیل سے پاک ہو جاتی ہے۔

ورزش نا صرف صحت کو قائم رکھتی ہے بلکہ پُر کیف زندگی کی ضامن بھی ہے۔ صحت مند آدمی بیماری سے ہونے والے نقصان کے بارے میں پہلے سے نہیں سوچتا۔ ایک کمزور و بیمار شخص ہی کو یہ احساس و اندازہ ہوتا ہے کہ تن درستی کتنی بڑی نعمت ہے۔

ورزش کے بغیر انسانی جسم مناسب نشوونما نہیں پا سکتا، ورزش کی بدولت ہی جسم کے تمام حصے مضبوط اور توانا رہتے ہیں۔ انسان چست رہتا ہے اور اس کا دل کام کاج میں خوب لگتا ہے۔ غرض کہ صحت کو برقرار رکھنے کے لیے ورزش سے بڑھ کر کم خرچ و بالانشیں اور کوئی نسخہ نہیں۔

دماغ بھی اس شخص کا صحت مند ہوتا ہے جس کا جسم مضبوط اور توانا ہو۔ وہ انسان جو اپنی صحت کا خیال رکھتے ہیں دنیا کی نعمتوں کا لطف اٹھاتے ہیں۔ ایک مناسب ورزش سے صحت کو قائم رکھا جا سکتا ہے۔

صبح کے وقت کھلی جگہ جہاں تازہ ہوا ہو ورزش کرنا نہایت مفید ہے۔ صبح کی سیر خاص طور پر بڑوں کے لیے فائدہ مند ہے۔ طلبہ اور نوجوانوں کے جسم کی نشوونما اور قویٰ کی مضبوطی کے لیے ڈنڈ پیلنا، بیٹھکیں لگانا یا ورزشی آلات کا استعمال، کشتی، فٹ بال، ہاکی، کبڈی، کرکٹ وغیرہ کھیلنا سود مند ہیں۔

ہر شخص کو اپنی جسمانی طاقت اور سکت کے لحاظ سے ورزش کرنی چاہیے۔ بہت زیادہ ورزش کرنے میں بھی نقصان ہے کیوں کہ جسم کو زیادہ تھکانا نہیں چاہیے۔ ورزش شروع کریں تو باقاعدگی کا خیال رکھیں۔ ورزش کے لیے مناسب وقت صبح یا شام ہے۔ ورزش کے فوراً بعد نہانا نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ ورزش کے آدھ گھنٹے بعد غسل کریں۔ غسل سے پہلے آرام کریں۔

غریب مزدور دن رات محنت مشقت کرتے رہتے ہیں، انھیں کسی خاص قسم کی ورزش کی ضرورت نہیں، ان کے لیے سب سے اچھی ورزش آرام یا سیر و تفریح ہے۔ اس کے برعکس دوسرے لوگ زیادہ تر ایک ہی جگہ پر بیٹھ کر کام کرتے رہتے ہیں، اس لیے ان کے لیے ورزش بہت ضروری ہے مگر ان میں سے اکثر مشقت سے جی چراتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے قویٰ بھی ان کی طرح آرام طلب ہو جاتے ہیں۔ معدہ صحیح طور پر خوراک ہضم نہیں کرتا، جس سے وہ کئی قسم کے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس کا اثر اعضائے رئیسہ پر پڑتا ہے، دو قدم چلتے ہیں تو سانس پھول جاتی ہے، دل دھک دھک کرتا ہے، ٹانگیں جواب دے جاتی ہیں۔ بلند ہمتی، زندہ دلی اور بشاشت ان کے پاس بھی نہیں پھٹکتی۔

جو طالب علم ورزش نہیں کرتے وہ صحت کی خرابی کے باعث تعلیم بھی مکمل نہیں کر سکتے۔ بعض طالب علم خیال کرتے ہیں کہ ورزش میں وقت ضائع ہوتا ہے اور یہی وقت مطالعے میں صرف ہو تو زیادہ فائدہ ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ اچھی صحت نہیں ہوگی تو پڑھائی میں بھی دل نہیں لگے گا۔ ورزش جسم کی نشوونما کے علاوہ پھرتی اور چستی بھی لاتی ہے۔ قوتِ مدافعت پیدا ہوتی ہے اور اعضا میں لچک آتی ہے۔ ورزش سے انسان میں جرأت اور حوصلہ مندی ابھرتی ہے، وہ مستقل مزاجی سے کام کرتا ہے۔ ورزش اسے اس قابل بناتی ہے کہ ضرورت پڑنے پر خطرات کا مقابلہ کر سکے۔ ورزش سے انسان کے اندر خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور اس میں کمزوریوں پر قابو پانے کی صلاحیت جنم لیتی ہے۔ ورزش انسان کو بیماریوں سے دور رکھتی ہے، جسم کے تمام نظاموں کو معمول پر لے آتی ہے اور بیماری کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔

۹۔ دیہاتی اور شہری زندگی کے عنوان پر تین سو الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیں۔

ہمارے ملک کی زیادہ آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ ہمارے دیہات فطرتی حسن کا دل آویز نمونہ ہیں۔ کھلی صاف فضا میں تاحد نظر پھیلے سرسبز و شاداب کھیت، سایہ دار درختوں کے جھنڈ، خاموش فضا میں رس گھولتی ہوئی رہٹ کے چلنے کی آواز اور بھینی بھینی خوش بو میں بسے تازہ ہوا کے جھونکے۔ یہ سب کچھ اتنا پُرکشش ہے کہ شہروں میں بسنے والے اکثر لوگ دیہات کی سادہ اور پُرکیف زندگی پر رشک کرتے ہیں۔

شہروں کی طرح یہاں نہ تو شور غل ہے نہ فضا میں زہر گھولتا ہوا فیکٹریوں کا دھواں اور نہ وہ پُر پیچ راستے جہاں انسان کھو کر رہ جاتا ہے۔ گاؤں میں رہنے والے لوگ سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہاں تکلفات نام کو نہیں۔ ان کے ہاں باہمی محبت اور بھائی چارہ عام ہے۔ مکروفریب سے ناآشنا ہیں۔ زمانہ حاضر کی کئی نعمتوں سے محروم ہونے کے باوجود بھی وہ بڑے قناعت پسند ہوتے ہیں۔ ان کے صحت مند ہنستے مسکراتے چہرے ذہنی آسودگی کی علامت ہیں۔

شہر کی زندگی جہاں دورِ جدید کی آسائشوں سے مزین ہے وہاں سیکڑوں مسائل میں اُلجھی ہوئی بھی ہے۔ انسان تازہ ہوا کے ایک جھونکے کے لیے ترستا رہتا ہے۔ دیہات کی سادہ اور ملاوٹ سے مبرّا خوراک کا یہاں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں کے رہنے والے لوگ تصنع اور بناوٹ کی مثال ہیں۔ شہر کی شاہراہوں اور گلی کوچوں میں ٹریفک کے بڑھتے ہوئے حادثات سے بے چینی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ یہاں ایک ہی عمارت میں رہنے والے لوگ ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہوتے ہیں۔ ان میں پیار و محبت اور ہمدردی کا فقدان ہوتا ہے۔

ان خامیوں کے باوجود شہر میں زندگی کی وہ تمام سہولتیں میسر ہیں جن کا اکثر دیہات میں وجود تک نہیں۔ جدید سازوسامان سے لیس ہسپتال، بینک، سکول، کالج اور عظیم یونیورسٹیاں، ایئرکنڈیشنڈ سینما ہال اور تھیٹر، جدید ذرائع آمدورفت، واٹر سپلائی کا نظام وغیرہ اب شہری زندگی کا لازمی حصہ ہیں۔ دیہات کی طرح شہروں میں تنگ و تاریک کچے مکان نظر نہیں آتے۔ شہر میں حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق تعمیر کی ہوئی فلک بوس عمارات دکھائی دیتی ہیں۔ دیہات کی گندگی سے اٹی ہوئی گلیوں اور ناگفتہ بہ سڑکوں کا شہر میں کوئی وجود نہیں ہے۔

اگرچہ اب دیہاتی زندگی میں بھی آہستہ آہستہ انقلاب آ رہا ہے۔ سکول کالج عام ہو رہے ہیں۔ پانی اور بجلی کی سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں۔ اس کے باوجود آج بھی وہاں علاج معالجے کی بہتر سہولتوں کا فقدان ہے۔ اعلیٰ تعلیم اور روزگار کے بہتر مواقع تلاش کرنے کے لیے ہزاروں دیہاتی ہر سال شہروں کا رخ کرتے ہیں۔ اب بھی دیہات میں لوگ افلاس اور جہالت کے سائے تلے زندگی بسر کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے معمولی جھگڑے طول پکڑ جاتے ہیں۔ فضول مقدمے بازی میں وہ اپنا قیمتی وقت اور دولت ضائع کر دیتے ہیں۔ شہروں میں لوگ تعلیم یافتہ ہوتے ہیں اور یہ چیز وہاں کے رہنے والوں کو تہذیب و شائستگی کے زیادہ قریب لے جاتی ہے۔

۱۰۔ ایک سفر اور سیر کے عنوان پر تین سو الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیں۔

سفر کرنے کا شوق انسان میں زمانہ قدیم سے چلا آ رہا ہے۔ انسان پہلے پیدل اور جانوروں پر، اب گاڑیوں اور ہوائی جہازوں پر سفر کر رہا ہے۔ پچھلے سال ہمارے سکول نے ایک تفریحی دورے کا پروگرام بنایا اور اس طرح ہمیں بھی ایک سفر کرنے کا موقع ملا۔

جون کا مہینا تھا۔ ہمارے سکول میں شمالی علاقہ جات کی سیر کا پروگرام بنایا جا رہا تھا۔ آخر ایک دن اساتذہ کرام نے پروگرام کو ترتیب دیا اور روانگی کی تاریخ مقرر کی گئی۔ مقررہ تاریخ تک تقریباً پچیس طلبہ شامل ہو چکے تھے۔ اساتذہ کرام نے ریل کی نشستیں محفوظ کرائیں اور مقررہ تاریخ کو ہم پچیس افراد کا گروہ مری جانے کے لیے رات ۹ بجے کے قریب لاہور سٹیشن پر پہنچ چکا تھا۔

تھوڑے سے انتظار کے بعد گاڑی آ گئی اور ہم لوگ اس میں سوار ہو گئے۔ شروع شروع میں سفر کے شوق میں نیند نہیں آ رہی تھی، اس لیے جب گاڑی کسی سٹیشن پر رکتی تو بڑے غور سے مشاہدہ کیا جاتا کہ کون سا سٹیشن ہے اور ہم نے کتنا سفر طے کر لیا ہے۔ آہستہ آہستہ ہر ایک پر نیند طاری ہو گئی اور سب سو گئے۔ صبح فجر کے وقت ہم راولپنڈی کے سٹیشن پر پہنچ چکے تھے۔ ہم نے فجر کی نماز سٹیشن پر ہی ایک مسجد میں ادا کی اور پھر ناشتے کی تیاری میں لگ گئے۔

ناشتے کے بعد ویگن کے ذریعے ہم پیرودھائی اڈے پر پہنچے اور وہاں سے مری کی طرف روانہ ہو گئے۔ ہماری منزل مری سے چند کلومیٹر آگے ایک بلند پہاڑی مقام خیرا گلی تھی کیوں کہ وہاں ہمارے لیے پرائیویٹ طور پر رہائش کا انتظام تھا۔ خیرا گلی پہنچ کر ہم نے رہائش کا جائزہ لیا۔ صفائی کی، اپنے سامان کو سیٹ کر کے رکھا اور پھر دوپہر کے کھانے کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ سہ پہر کے وقت ہم نے علاقے کا جائزہ لیا۔ خیرا گلی ایک پُرسکون پہاڑی مقام ہے۔ یہاں پر تمام نجی رہائشیں اور ریسٹ ہاؤس ہیں۔ لوگ صرف موسم گرما کی چھٹیاں ہی وہاں گزارنے آتے ہیں۔ سب سے عجیب بات یہ ہے کہ پہاڑ کے اوپر ایک وسیع عریض میدان کرکٹ کھیلنے کے لیے ہے، جہاں بچے کرکٹ کھیل رہے تھے۔ شوق پورا کرنے کے لیے ہم بھی تھوڑی سی دیر کرکٹ کھیل کر واپس اپنی رہائش پر آ گئے۔

وہاں پر سب سے مشکل مگر دل چسپ کام پانی لانا تھا۔ کیوں کہ پانی ذرا دور اور پہاڑ کے نیچے چشمے سے لانا پڑتا تھا۔ اس لیے اس کام سے ہر کوئی بھاگتا تھا۔ ہم کھانا پکانے کے سارے کام اپنی رہائش پر خود ہی کرتے تھے۔ اس لیے مختلف کاموں کے لیے مختلف گروپ بنائے ہوئے تھے۔ اگلے دن بھی ہم نے اسی جگہ پر قیام کیا اور اس علاقے سے خوب لطف اندوز ہوئے۔

تیسرے دن ہم ایوبیہ روانہ ہو گئے۔ ایوبیہ بھی ایک بہت پُرفضا مقام ہے۔ ایوبیہ میں بندر بہت ہیں۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہے۔ جنگل میں داخل ہونے کے لیے ایک راستہ ہے جس کا نام "پیراڈائز پاتھ" ہے۔ اسے دیکھ کر واقعی جنت کا احساس ہوتا ہے۔ تھوڑا سا گھوم کر ہم چیئر لفٹ کی طرف آ گئے۔ وہاں بیٹھ کر خوش گپیاں لگانے میں مصروف ہو گئے۔ تقریباً سہ پہر کے وقت ہم پیدل اپنے رہائشی مقام کی طرف چلے۔ دس کلومیٹر کا راستہ پیدل طے کیا۔ قدرت کے مناظر کا جی بھر کر لطف اٹھاتے رہے۔

چوتھے دن پھر آرام کیا اور پانچویں دن پتریاٹہ (نیو مری) کو نکل گئے۔ ہمارے گروپ میں سے بہت سے افراد نے اس مقام کو پہلے بھی دیکھا ہوا تھا۔ چیئر لفٹ پر بیٹھے، کیبل کار کی سواری کی اور سارا دن وہاں گھوم پھر کر لطف اندوز ہوتے رہے۔ شام کو پھر گاڑی کرائے پر لی اور اپنی رہائش گاہ پر واپس آ گئے۔

تقریباً سات دن وہاں گزارنے کے بعد لاہور کا رُخ کیا۔ باہمی مشورے سے طے پایا کہ واپسی براستہ سرگودھا ہوگی۔ لہٰذا مری پہنچ کر بس کی ٹکٹیں لیں اور اُس میں سوار ہو گئے۔ جب بس بھیرہ پہنچی تو اس نے تھوڑی دیر کے لیے قیام کیا۔ باہر نکلے تو ایسے لگا جیسے آگ برس رہی ہو، دل بار بار واپس مری جانے کو چاہتا تھا۔ مگر مجبوراً ڈرائیور نے ہارن دیا، تمام مسافر بس میں سوار ہو گئے اور تقریباً شام کے وقت ہم سب اپنے اپنے گھر پہنچ چکے تھے۔

۱۱۔ وقت کی پابندی کے عنوان پر تین سو الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیں۔

ہر کام کو اس کے مقررہ وقت پر کرنا "وقت کی پابندی" کہلاتا ہے۔ جو لوگ اپنے کام وقت کی پابندی سے کرتے ہیں وہ زندگی میں ہمیشہ کامیاب و کامران ہوتے ہیں۔ وقت کی پابندی نہ کرنے والے ہمیشہ خسارے میں رہتے ہیں اور زندگی میں آنے والے سنہری مواقع

اپنے ہاتھوں سے ضائع کر بیٹھتے ہیں۔

اگر ہم اقوامِ عالم کا مطالعہ کریں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ وقت کی پابندی کامیاب ہونے کی ضمانت سمجھی جاتی ہے۔ وقت کی قدر سے ہی عظیم ہستیوں نے اپنے نام سنہری حروف میں لکھوائے۔ مثال کے طور پر ہمارے پیارے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت کی بہت زیادہ قدر کیا کرتے تھے۔ ہر کام وقت پر کرنے کے عادی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی مسلمانوں پر نماز مقررہ اوقات میں فرض کی ہے۔ حج کی ادائیگی ایک خاص مہینے میں اور روزے بھی مقررہ اوقات میں ہی رکھے جاتے ہیں۔

قائد اعظمؒ کی وقت کی پابندی بے مثال ہے۔ آپ ہر کام مقررہ وقت پر کیا کرتے تھے۔ وقت ایک تیر کی طرح ہے جو ایک مرتبہ کمان سے نکلے تو واپس نہیں آتا، اسی طرح وقت بھی اگر گزر جائے تو واپس نہیں آ سکتا۔

اگر ہم کائنات پر غور کریں تو یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ تمام مظاہرِ فطرت وقت کے پابند ہیں۔ سورج وقت پر طلوع و غروب ہوتا ہے۔ موسم وقت پر بدلتے ہیں۔ اسی طرح دن اور رات بھی وقت پر ہی تبدیل ہوتے ہیں۔

کسان اپنی فصل ایک خاص وقت پر ہی بوتے اور کاٹتے ہیں، اگر وقت کی پابندی نہ کریں تو انھیں ان کی محنت کا پھل حاصل نہ ہو سکے گا۔ عقل مند آدمی ہمیشہ اپنے وقت کے ایک ایک لمحے کا بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے جب کہ نادان وقت کو ایک غیر ضروری شے سمجھ کر ضائع کر دیتا ہے۔ جو وقت کو ضائع کرتا ہے وقت اسے ضائع کر دیتا ہے اور وہ انسان ایک بے فائدہ زندگی گزارتا ہے۔

طلبہ اپنے تمام کام وقت پر سرانجام دیں تب ہی وہ اعلیٰ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی طالب علم وقت کی قدر نہ کرے، سارا سال محنت نہ کرے، تو اسے ناکامی کا منھ دیکھنا پڑتا ہے۔ مشہور حکمران نپولین کا ایک جرنیل وقت پر میدانِ جنگ میں نہ پہنچ سکا جس کا خمیازہ نپولین کو ساری زندگی بھگتنا پڑا۔ مغربی ممالک کے لوگوں نے وقت کی پابندی کو اپنا شعار بنایا اور تیزی سے ترقی کر لی۔

۱۲۔ استاد کا احترام کے عنوان پر تین سو الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیں۔

جس طرح والدین ایک بچے کی جسمانی نشوونما کرتے ہیں۔ اسے لباس و خوراک اور رہائش کی مکمل سہولیات پہنچانے کا سبب بنتے ہیں۔ اسی طرح بچے کی روحانی نشوونما کے لیے استاد ہوتے ہیں۔ استاد انھیں جہالت کے گڑھے سے نکال کر علم کے نور کی طرف لے جاتا ہے۔ والدین اس کی جسمانی پرورش کرتے ہیں لیکن استاد اسے تعلیم یافتہ بنا کر آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے۔ اس لحاظ سے استاد کی اہمیت بچے کے لیے والدین سے کچھ کم نہیں۔ انسان کو جسم کی پرورش سے زیادہ روح کے پاکیزہ ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس روح میں تازگی و شائستگی استاد کے دم سے ہی ممکن ہے۔

استاد ہی نوجوانوں کو علوم و فنون سے روشناس کرواتا ہے۔ یہ ایک ایسا پیشہ ہے جو انبیا کرام علیہم السلام کی وراثت ہے۔ ایک اچھا استاد ہی قوم کے بچوں کو تعلیم و تربیت سے بہرہ مند کر کے انھیں مفید شہری بنا سکتا ہے۔

قرآن پاک میں بار بار علم والوں اور جاہلوں کا آپس میں فرق بیان کیا گیا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے:

"کیا جاننے والے (عالم) اور نہ جاننے والے (جاہل) برابر ہو سکتے ہیں؟"

اسی طرح کئی اور جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے علما اور اساتذہ کی اہمیت بیان کی ہے۔ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے بارے میں ارشاد ہے: "بے شک میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جس نے مجھے ایک لفظ سکھایا وہ میرا استاد ہے اور میں اس کا غلام، وہ چاہے تو مجھ کو آزاد کر دے یا رکھ لے۔"

استاد محسنِ انسانیت ہے اور انسانیت کے لیے اس مقام اور مرتبے کا وسیلہ بنتا ہے جسے کسی اور طریقے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں: "جب تک تم علم کو اپنا سب کچھ نہ دے دو علم تمھیں اپنا کوئی حصہ نہیں دے گا۔"

استاد کے احترام کے بارے میں علامہ محمد اقبالؒ کی زندگی سے کئی مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً ایک مرتبہ حکومت نے شمس العلما کا خطاب دینے کے لیے علما و فضلا میں سے کسی ایک کو تلاش کرنے کی کوشش کی۔ علامہ محمد اقبالؒ نے اپنے شفیق استاد مولوی میر حسن کی سفارش کی۔ جب حکومت نے آپؒ سے مولوی میر حسن کی کسی تصنیف کے بارے میں پوچھا تو آپؒ نے فرمایا کہ ان کی اور تو کوئی تصنیف نہیں البتہ میں خود ان کی زندہ تصنیف ہوں۔

عباسی خلیفہ ہارون الرشید کے دربار میں علما کو بہت زیادہ اہمیت حاصل تھی۔ اس کے دونوں بیٹے مامون اور امین استاد کے جوتے اٹھانے کو باعث فخر سمجھتے تھے۔ اسی طرح سکندرِ اعظم جس نے تقریباً آدھی دنیا فتح کر لی تھی، اپنے استاد کے بارے میں کہتا ہے:
"یہ سب میرے استاد کی بدولت ہے۔"

ایک اچھا معاشرہ اس وقت تک تشکیل نہیں پا سکتا جب تک اسے اچھے اساتذہ میسر نہ ہوں۔ جب اچھے اساتذہ ملیں گے تو ان سے اچھے انجینئر اور سائنسدان بنیں گے اور یوں ملک ترقی کر سکے گا۔

۱۳۔ ایک میچ کا آنکھوں دیکھا حال کے عنوان پر تین سو الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیں۔

انسان کی معاشرے میں کوئی بھی حیثیت ہو۔ اس کی روزمرہ کی مصروفیات تھکا دینے والی ہوتی ہیں۔ اس لیے انسان کو روزمرہ کے کاموں سے ہٹ کر کچھ ایسی تفریحی سرگرمیاں اپنانا پڑتی ہیں جو زندگی کا لطف مہیا کر سکیں۔ یہ سرگرمیاں عام طور پر عملی ہوتی ہیں۔ انھی سرگرمیوں میں کسی میچ کا دیکھنا بھی شامل ہے۔ اگر ایسی سرگرمیاں نہ اپنائی جائیں تو جسمانی اور ذہنی آسودگی حاصل نہیں ہو سکتی اور انسانی جسم ایک مشین بن جاتا ہے۔

ایک مرتبہ مجھے اپنے چند دوستوں کے ساتھ ایک میدان میں ہاکی میچ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ضلع قصور اور ضلع لاہور کی ہاکی ٹیموں کا فائنل میچ تھا۔ ہر کوئی میچ کے بارے میں اپنی رائے پیش کر رہا تھا اور اپنے پسندیدہ کھلاڑیوں کا ذکر کر رہا تھا۔ جب ہم میدان میں پہنچے تو دیکھا کہ میدان کے اردگرد چونے سے حدود قائم کی گئی ہیں اور شائقین کے بیٹھنے کا بھی خوب انتظام کیا گیا ہے۔ اتنے میں کھلاڑی اپنی اپنی وردیاں پہنے کھلے میدان میں اترے۔ تماشائیوں نے تالیاں بجا کر اُن کا استقبال کیا۔ دونوں ٹیموں کے حوصلے بہت بلند نظر آتے تھے۔

ٹیموں کو مکمل تیار دیکھ کر ریفری نے سیٹی بجائی۔ دونوں ٹیموں کے سنٹر فارورڈ آگے بڑھے۔ انھوں نے اپنی اپنی ہاکی کو میدان پر مارا، پھر تین مرتبہ آپس میں ان کی ہاکیاں ٹکرائیں اور کھیل شروع ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے دونوں ٹیموں کے کھلاڑی گیند حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر جھپٹ رہے تھے۔ ٹیم کا کوئی کھلاڑی ابھی یہاں ہوتا تو ایک ہی لمحے میں وہ میدان کے دوسرے سرے پر ہوتا، کبھی دو چار کھلاڑی گیند حاصل کرنے کی کوشش کرتے اور کبھی ایک ہی کھلاڑی انتہائی چالاکی سے گیند چھیننے میں کامیاب ہو جاتا۔ اچانک ہمارے ضلع کی ٹیم کے کھلاڑی کی ہٹ سے گیند ہوا میں باتیں کرتی ہوئی مخالف ٹیم کے گول پوسٹ میں جا گری۔ گول کیپر نے گیند کو روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ ہر طرف تماشائیوں نے نعرے بازی شروع کر دی۔ اب پھر سے کھیل شروع ہوا اور مخالف ٹیم کے کھلاڑی ہماری ٹیم پر تابڑ توڑ حملے کرنے لگے۔ ہمارے گول کیپر نے انتہائی مستعدی سے ہر مرتبہ گیند کو گول پوسٹ میں جانے سے بچا لیا۔ آدھا وقت ختم ہو گیا اور دونوں ٹیمیں واپس اپنے اپنے کمروں میں آ گئیں۔

اب کھیل دوبارہ شروع ہوا۔ کھلاڑیوں نے پہلے سے زیادہ زور شور سے حملے کرنا شروع کیے۔ اچانک فاؤل فاؤل کا شور اٹھا لیکن ریفری نے فاؤل نہ دیا اور کھیل جاری رہا۔

چند لمحے نہ گزرنے پائے تھے کہ ہمارے رائٹ فارورڈ نے انتہائی تیزی سے گیند مخالفین کی ڈی میں پھینک دی۔ یہاں سے ہمارے لیفٹ فارورڈ نے ایسی شاٹ لگائی کہ گیند ایک مرتبہ پھر گول پوسٹ میں جا سکتی تھی لیکن مخالف گول کیپر نے گیند روک لی اور دوبارہ اپنے کھلاڑیوں کی طرف پھینک دی۔

چند لمحات کے بعد یہ میچ اختتام پذیر ہوا اور ہماری ٹیم صفر کے مقابلے میں ایک گول سے فاتح قرار پائی۔ دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں نے اچھا کھیل پیش کیا۔ آخر میں مہمان خصوصی نے فاتح ٹیم میں انعامات تقسیم کیے۔ تماشائیوں نے جیتنے والی ٹیم کے کھلاڑیوں کو کندھوں پر اٹھالیا اور خوب نعرے بازی کی۔ یوں یہ میچ اختتام کو پہنچا۔ ہم نے اس میچ سے بھرپور لطف اٹھایا۔ اس طرح کے میچ کھلاڑیوں کی جسمانی ورزش کے علاوہ تماشائیوں میں بھی جوش و خروش پیدا کرتے ہیں۔

مکالمے

ا۔ استاد اور شاگرد کے درمیان وقت کی پابندی کے عنوان پر دس سطروں پر مشتمل مکالمہ لکھیں۔

شاگرد: السلام علیکم!
استاد: وعلیکم السلام! بھئی آپ دیر سے سکول کیوں آئے ہو؟
شاگرد: آج میں نیند سے جلدی بیدار نہیں ہو سکا۔
استاد: کیوں؟
شاگرد: رات کو ہم فلم دیکھ رہے تھے اور ایک بجے سوئے۔
استاد: بیٹا! رات کو دیر تک جاگنا کتنی بُری بات ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ صبح آپ نے وقت پر سکول پہنچنا ہوتا ہے۔
شاگرد: جی، آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ میں آئندہ خیال رکھوں گا۔
استاد: دیکھو بیٹا، کائنات کی ہر چیز ہمیں وقت کی پابندی کا درس دیتی ہے۔ مثلاً اگر سورج اپنے وقت پر نہ نکلتا تو کیا ہوتا؟
شاگرد: رات لمبی ہو جاتی۔
استاد: گویا رات لمبی ہو جانے کی وجہ سے دن چھوٹا ہو جاتا اور دنیا کا سارا انتظام بگڑ جاتا۔
شاگرد: جی ہاں، یہ تو ہے۔ ان شاء اللہ! میں کل وقت پر سکول آؤں گا اور ہر کام وقت پر انجام دینے کی کوشش کروں گا۔

۲۔ ڈاکٹر اور مریض کے درمیان ''ورزش'' کے عنوان پر دس سطروں پر مشتمل مکالمہ لکھیں۔

مریض: السلام علیکم! ڈاکٹر صاحب۔
ڈاکٹر: وعلیکم السلام! تشریف رکھیے۔ کیا حال ہے؟
مریض: ڈاکٹر صاحب حال ہی تو کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ طبیعت ناساز رہتی ہے۔ سانس بہت جلد پھول جاتا ہے۔
ڈاکٹر: یہ کوئی اچھی علامت نہیں ہے۔ آپ کو اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہیے۔
مریض: ڈاکٹر صاحب میں اپنی طرف سے پوری کوشش کرتا ہوں کہ اپنی صحت کا خیال رکھوں۔
ڈاکٹر: صحت مند رہنے کے لیے بہت سی چیزوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے، جن میں مناسب غذا، پوری نیند اور خاص طور پر صحت کے لیے ورزش لازمی ہے۔ آپ کو چاہیے روزانہ صبح اٹھ کر ہلکی پھلکی ورزش کیا کریں۔ ورزش کرنے سے انسان صحت مند رہتا ہے۔
مریض: ڈاکٹر صاحب! ورزش کی افادیت سے تو کسی کو انکار نہیں لیکن صبح سویرے اٹھنا ذرا مشکل ہے۔
ڈاکٹر: اگر تن درست رہنا چاہتے ہو تو علی الصبح اٹھنا ہی پڑے گا۔ صبح سویرے اٹھ کر ورزش کرنے سے انسان سارا دن تر و تازہ رہتا ہے اور اُسے ہر کام کرنے میں لطف آتا ہے۔ ورزش کرنے کی وجہ سے انسان ہمہ وقت چست رہتا ہے۔ آپ کو جو سانس کی تکلیف ہو رہی ہے وہ بھی ختم ہو جائے گی۔ میں کچھ دوائیں لکھ کر دے رہا ہوں انھیں باقاعدگی سے استعمال کریں اور ورزش بھی روزانہ کریں۔
مریض: ڈاکٹر صاحب! میں آئندہ پوری کوشش کروں گا کہ صبح سویرے اٹھوں اور ورزش کروں۔ میں آپ کی ہدایات پر ضرور عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ اچھا اب میں چلتا ہوں۔ اللہ حافظ۔
ڈاکٹر: اللہ حافظ۔

۳۔ دو دوستوں کے درمیان ''آسان مضمون'' کے عنوان پر دس سطروں پر مشتمل مکالمہ لکھیں۔

مزمل: السلام علیکم!
شعیب: وعلیکم السلام! پریشان لگتے ہو، خیریت تو ہے؟
مزمل: میں سوچتا ہوں کہ اگر انگریزی اُردو میں ہوتی تو مزا آ جاتا۔
شعیب: (ہنستے ہوئے) کیا ہوا؟
مزمل: کیا بتاؤں، انگریزی کے دو لفظ یاد کرتا ہوں تو چار بھول جاتے ہیں۔
شعیب: اچھا یہ بتاؤ کہ تمھیں آٹھویں جماعت کا کون سا مضمون آسان لگتا ہے؟
مزمل: مجھے اُردو سب سے آسان لگتی ہے۔
شعیب: بھلا وہ کیوں؟
مزمل: اس لیے کہ یہ اپنی قومی زبان ہے۔ اس میں اپنی مادری زبان کے الفاظ بھی بہت زیادہ ہیں۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں دنیا کی متعدد زبانوں کے الفاظ شامل ہیں۔ اسے سمجھنے اور سیکھنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔
شعیب: بات تو تمھاری ٹھیک ہے۔
مزمل: تمھیں کون سا مضمون آسان لگتا ہے؟ اور کیوں
شعیب: مجھے تو انگریزی زیادہ آسان لگتی ہے۔ میں انگریزی کے ہر لفظ کے ہجے زبانی یاد کر لیتا ہوں۔ یہ جاننے کی کوشش کرتا ہوں کہ کون سا لفظ کس طرح ادا کرتا ہے۔ پھر انگریزی میں لکھی مزے دار کہانیاں پڑھتا رہتا ہوں۔ نئے نئے الفاظ یاد کر لیتا ہوں، اس لیے مجھے انگریزی مشکل نہیں لگتی۔

۴۔ دو دوستوں کے درمیان ''علم کی اہمیت'' کے عنوان پر دس سطروں پر مشتمل مکالمہ لکھیں۔

سعید: السلام علیکم!
رشید: وعلیکم السلام! سناؤ کیا حال ہیں؟
سعید: بالکل ٹھیک ہوں۔
رشید: کوئی نئی تازہ؟

سعید: کچھ بھی نہیں، بس گھر آئیں تو امی ابو کہتے رہتے ہیں کہ پڑھو پڑھو، سکول جائیں تو اساتذہ کتاب سے سر نہیں اٹھانے دیتے۔ زندگی عذاب میں ہے۔ میں تو اس پڑھائی کے ہاتھوں تنگ آ چکا ہوں۔
رشید: سعید بھائی! شاید تم علم کی اہمیت سے آگاہ نہیں۔
سعید: میں نے کون سی نوکری کرنی ہے؟
رشید: علم صرف نوکری کے لیے نہیں حاصل کیا جاتا، اس سے انسان میں شعور آ جاتا ہے۔
سعید: پڑھے لکھے مارے مارے پھر رہے ہیں۔ انھیں نوکری تک نہیں ملتی۔ میں پڑھ جاؤں گا تو کون سی نوکری مل جائے گی۔
رشید: میرے بھائی! کسی چیز کا سیکھنا اور بُرے بھلے میں تمیز کرنا ہی علم ہے۔ ذرا سوچو کہ علم ہی کی بدولت ریڈیو، ٹیلی وژن، ہوائی جہاز، ٹیلی فون، انجن، بندوقیں اور ایٹم بم وغیرہ ایجاد ہوئے۔ علم ہی سے انسان گمراہی اور جہالت سے نجات پاتا ہے۔ علم کی بدولت بزرگوں کے کارنامے، تجربے اور واقعات محفوظ ہیں۔
سعید: تم نے تو ایک سانس میں علم کے ان گنت فائدے بتا دیے۔ تمھاری بات ٹھیک ہے۔ تمھاری باتوں نے تو میری آنکھیں کھول دیں۔ میں تو تعلیم کو فضول چیز سمجھتا تھا، یہ تو کارآمد چیز ہے۔

۵۔ استاد اور شاگرد کے درمیان ''مثالی طالب علم'' کے عنوان پر دس سطروں پر مشتمل مکالمہ لکھیں۔

شاگرد: السلام علیکم!
استاد: وعلیکم السلام! سناؤ بیٹے کیسے ہو؟
شاگرد: جناب بالکل ٹھیک ہوں۔
استاد: کیسے آنا ہوا؟
شاگرد: میں ادھر سے گزر رہا تھا تو سوچا جناب کو سلام کرتا جاؤں۔
استاد: شکر ہے، میرے اس شاگرد میں استاد کا احترام موجود ہے۔
شاگرد: جناب! آپ کی عزت کرنا تو ہمارا فرض ہے۔
استاد: بیٹے! تمھاری بات ٹھیک ہے۔ وہی لوگ عزت پاتے ہیں جو اساتذہ کی جوتیاں سیدھی کرتے ہیں۔ علم خواہ کہیں سے ملے، اسے ضرور حاصل کرنا چاہیے۔ اس لیے خوب دل لگا کر پڑھا کرو۔
شاگرد: جناب کا ارشاد بالکل ٹھیک ہے۔
استاد: میں چاہتا ہوں کہ تم ایک مثالی طالب علم بنو۔ لوگ تمھارا نام لے کر مثال دیں کہ محنتی طالب علم ہو تو ایسا ہو۔ نیک ہو تو ایسا ہو۔ مؤدب اور فرماں بردار ہو تو ایسا ہو۔
شاگرد: جی! بہتر۔
استاد: مثالی طالب علم بننے کے لیے اعلیٰ سیرت و اخلاق اپناؤ۔ قواعد و ضوابط کی پابندی کرو۔ وقت کی قدر کرو۔ نقل اور ناجائز ذرائع سے اجتناب کرو۔ تعلیم پر توجہ دو اور سیاست سے دور رہو۔
شاگرد: ان شاء اللہ! میں آپ کے مشوروں پر عمل کروں گا۔

۶۔ گاہک اور سبزی فروش کے درمیان ''مہنگائی'' کے عنوان پر دس سطروں پر مشتمل مکالمہ لکھیں۔

گاہک: السلام علیکم!
سبزی فروش: وعلیکم السلام!
گاہک: کل میں آپ سے بھنڈی لے گیا تھا۔ ایک تو وہ خراب تھی، دوسرے یہ کہ مہنگی بھی تھی۔
سبزی فروش: بھنڈی تو تازہ تھی۔ میں اسی وقت ہی منڈی سے لے کر آیا تھا۔ جہاں تک مہنگی ہونے کا تعلق ہے، اتنی مہنگی تو نہیں تھی۔
گاہک: اتفاق کی بات ہے کہ کل میرا بیٹا بھی بازار سے بھنڈی خرید لایا تھا۔ آپ کا نرخ دس روپے کلو زائد تھا۔
سبزی فروش: نرخ تو مناسب تھا۔ ممکن ہے آپ کا بیٹا باسی بھنڈی خرید لایا ہو۔
گاہک: نہیں، وہ بھی تازہ تھی۔
سبزی فروش: محترم! ہمیں جس بھاؤ منڈی سے سودا ملتا ہے، ہم تھوڑا سا منافع لے کر بیچتے ہیں۔ مہنگائی کا دور ہے، جس کو دیکھیں وہی اس کا رونا رو رہا ہے۔
گاہک: مناسب منافع ہو تو کوئی بات نہیں، لیکن آپ نے تو مجھ سے دس روپے کلو زائد لے لیے۔ ہمیں سبزی سستے نرخوں میں دیا کریں۔
سبزی فروش: ٹھیک ہے جناب!

تفہیم عبارات

ا۔ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں اور آخر پر دی گئی ہدایت کے مطابق اپنی رائے تحریر کریں۔

جماعت ہشتم کے ٹیچر سر طاہر اردو کا سبق پڑھا رہے تھے۔ حسن جو جماعت کا سب سے لائق طالب علم تھا، سب سے آگے بیٹھا ہوا تھا۔ کاپی پر اہم نکات لکھتے لکھتے اچانک چلانے لگا کہ میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے، سر میرے پیٹ میں شدید درد ہو رہا ہے۔ سر طاہر سخت پریشان تھے کہ اسے فرسٹ ایڈ دی جائے یا گھر بھیج دیا جائے، وہ خود اسے ڈاکٹر کے پاس لے جائیں یا کسی ملازم سے کہیں کہ اسے ڈاکٹر کے پاس لے جائے۔ ------------

اگر آپ سر طاہر کی جگہ ہوتے تو کیا کام کرتے اور ایسا کیوں کرتے؟ اس کے بارے میں آٹھ جملے لکھیں۔

جواب: اگر میں سر طاہر کی جگہ ہوتا تو حسن کو فوری طور پر خود ڈاکٹر کے پاس لے جاتا۔ پیٹ میں اچانک شدید درد بہت خطرناک ہو سکتا ہے۔ اس کا فوری علاج ضروری ہے۔ میں اسے گھر نہ بھیجتا کیوں کہ گھر جانے سے کافی وقت ضائع ہو جاتا اور علاج میں تاخیر ہو جاتی۔ میں اسے ملازم کے ساتھ اس لیے نہ بھیجتا کہ کہیں وہ لاپروائی نہ کر دے۔ کسی اچھے ڈاکٹر کی بجائے عام ڈاکٹر کے پاس نہ چلا جائے۔ میرے لیے سب کاموں سے زیادہ اہم اپنے شاگرد کی جان بچانا ہے۔ اس لیے میں سب کام چھوڑ کر فوری طور پر اسے کسی اچھے ہسپتال لے جاتا۔

۲۔ نیچے دی گئی عبارت کو غور سے پڑھیں اور نیچے دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ادب معاشرے کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ معاشرے میں جو کچھ ہو رہا ہوتا ہے، ادب اُسے مختلف اصناف کے ذریعے ہمارے سامنے لاتا ہے۔ یہ اصناف، نثر کی صورت میں بھی ہو سکتی ہیں اور نظم کی صورت میں بھی۔ نثری ادب کی مزید کئی صورتیں ہیں مثلاً داستان، افسانہ، ناول، مضمون نگاری، مکالمہ اور انشائیہ وغیرہ۔ اسی طرح شعری ادب کی بھی مزید کئی ایک صورتیں ہیں مثلاً حمد، نعت، غزل، قصیدہ، مرثیہ، مثنوی اور آزاد نظم وغیرہ۔ ادب کا مطالعہ انسانوں کو دنیا کے حالات و واقعات سے آگاہ کرتا ہے۔ یہ انسان کو تنقیدی شعور دیتا ہے۔ ادب کا مطالعہ اچھے اور برے میں تمیز کرنا سکھاتا ہے۔ نیک اور بد کے فرق کو واضح کرتا ہے۔

معاشرے کی اچھی بری اقدار کو پرکھنے میں مدد دیتا ہے۔ اور یہ پرکھ انسان کو زندگی کے صحیح رخ کی طرف راہنمائی میں مدد دیتی ہے۔ اس وقت جبیں اعلیٰ اقدار کو اپنانے کی ضرورت ہے جب کہ ادب ان اقدار کے فروغ کا بھی ایک ذریعہ ہے۔

(الف) اَدب کس کا آئینہ دار ہوتا ہے؟

جواب: اَدب معاشرے کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

(ب) نثری اَدب کی کون کون سی صورتیں ہیں؟

جواب: نثری اَدب کی کئی صورتیں ہیں مثلاً داستان، افسانہ، ناول، مضمون نگاری، مکالمہ اور انشائیہ وغیرہ۔

(ج) اَدب کا مطالعہ انسانوں میں کون سی تبدیلیاں لاتا ہے؟

جواب: اَدب کا مطالعہ انسانوں کو دنیا کے حالات و واقعات سے آگاہ کرتا ہے۔ انسان کو تنقیدی شعور دیتا ہے۔ اچھے اور بُرے کی تمیز سکھاتا ہے۔ نیک اور بد میں فرق واضح کرتا ہے۔

(د) اس عبارت کا موزوں عنوان لکھیں۔

جواب: اَدب کی اصناف / اَدب اعلیٰ اقدار کے فروغ کا ذریعہ۔

۳۔ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں اور آخر پر دی گئی ہدایت کے مطابق اپنی رائے تحریر کریں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک گاؤں میں ایک لڑکا رہتا تھا، جس کا نام رفیق تھا۔ وہ دوسرے گاؤں میں پڑھنے کے لیے جاتا تھا۔ راستے میں اسے پُل کے ذریعے نہر عبور کرنا پڑتی تھی۔ ایک دن اس نے دیکھا کہ ایک جگہ سے نہر کا کنارہ ٹوٹ رہا ہے۔ یہ صورت حال دیکھ کر رفیق پریشان ہوگیا۔۔۔۔۔۔

اگر آپ رفیق کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟ اپنے عمل اور اس کی وجوہات کے بارے میں آٹھ جملے لکھیں۔

جواب: اگر میں رفیق کی جگہ ہوتا تو نہر کا کنارہ ٹوٹتا دیکھ کر فوراً کسی بڑے کو اطلاع دیتا۔ اگر محکمہ انہار کا کوئی دفتر قریب واقع ہوتا تو وہاں جا کر اطلاع دینے میں دیر نہ کرتا۔ اگر محکمہ کا دفتر قریبی علاقے میں موجود نہ ہوتا تو محکمہ انہار کے کسی ایسے اہلکار کو نہر کا کنارہ ٹوٹنے کے متعلق آگاہ کرتا جو اس علاقے میں رہائش پذیر ہوتا کیوں کہ محکمے کے اہلکار عام طور پر نہر کے کنارے قریبی علاقوں میں رہائش رکھتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ علاقے میں نہ متعلقہ محکمہ کا دفتر ہوتا اور نہ اہلکار دستیاب ہوتا تو گاؤں میں جا کر بڑے لوگوں یا اپنے ابا جان کو آگاہ کرتا کہ نہر کا کنارہ ٹوٹ رہا ہے۔ آپ لوگ اس کی مرمت وغیرہ کا بندوبست کریں تاکہ کسی بڑے نقصان سے بچا جا سکے۔ اس طرح علاقے کے تمام لوگ اس بات سے آگاہ ہو جاتے کہ نہر کا کنارہ ٹوٹ رہا ہے اور وہ اس کی مرمت وغیرہ کرنے میں ہرگز دیر نہ لگاتے۔ نہر کا کنارہ مٹی وغیرہ لگا کر درست کر دیا جاتا تو کسی بھی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہ رہتا۔ میں ان امور سے فراغت کے بعد جتنی جلد ممکن ہوتا اپنے سکول چلا جاتا اور اپنے استاد محترم کو ان تمام حقائق سے آگاہ کرتا جو میرے سکول دیر سے پہنچنے کا باعث بنے۔ امید واثق ہے کہ استاد محترم بھی میرے دیر سے سکول پہنچنے کی وجہ کو جان کر مجھے معاف کر دیتے اور مجھے سرزنش نہ کرتے۔

۴۔ نیچے دی گئی عبارت کو غور سے پڑھیں اور نیچے دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

جب کسان رخصت ہوگیا تو وزیر سلطنت آگے بڑھا اور تسلیمات بجالا کر یوں عرض پرداز ہوا: "اگر بادشاہ سلامت نے اسی طرح کی سخاوت جاری رکھی کہ ایک بوری خربوزوں کی قیمت ایک بوری اشرفیوں اور جواہرات کی صورت میں ادا کرتے رہے تو پھر خزانے کا خدا ہی حافظ ہے۔ کسان کی خوشی کو چند سو روپے بھی بہت تھے۔ اگر حضور بُرا نہ مانیں تو عرض کروں کہ ایک معمولی سے کسان کو اتنی بڑی دولت عطا فرما کر آپ نے کچھ اچھا نہیں کیا۔ یہ خانہ زاد سلطنت کا خیر خواہ ہے۔ جہاں کمزوری دیکھے گا، جہاں پناہ کو اس سے آگاہ کرنا اپنا فرض کرے گا۔ آگے حضور خود روشن ضمیر ہیں۔ برا بھلا خوب جانتے ہیں۔"

(الف) بادشاہ سے کون مخاطب تھا؟

جواب: بادشاہ سے وزیرِ سلطنت مخاطب تھا۔

(ب) بادشاہ نے کسان کو ایک بوری خربوزوں کے عوض کیا دیا؟

جواب: بادشاہ نے کسان کو ایک بوری خربوزوں کے عوض ایک بوری اشرفیاں اور جواہرات دیے۔

(ج) کسان کی خوشی کے لیے کتنے روپے کافی تھے؟

جواب: کسان کی خوشی کے لیے چند سو روپے بھی کافی تھے۔

(د) اس عبارت کا موزوں عنوان لکھیں۔

جواب: بادشاہ اور وزیرِ سلطنت کی گفتگو / بادشاہ کی سخاوت۔

۵۔ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں اور آخر پر دی گئی ہدایت کے مطابق اپنی رائے تحریر کریں۔

عابد اور سجاد دو بھائی تھے۔ دونوں پڑھائی میں بہت اچھے تھے۔ امتحان والے دن اچانک ان کی والدہ کی صحت خراب ہوگئی۔ عابد تو امتحان دینے چلا گیا لیکن سجاد پریشان تھا کہ امتحان میں شامل ہو یا اپنی والدہ کو علاج کے لیے ڈاکٹر کے پاس لے جائے۔۔۔۔۔۔

اگر آپ سجاد کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟ اپنے عمل اور اس کی وجوہات کے بارے میں آٹھ جملے لکھیں۔

جواب: اگر میں سجاد کی جگہ ہوتا تو موقع محل دیکھ کر فیصلہ کرتا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ اگر میرے پاس امتحان میں شامل ہونے کے لیے ایک یا دو گھنٹے کی مہلت ہوتی اور ڈاکٹر کا کلینک میرے گھر کے پاس ہی موجود ہوتا تو میں اپنی والدہ محترمہ کو ڈاکٹر کے کلینک لے جاتا۔ پھر جلد از جلد امتحان دینے چلا جاتا۔ اگر میری والدہ محترمہ کی طبیعت ذرا کم ناساز ہوتی تو میں ہمسائے میں کسی سے کہہ دیتا کہ براہِ مہربانی میری والدہ کو ڈاکٹر کے پاس لے جائیں اور میں امتحان دے کر جلدی واپس آجاؤں گا۔ اگر خدانخواستہ میری والدہ محترمہ کی طبیعت زیادہ ناساز ہوتی اور ہمسائے میں بھی کوئی نہ ہوتا تو میں اپنی والدہ صاحبہ کو ہر صورت میں جلد از جلد ڈاکٹر صاحب کے پاس لے جاتا۔ چاہے امتحان نہ دے سکتا۔ امتحان تو پھر بھی دیا جا سکتا ہے مگر انسانی زندگی اور جان تو بہت قیمتی ہوتی ہے۔ میری والدہ صاحبہ میرے لیے ہر چیز سے بڑھ کر پیاری ہیں۔ اسلام میں والدہ کی اطاعت و خدمت کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔"

۶۔ نیچے دی گئی عبارت کو غور سے پڑھیں اور نیچے دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ہمارے ملک پاکستان میں بہت سی چیزیں قابلِ دید ہیں۔ ان میں کچھ تاریخی عمارات اور مقامات ہیں اور بہت سے قدرتی مناظر ہیں۔ ہمارے ملک کے بعض ناسمجھ اور ناشکرے لوگ اکثر یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہم تو سیر و سیاحت کے لیے یورپ جا رہے ہیں، یہاں پاکستان میں کیا رکھا ہے؟ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے کرم سے جو کچھ ہے وہ دنیا کے بہت کم ممالک میں ہے۔ پاکستان میں دنیا کا ہر موسم اپنے وقت پر اپنا رنگ جماتا اور دکھاتا ہے۔ دنیا کی بلند ترین پہاڑی چوٹیوں میں سے کچھ چوٹیاں پاکستان میں ہیں۔ جن کے دامن میں پھیلی ہوئی وادیوں میں ایسے ایسے قدرتی پھول اگتے ہیں اور اس کثرت سے اگتے ہیں کہ دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ایسے علاقے ہیں جہاں چند ماہ چھوڑ کر سال بھر برف باری ہوتی ہے اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا، جب بارش نہ ہو۔

(الف) پاکستان میں قابلِ دید چیزیں کون کون سی ہیں؟

جواب: پاکستان میں قابلِ دید چیزوں میں تاریخی عمارات و مقامات اور بہت سے قدرتی مناظر شامل ہیں۔

(ب) پاکستان میں کتنے موسم پائے جاتے ہیں؟

جواب: پاکستان میں چار موسم پائے جاتے ہیں یعنی پاکستان میں دنیا کا ہر موسم اپنے وقت پر اپنا رنگ جماتا اور دکھاتا ہے۔

(ج) چوٹیوں کے دامن میں کیا پایا جاتا ہے؟

جواب: چوٹیوں کے دامن میں وادیاں پائی جاتی ہیں جہاں کثرت سے ایسے ایسے قدرتی پھول اُگتے ہیں کہ دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

(د) اس عبارت کا موزوں عنوان لکھیں۔

جواب: پاکستان کے قابلِ دید قدرتی مناظر۔

۷۔ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں اور آخر پر دی گئی ہدایت کے مطابق اپنی رائے تحریر کریں۔

عالیہ روزانہ پیدل سکول جاتی تھی۔ ایک دن اس کی امی نے اسے نئے جوتے لے کر دیے۔ وہ نئے جوتے پہن کر خوشی خوشی گھر سے صبح سات بجے سکول کی طرف روانہ ہوئی۔ راستے میں اسے محسوس ہوا کہ جوتے تنگ ہونے کی وجہ سے اس کے پاؤں زخمی ہو گئے ہیں۔ اب اسے چند قدم چلنا بھی مشکل نظر آ رہا تھا۔ وہ پریشان تھی کہ اب کیا کرے؟۔۔۔۔

اگر آپ عالیہ کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟ اپنے عمل اور اس کی وجوہات کے بارے میں آٹھ جملے لکھیں۔

جواب: اگر میں عالیہ کی جگہ ہوتا تو صورت حال کو پیشِ نظر رکھ کر فیصلہ کرتا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ اگر سکول شروع ہونے میں کچھ وقت ہوتا اور میرا گھر بھی قریب ہی ہوتا تو میں گھر جا کر جوتے تبدیل کر لیتا اور پھر سکول آ جاتا۔ دوسری صورت میں اگر گھر واپس آنا ممکن نہ ہوتا اور سکول نزدیک ہوتا تو کسی طرح سکول چلا جاتا۔ سکول میں جوتے اتار لیتا اور تفریح کے وقت واپس گھر آ کر جوتے تبدیل کر لیتا۔ جوتے تبدیل کرنے کے بعد واپس سکول پہنچ جاتا۔ اگر سکول پاس ہوتا اور سکول شروع ہونے میں کچھ وقت ہوتا تو میں اپنا بستہ کمرا جماعت میں رکھ کر جلد از جلد گھر سے جوتے تبدیل کر کے واپس آ جاتا۔ اگر اس دوران تھوڑی دیر بھی ہو جاتی تو اپنے استاد محترم کو حقیقت بتا کر مطمئن کر دیتا۔ اس طرح میں اس صورت حال سے نمٹنے کی کوشش کرتا۔

۸۔ نیچے دی گئی عبارت کو غور سے پڑھیں اور نیچے دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

آیئے آج ہم آپ کو اُس ننھے قومی ہیرو کے متعلق بتاتے ہیں جو میدانِ جنگ میں نہیں بلکہ سکول کے میدان میں شہید ہوا۔ جس کے بروقت فیصلے نے بے شمار ساتھی طالب علموں کی زندگیوں کو بچا لیا۔ جنگ کے میدانوں میں ہماری بہادر فوج کے جوانوں نے جرأت اور بہادری کی بہترین مثالیں قائم کی ہیں مگر اس چھوٹے سے طالب علم نے اپنی جان دوسروں پر قربان کر کے ایثار اور قربانی کی ایک ایسی عظیم مثال قائم کی ہے کہ بے اختیار ہر کوئی اس کو سلام پیش کر رہا ہے۔

(الف) ننھا قومی ہیرو کہاں شہید ہوا؟

جواب: ننھا قومی ہیرو سکول کے میدان میں شہید ہوا۔

(ب) جنگ کے میدان میں جرأت اور بہادری کی مثالیں کس نے قائم کی ہیں؟

جواب: جنگ کے میدان میں ہماری بہادر فوج کے جوانوں نے جرأت اور بہادری کی مثالیں قائم کی ہیں۔

(ج) ننھے طالب علم نے کیسی مثال قائم کی؟

جواب: ننھے طالب علم نے اپنی جان دوسروں پر قربان کر کے ایثار اور قربانی کی ایسی مثال قائم کی ہے کہ بے اختیار ہر کوئی اس کو سلام پیش کر رہا ہے۔

(د) اس عبارت کا موزوں عنوان لکھیں۔

جواب: ننھے قومی ہیرو کی شہادت۔

۹۔ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں اور آخر پر دی گئی ہدایت کے مطابق اپنی رائے تحریر کریں۔

اصغر ایک ذہین طالب علم تھا۔ وہ ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ ایک دفعہ اس کا بستہ پُل عبور کرتے ہوئے نہر میں گر گیا۔ اس کی تمام کتابیں اور کاپیاں پانی میں بہہ گئیں۔ وہ بہت پریشان تھا کہ وہ اپنی کتابیں کیسے خریدے، نئی کاپیاں کہاں سے لے اور ان میں کیا گیا کام کہاں سے نقل کرے؟۔۔۔۔۔۔

اگر آپ اصغر کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟ اس کے بارے میں آٹھ جملے لکھیں۔

جواب: اگر میں اصغر کی جگہ ہوتا تو پہلے میں اپنی پوری کوشش کر کے کسی نہ کسی طرح اپنا بستہ نہر سے باہر نکال لیتا اور اپنی کتابیں اور کاپیاں خشک کر لیتا۔ دوسری صورت میں، میں سکول ہیڈ ماسٹر صاحب کے پاس چلا جاتا۔ ان کو اپنی پوری بات بتاتا اور ان سے مدد کی درخواست کرتا۔ ان سے پیسے لے کر میں نئی کاپیاں خرید لیتا اور اپنے کسی دوست سے کاپیاں لے کر ان سے کام نقل کر لیتا۔ اور پڑھائی کے دوران فارغ وقت میں اپنے کسی دوست سے کتابیں لے کر ان سے اپنا سبق زبانی یاد کر لیتا۔

۱۰۔ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیے اور نیچے دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

امرود کی کاشت جنوبی ایشیا میں بھی ہوتی ہے۔ پرتگیز اپنے ساتھ چند پودے لائے جن میں پپیتا، کاجو اور امرود شامل تھے۔ امرود قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے۔ اس کے چھلکے کا رنگ سبز اور ہلکا پیلا ہوتا ہے۔ اس کے گودے کا رنگ گلابی، پیلا یا سفید ہوتا ہے۔ اس کا وزن ۲۵ گرام سے ۵۰۰ گرام تک ہوتا ہے۔ ذائقے کے لحاظ سے امرود عام طور پر شیریں ہوتا ہے۔ اس کا درخت تین سے پانچ سال میں پھل دینے لگ جاتا ہے۔ یہ سال میں دو دفعہ پھل دیتا ہے، پاکستان میں اس کی آٹھ اقسام پائی جاتی ہیں۔ امرود میں کاربوہائیڈریٹس، وٹامن اے اور سی بھرپور مقدار میں پایا جاتا ہے۔ امرود کے ۱۰۰ گرام گودے میں ۸۶ فی صد پانی ۰.۹ فی صد پروٹین، ۰.۱ فی صد فیٹس، ۹.۵ فی صد کاربوہائیڈریٹس اور ۵.۲ فی صد فائبر موجود ہوتا ہے۔ امرود کا استعمال دل کے امراض اور کچھ اقسام کے کینسر میں مفید ہے۔ اس کا عرق السر اور جلد کی بیماریوں کے لیے فائدہ مند ہے۔

(الف) پاکستان میں عام طور پر امرود کی کتنی اقسام پائی جاتی ہیں اور یہ سال میں کتنی دفعہ پھل دیتا ہے؟

جواب: پاکستان میں امرود کی آٹھ اقسام پائی جاتی ہیں اور یہ سال میں دو دفعہ پھل دیتا ہے۔

(ب) امرود کے گودے میں پائے جانے والے کوئی سے دو اجزا کے نام لکھیں۔

جواب: امرود کے گودے میں ۸۶ فی صد پانی اور ۰.۹ فی صد پروٹین پائی جاتی ہے۔

(ج) امرود کا پھل کن دو بیماریوں میں مفید ہے؟

جواب: امرود کا پھل دل کے امراض اور کینسر کی کچھ اقسام کے لیے مفید ہے۔